

وَلْيَعْلَمِ عَلَى النَّاسِ حُجَّ النَّبِيِّينَ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلُ

مناسک حج (اُردو)

زیارات حج

مطابق فتوے

سماحة آية الله العظمى السيد ابراهيم الحلي مد ظله العالی
مجتهد عظم بفتاوى
مسبح

جناب محمّد الاسلام الشیخ منظور حسین النحفي

ناشر

جناب اشرف الحاج عمدة الاخيار کے بی ابراہیم کراچی

عرض مترجم

کسی زبان کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا جہت مشکل کام
لیکن ضرورت کو نظر رکھتے ہوئے میں مناسک حج عربی کے
میں مشغول ہو گیا ہوں، تاکہ اردو دان حضرات مسائل حج کو اچھی طرح
کے عمل پیرا ہوں۔

اب میں اس ترجمہ میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ فیصلہ قارئین
کرام فرمائیں گے۔

وفا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق نذر واکل محمد طہم السلام بھیجے مرنین مہم
کو سچ اعمال سمجھانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین رب العالمین۔

منتظر حسین الحق

اظہارِ تشکر

چونکہ احقر تقریباً بیس سال سے حج بیت اللہ الحرام سے باقاعدہ
ایزدی ہر سال مشرف ہوتا ہے اور مطوف بنابر حیدر حسن شیخ کے
ہاں بیٹھ کر مسائل حج کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ موصوف ہمیشہ خواہش
کرتے ہیں کہ مناسک حج اور موسم حج میں وہاں موجود رہے اور مناسک
کی تقسیم اور تبلیغ میں مساعمت کرتے ہیں۔ خدا جزا اس کے خیر عطا فرمائے

—ۛ—

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ
وَاَفْعَلِ بَرِيَّتِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ عِيَّتِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ
الَّتَعْتَهُ الدَّائِمَةُ عَلَىٰ اَهْلِهَا اَجْمَعِيْنَ وَبَعْدُ
اس رسالہ مناسک حج میں اغلب مسائل مبتدی پر کوہ منتظم و مرتب
کیا گیا ہے جو آسانی سے سمجھے جاسکتے ہیں۔ ہم نے مستحبات کو واجبات
سے جدا کر کے لکھا ہے تاکہ مومنین کو کسی قسم کا اشتباہ نہ ہو سکے۔ ہمیں
امید ہے کہ خداوند متعال اس عمل کو ہمارے لئے ذخیرہ آخرت قرار
دے گا۔ آمین رب العالمین۔

وجوب حج

جو شخص حسب ذیل شرائط رکھتا ہو تو اس پر حج بجالانا واجب ہے
اور وجوب حج قرآن اور سنت کے بطور قطعی ثابت ہے۔ حج اگر کان
دین میں سے ہے اور اس کا وجوب ضروریات دین میں سے ہے۔
وجوب حج کا اعتراف کرنے کے بعد اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے بلکہ

اصل فریضہ حج کا انکار موجب کفر ہے۔ خداوند متعال قرآن میں فرماتا ہے۔ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفِيْرٌ عَنِ الْعَالَمِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے مسکین اور سگتہ معطلہ تک جانے کے لئے مسکین اشخاص پر حج واجب قرار دیا ہے اور جس نے اس واجب سے روگردانی کی اور انکار کیا تو اس نے خود اپنا نقصان کیا خداوند کریم تو تمام موجودات سے بے نیاز ہے۔

شیخ یعقوب کلدی علیہ الرحمۃ نے بطریق معتبر امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بغیر کسی عذر شرعی کے حجۃ الاسلام کی استطاعت کے باوجود حج نہ بجالائے اور مر جا تو گویا یہودی یا نصرانی کی موت مرا ہے۔

مذکورہ بالا آیہ کریمہ وحدیث شریف اہمیت حج اور اس کے وجوب کے لئے کافی ہے۔ بلکہ علاوہ ازیں اور کافی روایات اہمیت حج و وجوب حج کے لئے وارد ہوئی ہیں۔ جن کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں ہے۔ لہذا مذکورہ آیہ وحدیث پر اکتفا کیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ مکلف پر عمر بھر اصل شریعت میں حج بجالانا ایک مرتبہ واجب ہے اس کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ شریعت متحقق ہونے کے بعد حج کا فوراً بجالانا واجب ہے

یعنی سالِ استطاعت ہی میں بجالائے اور اگر کوئی بطورِ نافرمانی و عصیان یا کسی مہذب سے اقل سالِ حج کو ترک کرے تو دوسرے سال بجالائے۔ اسی طرح تمام زندگی میں جب تک بھانہ لائے گا و جب حج باقی رہے گا اور بعید نہیں ہے کہ بغیر مہذب کے تاخیر کرنا گناہ و کبیرہ ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر استطاعت حاصل ہو اور حج بجالانا مقدمات اور وسائل متیا کرنے پر موقوف ہو تو فوراً اُن کو حاصل کر کے آمادہ سفر ہونا ضروری ہے اور اگر مسترد قافلے جانے والے ہوں تو مسکنات کو اگر اولین ہو تو اولین قافلے کے ساتھ روانہ ہو جائے۔ اور اگر روانہ نہ ہو تو حرمِ قافلہ صبح وقت پر کمرہ معطلہ پہنچ سکتا ہو تو تاخیر کر سکتا ہے ورنہ اولین قافلہ کے ساتھ جانا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۔ اگر اولین قافلہ کے ساتھ جانے پر ممکن تھا اور نہ جائے اس اعتقاد پر کہ آخر وقت تک پہنچ جاؤں گا لیکن اتفاق سے بعد والے قافلہ کے ساتھ نہ جاسکے یا تاخیر کی وجہ سے حج درگ نہ کر سکے تو حج اُپس کے دہرہ واجب و مستقر رہے گا اگرچہ معذور بھی ہو جائے۔

شُرْطُ الطَّوْبِ ج

شرطِ اقل ۱۔ یوم ہے پس غیر بالغ پر اگرچہ بعدِ یوم نزدیک ہو

حج واجب نہیں ہے۔ چنانچہ اگر کوئی بچہ حج بجالائے اور بطور صحیح بجا لائے تو نادر و براخیز حجتہ الاسلام شمار نہ ہوگا۔

مسئلہ ۴۔ اگر نابالغ بچہ بعد از استطاعت حج پر چلے اور میقات سے قبل بالغ ہو جائے تو بلا اشکال اس کا حج حجتہ الاسلام ہوگا۔ لیکن اگر احرام باندھنے کے بعد بالغ ہو تو اب اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ حج مستحبی بجالائے اور نہ ہی بطرف حجتہ الاسلام مدول کر سکتا ہے بلکہ واجب ہے کہ کسی ایک میقات پر جا کر حجتہ الاسلام کا احرام باندھ کر آئے اور پھر آئینہ اگر کسی میقات پر جانے کا امکان نہ ہو تو ایسے شخص کی جائے احرام میں تفصیل ہے جو آگے بیان ہوگی۔ انشاء اللہ

مسئلہ ۵۔ اگر اس عقیدہ سے کہ ابھی بالغ نہیں ہوا حج مستحبی بجالائے اور اداس حج کے بعد روم ہو جائے کہ بالغ تھا تو گزشتہ حج حجتہ الاسلام کے لئے کافی ہوگی۔

مسئلہ ۶۔ بچہ میز کے لئے حج بجالانا مستحب ہے اور ولی شرعی سے اجازت لینا معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۔ مستحب ہے کہ ولی میز بچے یا بچی کو محرم بنا کر عیسیٰ احرام کے کپڑے اُسے پہنا سکے اور تلبیہ کہنے پر آمادہ کرے اور تلبیہ تلقین کرے اگر تلقین کے قابل ہو ورنہ اس کی جگہ خود تلبیہ پڑھے۔ اور جو چیزیں

محرم پر حرام ہیں اُن سے اجتناب کرنا ہے اور مقامِ حج تک پہنچنے کے
 لباس اتارنے میں تاخیر کرنا ناجائز ہے۔ اگر اسی راستہ کو اختیار کرے اور
 احوالِ حج جو کچھ بچہ بھال سکتا ہے بھالائے اور اگر بچہ انجام نہ دے سکے
 تو ولی بچے کی نیابت بھالائے اور بچے کو طواف دوسی اور عزرات د
 مشقر میں دُور نہ کرے۔ زنی جہرہ بچہ خدا انجام دے اور اسی طرح دیگر
 اعمال بھی۔

مسئلہ ششم: سفر حج میں عادی فقرے سے زیادہ ولی پر لازم ہے نہ
 کہ خود بچہ پر ہاں اگر ولی حج پر جانا چاہے اور بچے کی مخالفت موقوف ہو کہ
 بچے کو ساتھ لے جائے یا سفر حج میں بچے کی مصلحت ہو تو بچے کے والد سے
 اس کے لئے سفر میں خرچ کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ہفتم: بچے کی قربانی کا خرچہ ولی پر ہوگا اور نیز کفار و مشکاک
 بھی ولی پر ہوگا۔ ہاں ایسے کفار سے عداً جن کے مرجعیت واجب ہو جائے
 ہیں غامض نہ سمجھتے پر واجب ہیں اور نہ ولی پر۔

(شرط دوم) عقل ہے نہ اولیٰ نہ پرانگی چہ الیٰ الٰہی ہو حج واجب نہیں
 ہے۔ ہاں اگر کوئی دیوانہ مریض حج میں ٹھیک ہو جائے اور استطاعت کے
 ساتھ اعمال حج بجا نہ آ سکے لئے ممکن ہو تو حج اس پر واجب
 ہوگا۔ ہر چند اوقات دیگر میں دیوانہ رہے۔

مشرطاسوم) آزادی ہے جس غلام زرخیز اگرچہ مستطیع اور سولا سے
ماذن ہر پھر بھی حج اُس پر واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر سولا کے اذن
سے حج بجلائے تو حج صحیح ہوگا لیکن حجۃ الاسلام سے کفایت نہیں کریگا
یعنی اگر آزادی کے بعد مستطیع ہو جائے تو دوبارہ حج واجب ہے

مسئلہ ۱۰۔ جو غلام سولا کے اذن سے حج بجلائے اور سفر
حج میں ہو جب کفارہ کوئی کام کرے تو شکار کا کفارہ سولا پر واجب ہوگا۔
اور دیگر کفارے کا خود عمل ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر سولا کے اذن سے حج کرنے جائے اور مشعر الحرام
کی طرف چلنے سے قبل آزاد ہو جائے تو اس کا حج حجۃ الاسلام سے کفایت
کرے گا بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اگر دو وقت عرفات میں آزاد ہو جائے تو بھی
حجۃ الاسلام سے کفایت کرے گا۔ ہر چند مشعر الحرام کو دور نہ بھی کر سکے
اس صورت میں استطاعت بوقت آزادی معتبر ہے جس اگر آزادی کے
وقت مستطیع نہ ہو تو اس کا حج حجۃ الاسلام شمار نہیں ہوگا اور اقسام حج
میں کوئی فرق نہیں ہے یعنی حج قرآن یا افراد یا تسبیح ہو جب کہ اپنے
وظیفہ واقعی کے مطابق انجام دے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر غلام مشعر الحرام سے پہلے آزاد ہو جائے تو
حج تمتع میں قربانی غلام پر واجب ہے اور اگر اس کا نہ ہو تو قربانی کے

عوض میں روزے رکھے جیسا کہ بعد میں کہا جائے گا اور اگر مشعر سے قبل آزاد نہ ہو تو مرنے کا اختیار ہے کہ غلام کی قربانی دے۔ یا عوض میں غلام کو روزے رکھنے پر آمادہ کرے۔

(شترط چہارم) استطاعت ہے اور اس میں چند چیزیں محترم ہیں۔
 (۱) وقت وسیع ہو یعنی مکہ معظمہ ہلنے اور اعمال واجب بجالانے کے لئے وقت کافی ہو۔ بنا برائیں اگر مالی دستياب ہونے کے بعد اعمال حج کے لئے وقت کافی نہ ہو یا مشقت فوق العادہ اٹھانا پڑنے تو حج واجب نہیں ہوگا۔ اگرچہ واجب ہے مال کو آئندہ سال تک محفوظ رکھے۔ پس اگر استطاعت باقی رہے تو آئندہ سال حج واجب ہوگا ورنہ واجب نہیں (۲) امن و سلامتی یعنی جانے آئے اور وہاں پہنچنے میں جانی و مالی ویرانہ ناممکن کوئی خطر نہ ہو۔ لہذا کوئی استطاعت کے بعد وجہ پیری یا بیماری یا دیگر عذر سے نہ جاسکتا ہو تو حج واجب نہیں ہے۔ ہاں ناشب بنانا برا حج واجب ہے جیسے آگے آئے والا ہے۔

مسئلہ ۱۱: اگر سفر حج کے لئے وودا سے ہوں۔

(۱) خطر سے مامون (۲) غیر مامون تو درجہ حج۔

— ساقط نہیں ہوگا بلکہ ازراہ امن جانا واجب ہے اگرچہ بھی ہو
 مسئلہ ۱۲: اگر اپنے شہر میں مال رکھنا ہو اد حج پر جانے سے

وہ مال تلف ہو جائے تو حج واجب نہیں ہے اور اسی طرح اگر سفر کا کوئی چیز مانع ہو جیسے حج پر جانے کوئی اہم واجب ترک ہو جائے مثل نجات غریبی یا نجات از آفتش یا سفر حج کسی فعل حرام پر موقوف ہو جس سے جہتاً حج سے اہم ہو تو ان تمام صورتوں میں حج واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۵۔ اگر حج پر جانا مستلزم ہو کہ کوئی اہم واجب ترک ہو جائے یا فعل حرام بجالانے سے حج پر جائے تو اس صورت میں بوجہ ترک واجب یا فعل حرام گنہگار ہو گا لیکن ظاہر یہ ہے کہ حج حجتہ الاسلام سے مجزئی ہو گا جب کہ شرائط دیگر سب موجود ہو اور فرق نہیں ہے کہ حج پہلے سے اُس کے ذمہ مستقر تھا یا اُسی سال متطیع ہوا ہو۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر سفر حج میں کوئی دشمن موجود ہو اور اس کا دفع کرنا موقوف ہو مال کثیر پر تو مال کثیر دینا واجب نہیں ہے اور بوجہ حج ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۷۔ اگر سفر حج سمندر پار کرنے پر موقوف ہو تو وجہ حج ساقط نہیں ہو گا مگر غرق ہونے یا بیماری کا خوف لاحق ہو تو مال بوجہ خوف کوئی حج بجالائے تو بنا دبر اظہر اس کا حج صحیح ہو گا۔

(۳) زاد و راحلہ یعنی سفر خرچ جو مقدار احتیاج ہو رکھتا ہو یا نقدی موجود ہو جس سے توشہ خریدا جاسکے اور راحلہ یعنی جانے آنے کے لئے سواری

موجودہ قیمت زیادہ راجلہ مطابق شان بہر شخص لازم ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ سواری کا ہوتا حاجت کے ساتھ معنی نہیں ہے بلکہ مطلقاً ضرور ہے اگرچہ احتیاج نہ بھی ہو جیسے پیدل جانے کی قدرت بغیر مشقت موجود ہو اور اس کی شان و آبرو کے منافی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۹۔ میزان و معیار زاد و راجلہ یعنی جو فعلاً موجود ہو لہذا کسی پر واجب نہیں ہے کہ کا دو بار کے ذریعہ زاد و راجلہ حاصل کرے اور اشتراک و ملکیں دور و نزدیک کا فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ جو استطاعت و جرب و ج میں مستہر ہے کہ جہاں ناک رہتا ہے نہ کہ اصل وطن پس اگر کوئی تجارت یا کسی اور وجہ سے مدینہ منورہ یا جتہ جاسکے اور وہاں زاد و راجلہ یا نقدی رکھتا ہو جس سے حج بجالا سکتا ہو تو اس کے لیے حج بجالانہ واجب ہے اگرچہ وطن میں ہوتا تو مستطیع نہ ہو سکتا۔

مسئلہ ۲۱۔ اگر کوئی ملک رکھتا ہو اور بیع قیمت پر نہ رکھ سکتا ہو اور حج پر جانے کے لئے کم قیمت پر رکھ سکتا ہو جو ضرر رگی کا باعث ہو تو ملک کا بیعنا واجب نہیں ہے بلکہ اگر مخارج گراں ہو چکا ہو مثلاً گرایہ سواری سال استطاعت میں گراں ہو بہ نسبت سال بعد تو اس صورت میں تاخیر جائز نہیں ہے بلکہ اُسی سال میں جانا چاہیے۔

مسئلہ ۲۲۔ ج سے واپسی کا خرچہ اُسی وقت معتبر ہے جب کہ ملک واپسی کا قصد رکھتا ہو۔ ہاں اگر کوئی واپس آنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو یا وطن کے علاوہ کسی اور جگہ کا قصد سکونت رکھتا ہو تو اس صورت میں فقط مکہ معظمہ جانے کا خرچہ کافی ہے اور واپسی کا خرچہ ضروری نہیں ہے۔ ہاں جہاں سکونت کا قصد رکھتا ہو وہ جگہ اس کے وطن سے بھی دور تر ہو اور خرچہ بھی زیادہ ہو بہ نسبت وطن کے تو اس صورت میں اس جگہ تک خرچہ رکھنا لازم نہیں ہے بلکہ وطن تک واپسی کا خرچہ درجرب و حج کے لئے کافی ہے۔

۴۔ رجوع بہ کفایت یعنی ملک جب حج سے واپس آئے تو اپنا اور اہل و عیال کا ادارہ کر سکتا ہو اور تنگدستی میں گرفتار نہ ہو جائے پس اگر کوئی مقدار مبلغ کو سرمایہ قرار دے کر کسب و غیرہ کر رہا ہو اور اس سرمایہ کو حج پر خرچ کر دے اور واپسی پر محتاج ہو جائے اور دیگر کوئی ذریعہ معاش بھی نہ ہو تو اس صورت میں حج واجب نہیں ہے۔ پس مذکورہ بالا عبادت سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ ضروریات زندگی کی چیزیں حج کے لئے بیجا واجب نہیں ہیں۔ مثل مناسب شان منزلی و برائے زینت پوشاک و اثاث منزل اور کام میں استعمال کی ضروری چیزیں یا کتب جو اہل علم کے لئے لازم ہوں غلامرہو چیزیں زندگی انسان سے وابستہ

ہیں چھپ کے بیچنے سے پہلے ہر بدلے تو ایسی چیزوں کا چھپ کے لئے پناہ
 واجب نہیں ہے۔ بلکہ اگر مذکورہ چیزیں حاجت سے زیادہ ہوں تو راجح
 نفاذ اشیا کا پناہ واجب ہے بلکہ اگر کوئی دین گھر دکھتا ہو وہ فروخت کر کے
 اس کی نصف قیمت پر کوئی گھر یا بدلہ لے سکتا ہے جس میں زندگی کر سکے اور
 نصف دیگر مصروف چہ و عیال کے لئے کافی و دوائی ہر تر و وسیع گھر فروخت
 کر کے چھپ کر جانا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳۔ اگر انسان مال رکھتا ہو اور احتیاج کی وجہ سے اسے
 بیچ کر چھپ کر جانا واجب نہ ہو لیکن کچھ عرصہ بعد اس مال سے مستغنی ہو جائے
 اور احتیاج نہ رکھتا ہو تو واجب ہے اسے بیچ کر چھپ کر جائے۔ مثلاً عورت
 زلیخہ بڑا سخی نہایت رکھتی ہو جو کہ محل حاجت ہوں اور بعد میں پیری کی وجہ
 سے یا کسی اور وجہ سے مورد حاجت نہ ہوں تو اس صورت میں زلیخہ
 بیچ کر چھپ کر جانا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴۔ اگر انسان ایک گھر رکھتا ہو اور ایک دو عمارت گھر
 و کھیت اس کو رہائش کے لئے بن جائے جس میں آدم سے نفاذ کافی کر
 سکتا ہے تو اس صورت میں واجب ہے کہ اپنا محل گھر بیچ کر چھپ کر جائے
 آدھ لاکھ گھر کی قیمت خرچہ سے کم ہو لیکن اور نقدی اس کے
 پاس موجود ہو جس کے ضمیمہ سے خرچہ ج کافی ہو جائے تو بھی چھپ کر جائے

ہے نیز یہی حکم کتب علمی و دیگر وسائل زندگی میں جاری ہے۔

مسئلہ ۲۵۔ اگر انسان سفر حج کا پورا خرچہ رکھتا ہو لیکن خدایا

گھر کی احتیاج ہو یا دیگر وسائل زندگی کا محتاج ہو تو اس صورت میں اگر حج پر

جائے تو زندگانی میں ناراحتی و مشقت ہو تو حج واجب نہیں ہے۔ ہاں

اگر حج بجالانا اس کی زندگانی کا سبب ناراحتی نہ بنے تو حج واجب ہے۔

مسئلہ ۲۶۔ اگر انسان کسی سے مال طلب رکھتا ہو اور طلب کی

مدت ختم ہو چکی ہو تو مطالبہ کرنا واجب ہے۔ اگر دینے والا نہ دے تو اسے

ادا کرنے پر مجبور کرنا واجب ہے۔ اگر وہ پھر بھی ادا نہ کرے تو اسے عدالت

میں لے جا کر دوائے دائر کرے اور اسی طرح اگر طلب کی مدت باقی رہتی ہو

لیکن اگر طلب کرے تو وہ ادا کر دے گا تو طلب کرے۔ ہاں اگر دینے والا

سرکش ہو اور جبر کرنا بھی ممکن نہ ہو یا باعث ناراحتی و درد ہو یا طلب

کی مدت ابھی باقی رہتی ہو اور وہ قبل از وقت ادا نہ کرے تو مذکورہ چند

صورتوں میں اگر طلب والا مال بیچ سکتا ہو جس کی قیمت کی کچھ ضمیمہ کے ساتھ

سفر حج کے لئے کافی ہو تو واجب ہے اس کو بیچ کر حج پر جائے جبکہ

ایسا کرنے سے اس کو ضرر و مشقت نہ ہو اگر ضرر ہو تو واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۷۔ اگر کوئی صاحب صنعت مثل لوطیہ و ترکمان و خیاط

وغیرہ جن کا کب سال بھر کے معارف مانگہ کے لئے کافی ہو۔ اگر ایسے

لوگوں کو سزا دینا ہے کوئی نالی مل جائے جو صادر نہیں ہو اور مصارف
عامہ کے لئے کافی ہر دوں صورت میں حاج بجا نہ واجب ہے۔

مسئلہ ۳۱۲۔ اگر کوئی وجوہات شرعیہ یعنی غس و زکوٰۃ و صدقہ
و غیرہ سے زندگی بسر کرنا بوجہ عیالت اس کے خارج بغیر مشقت
و حتیٰ اہل تر اس صورت میں اگر کہیں سے اتنی مقدار مالیت مل جائے جو
مصارف حاج رفادہ کے لئے کافی ہو تو عید نہیں ہے کس حاج واجب ہوگا
اور اسی طرح کہ اگر دوسرا آدمی کسی کی تمام زندگی کے خارج کا مستقل ہر
نیز اسی طرح ہے کہ جو شخص موجودہ روپیہ سے حاج بجا لائے تو اس کی
ماقبل و بعد زندگی میں کوئی تفاوت پیدا نہ ہو۔

مسئلہ ۳۱۳۔ استطاعت میں حکیت لازم و ثابت شرط نہیں
ہے بلکہ حکیت متزلزل نیز کافی ہے۔ جس اگر کوئی کسی سے معاوضت کرے
کہ فلاں مدت تک اس کو خیر کا حق حاصل ہے اور مال مصالحت کی مقدار
سفر حج کے لئے کافی ہو حاج واجب ہے اور یہی حکم عید جائزہ میں ہے۔
مسئلہ ۳۱۴۔ مہینے پر عید نہیں ہے کہ حاج اپنے مال
سے حج بجا دے یا اگر کوئی اگر کسی دوسرے آدمی کے خرچہ پر
حج بجا دے تو کافی ہے۔ ہاں اگر لباس اطوار یا قربانی خرچہ کرنے کے لئے
فقہی غمی ہو تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱: کسب وغیرہ سے اپنے آپ کو مستطیع بنانا واجب نہیں ہے۔ پس اگر کوئی کسی کو مال حبہ کرے جو سفر حج کے لئے کافی ہو تو ایسے مال کا قبول کرنا واجب نہیں ہے اور اسی طرح ہے کہ اگر کوئی کسی کو خدمت کے لئے اجیر بنائے اور اس اجرت سے مستطیع ہو جائے اگرچہ خدمت اس کی شان کے مطابق ہو پھر بھی قبول کرنا واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی سفر حج میں خدمت کرنے کا اجیر بنے اور اس اجرت سے مستطیع ہو جائے تو اس پر حج واجب ہو گا۔

مسئلہ ۳۲: اگر کوئی حج نیابتی بجالانے میں اجیر بنے اور مال اجرت مضارفت اجرت سے دو گنا زیادہ ملے اور وہ اس زائد مال سے خود بھی مستطیع ہو جائے تو اگر حج نیابتی اسی سال بجالانے کے ساتھ مقید ہو تو واجب ہے کہ اسی سال حج نیابتی بجالانے اور زائد رقم اگرچہ چند سال تک موجود ہو تو دوسرے سال اپنا حج بجالانا اس پر واجب ہے۔ پس اگر زائد رقم دوسرے سال سے پہلے خرچ کر بیٹھے تو حج واجب نہیں۔ ہاں اگر حج نیابتی پہلے سال کے ساتھ مقید نہ ہو یعنی مال دینے والوں کہے کہ یہ رقم تجھے دے رہا ہوں تاکہ کسی سال نفل کی نیابت میں تم حج بجالانا تو اس صورت میں اپنا حج مقدم کرے گا اور بعد میں بطور ناشب بن کر حج پر جائے گا۔

مسئلہ ۳۳: اگر کوئی سوئم حج میں اتنا مال قرضہ لے جو مضارفت

کے لئے کافی ہو اور حج کے بعد قرضہ ادا کرنے پر قادر ہو تو ایسی صورت میں حج اُس پر واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۴۔ اگر کوئی اتنا مال رکھتا ہو جو مصارف حج کے لئے کافی ہو اور اس پر قرضہ بھی ہو لیکن موجودہ مال حج پر خرچ کرنا اور اسے قرضہ کے منافی نہ ہو تو حج بجا لانا واجب ہے اور اگر ادائے قرضہ کے منافی ہو تو حج واجب نہ ہو گا۔ اس میں فرق نہیں ہے کہ قرضہ ادا کرنے کی مدت مال ہو یا مؤجلہ اور فرق نہیں ہے کہ قرضہ اس کے حاصل کرنے سے پہلے ہو یا بعد میں ہو۔

مسئلہ ۳۵۔ اگر کسی کے پاس کچھ مقدار مال موجود ہو اور خمس و زکوٰۃ بھی اُس سے دینا ہو تو اگر وہ خمس و زکوٰۃ ادا کرے تو باقی مال مصارف حج کے لئے کافی نہ ہو تو اس صورت میں خمس و زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے اور حج واجب نہیں ہو گا اور فرق نہیں ہے کہ خمس و زکوٰۃ اسی مال سے تعلق رکھتا ہو یا پہلے سے اُس کے ذمہ میں ہو۔

مسئلہ ۳۶۔ اگر کسی پر حج واجب ہو اور خمس و زکوٰۃ یا ای کے علاوہ حقوق واجبہ اُس کے ذمہ میں ہوں تو اُس پر واجب ہے کہ حقوق واجبہ فوراً ادا کرے اور سفر حج کے لئے حقوق واجبہ میں تاخیر کرنی جائز نہیں ہے۔ اور اگر لباس طواف و خمس قربانی ایسے مال سے

خریدے گئے ہوں جس مال سے خمس و زکوٰۃ تعلق پکڑ چکے تھے تو اس کا حج صحیح نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۳۷۔ اگر کسی کے پاس کچھ مقدار مال ہو لیکن اس کو ظن نہ ہو کہ یہ مال سفر حج کے لئے کافی ہے یا نہیں تو اس صورت میں حج واجب نہ ہوگا اور نہ اس پر نقص کرنا واجب ہے اگرچہ نقص احوط ہے۔

مسئلہ ۳۸۔ اگر کسی کا مال کسی دوسرے مقام پر موجود ہو اور فقط وہی مال مصارف حج کے لئے کافی ہو۔ یا اس غائب مال اور اپنے پاس موجود مال کو ملانے سے مصارف حج پورے ہو جائیں لیکن اس غائب میں تصرف کا امکان نہ ہو دلو دکیل کے ذریعہ کہ دکیل مال غائب بیچ ڈالے یہ بھی ممکن نہ ہو تو حج واجب نہیں ہوگا۔ ہاں اگر تصرف کا امکان ہو تو پھر حج واجب ہوگا۔

مسئلہ ۳۹۔ اگر کسی کا مال مصارف حج کے لئے کافی ہو تو حج واجب ہے اور اس مال کو استطاعت سے خارج ہونے کے لئے خرچ کرنا جائز نہیں ہے جب کہ خرچہ کے بعد اس کو پورا نہ کر سکے اور فرق نہیں ہے کہ تمکن میر کے بعد تصرف کرے یا اس سے قبل تصرف کرے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اشہر حج سے پہلے بھی اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا۔ ہاں

اگر اُس ملکی کو بیچ ڈالے یا ہبہ کر دے یا آزاد کرے یا اس کے علاوہ کوئی تصرف کرے تو اس کا تصرف صحیح ہوگا اگرچہ استطاعت فوت کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲۰: حسب الظہیر سفر حج میں زاد و راعلہ کا حاجی کی ملکیت میں ہونا معتبر نہیں ہے پس اگر کسی کے ہاں مال جائزہ المتصرف ہو تو اگر وہ مال مصارف حج کے لئے کافی ہو اور باقی شرائط بھی موجود ہوں تو اس پر حج واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱: جیسے کہ وجوب حج کے لئے زاد و راعلہ موجود ہونا معتبر ہے۔ اسی طرح اتمام اعمال تک اُن دونوں کا باقی رہنا معتبر ہے بلکہ وطن تک واپسی کے لئے موجود ہونا معتبر ہے۔ پس اگر مال اپنے شہر یا اثناء طریق میں تلف ہو جائے تو حج اس پر واجب نہیں ہے اور کشف ہوگا کہ ابتداء ہی سے مستطیع نہیں ہوا مثلاً جب اس کے لئے قرضہ قہری ثابت ہو جائے جیسے کہ اُس نے کسی کا مال بطور خطاء تلف کیا ہو اور اس کا بدلہ دینا ممکن نہ ہو جب کہ موجود مال کو حج پر خرچ کر دے۔ ہاں اگر کسی کا مال عمدتاً تلف کرے تو حج ساقط نہیں ہوگا بلکہ حج اس کے ذمہ مستقر ہو جائے گا۔ اور حج بکالانا اُس پر واجب ہوگا۔ البتہ جو مال برائے زندگی خود رکھا ہو اور اپنے شہر میں تلف ہو جائے تو یہ کاشف

نہیں ہوگا کہ شروع سے ہی سے مستطیع نہ تھا بلکہ حج بجالانا کافی ہوگا اور
آئندہ کبھی بھی حج واجب نہ ہوگا مگر نذر وغیرہ سے

مسئلہ ۴۲ :- اگر مال مصارف حج کے لئے کافی ہو لیکن مالک کا عقیدہ
ہو کہ کافی نہیں ہے یا غافل ہو یا اصلاً وجوب حج سے غافل تھا اور غفلت
بھی عذر کی وجہ سے ہو تو حج واجب نہیں ہوگا لیکن اگر شک رکھتا ہو
یا غافل از وجوب حج ہو اور غفلت تقصیری ہو پھر علم ہو جائے یا مال تکف
ہونے کے بعد یاد آجائے اور اب حج کا امکان نہ ہو تو علی الظاہر وجوب
حج مستقر ہو جائے گا۔ پھر جب ہی مالی موجود ہو اور باقی شرائط حج بھی پائی
جائیں تو حج آئندہ بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۳ :- جیسے کہ اپنے زاد و راہلہ کی موجودگی میں حج واجب
ہے۔ اسی طرح بذل کے ذریعہ بھی حج واجب ہو جاتا ہے اور بذل میں
فرق نہیں ہے کہ ایک آدمی دینے والا ہو یا کئی ہوں یعنی وہ لوگ جب تمام
مصارف حج کے کفیل بن جائیں تو حج واجب ہو جاتا ہے اور فرق نہیں ہے
دینے والے مال کو مباح کریں یا تملیک کر دیں یا عین مل یا اس کی قیمت ادا
کریں۔

مسئلہ ۴۴ :- اگر مرنے والا زید کے لئے مال کی وصیت کر سکے
اس سے حج بجا لائے جب کہ وہ مال تمام مصارف حج کے لئے کافی

ہو تو زید پر چ بجالانا واجب ہوگا اور اسی طرح ہے کہ اگر کوئی مال کو
چ کے لئے وقف کرے یا نذر کرے یا وصیت کرے اور متولی وقف
یا ناظر یا وصی اس مال کو کسی کے لئے بذل کر دیں تو اس کا چ بجالانا واجب
ہے۔

مسئلہ ۴۵۔ رجوع بکفایت جس کا معنی پہلے گور چکا ہے ایستغفار
بذلی میں شرط نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی کے ہاں کچھ مال ہو اور مصارف چ
کتر ہو اور باقی ماندہ کوئی اور بذل کر دے تو اس پر تمہ کا قبول کرنا واجب
ہے لیکن اس میں رجوع بکفایت معتبر ہے۔

مسئلہ ۴۶۔ اگر کوئی کسی کو مال بطور ہبہ دے اور کچھ کر چ بجا
لاؤ تو ہبہ قبول کرنا واجب ہے۔ ہاں اگر صاحب مال اسے اختیار دے
کہ یہ مال بطور ہبہ تجھے دے رہا ہوں تو گے تیری مرضی چ کر دینا یا مال ہبہ
کرے لیکن چ کا ذکر نہ کرے نہ قیثا و نہ تخیرا تو اس صورت میں ہبہ قبول
کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۷۔ قرض استطاعت بذلی سے صانع نہیں ہوتا ہاں
اگر قرض کی مدت تمام ہو چکی اور طلب گار بھی مطالبہ کرے اور دینے والا
اگر چ نہ کرے تو ادا کرنے پر متعلق ہوگا تو چ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۸۔ اگر کوئی اپنا مال چند اشخاص کے سپرد کرے اور

کہے کہ تم میں سے کوئی ایک حج بجالائے۔ چنانچہ ایک شخص بہت سست کرتے ہوئے مال کو قبض کرے تو دوسروں کی تکلیف سا قسط ہو جائے گی و اگر سب نے ترک کر دیا ہو حالانکہ ہر ایک اُن میں سے قبض کر سکتا تھا تو حج سب پر واجب دستقر ہوگا۔

مسئلہ ۴۹۔ بذل کے ذریعہ وہی قسم حج واجب ہوگا جو مبذول لڑکا وظیفہ پر۔ پس اگر مبذول لڑکا وظیفہ حج تمتع ہو اور مصارف حج قرآن یا افراد اُسے بذل کئے جائیں تو قبول کرنا اُس پر واجب نہیں ہے یا بالعکس یعنی کسی کا وظیفہ حج قرآن یا افراد ہو اور اُسے حج تمتع بذل کی جائے تو اس صورت میں بھی قبول کرنا واجب نہیں ہے اور اسی طرح کہ جو حجۃ الاسلام بجالا چکا ہو تو اب بذل کا قبول کرنا اُس پر واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی مستطیع ہو اور حج پر نہ جائے اور بعد میں تنگ دست ہو جائے اور مصارف حج نہ رکھتا ہو۔ اگر اُسے بذل کیا جائے تو قبول کرنا واجب ہے و نیز اگر کسی پر نذر وغیرہ کے ذریعہ سے واجب ہو لیکن ممکن نہ رکھتا ہو تو اس پر بذل قبول کرنا بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۵۰۔ اگر کسی کو مصارف حج بذل کئے جائیں اور اُٹا رہا وہ مال تلف ہو جائے تو وجوب حج ساقط ہو جائے گا۔ ہاں اگر اس کے علاوہ بھی مال موجود ہو جس سے آگے سفر کر سکتا ہو تو اس پر واجب حج

کہ آگے چلے اور حج بجالائے تو یہ حج حجتہ الاسلام سے ٹھنڈی ہوگا۔ ہاں اس طرح حج کا وجوب مشروط ہے کہ واپسی پر قدر کفایت کوئی چیز رکھتا ہو اور اگر واپسی پر ادارہ خانگی کے لئے کوئی چیز نہ رکھے تو اس صورت میں آگے سفر کرنا اور حج بجالانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۱۔ حج بذلی میں نقدی معتبر نہیں ہے بلکہ اگر کوئی کسی کو وکیل کرے کہ میری طرف سے کہیں قرض کر لے اور حج پر جاؤ بعد میں قرض ادا کروں گا تو دریں صورت حج واجب ہوگا۔

مسئلہ ۵۲۔ ظاہراً قربانی کی قیمت بھی باذل پر واجب ہے پس اگر مصارف حج دے اور قربانی کے لئے کچھ نہ دے تو مندوب لہذا پر حج واجب نہیں ہے لیکن خود مندوب لہذا قربانی خریدنے پر اپنے مال سے قادر نہ ہو یا اگر قربانی خریدنے سے مالی تاراجی پیدا ہو تو بذل قبول کرنا واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر سفر حج میں کوئی کفارہ واجب ہو جائے تو ظاہراً قبول کرنے والے پر واجب ہے۔

مسئلہ ۵۳۔ حج بذلی حجتہ الاسلام سے کفایت کرتی ہے۔ اگر مندوب لہذا اس حج کے بعد کسی صاحب استطاعت ہو تو دوبارہ حج اُس پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۴۔ رقم بذل کرنے والا اپنی رقم واپس لے سکتا ہے

چاہے رقم قبول کرنے والے نے ابھی احرام نہ باندھا ہو یا احرام کے بعد رجوع کرے لیکن اگر احرام کے بعد رجوع کرے تو قبول کرنے والے پر واجب ہے کہ تمام اعمال حج بجالائے اور باذل ضامن ہوگا کہ اعمال حج تمام ہونے تک اس کا جو خرچہ ہو اُسے ادا کرے۔ چنانچہ در اثناء راہ باذل اپنا مال واپس لے لے تو اُس کی واپسی کا خرچہ باذل کو دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۵۵: اگر کسی کو زکوٰۃ کے سہم سبیل اللہ میں مال دے کر کیا جائے کہ اسے حج پر صرف کر دے تو اس پر حج بجالانا واجب ہے ہاں اگر کسی کو سہم سادات کا خمس یا سہم فقراء میں سے زکوٰۃ دی جائے اور شرط لگائی جائے کہ اس کو حج پر خرچ کر دے تو ایسی شرط صحیح نہیں اور نہ ہی حج واجب ہے۔

مسئلہ ۵۶: اگر کسی کو مال دیا جائے اور وہ اُس مال سے حج بجالائے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ مال غصبی تھا تو وہ حج حرام الا سلام ہے کافی نہیں ہوگا اور اُس مال کا مالک حق رکعت ہے کہ مال دینے والے یا لینے والے سے اپنے مال کا مطالعہ کرے لیکن اگر لینے والے سے رجوع کیا تو وہ دینے والے سے رجوع کرے گا جب کہ مال غصبی ہونے کا علم نہ ہو ہاں اگر پہلے سے علم تھا تو اب وہ رجوع کا حق نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۵۸: اگر کوئی بدون استطاعت یا کسی اور کے لئے ترغا یا بطور اجازت حج بجالائے تو ایسی صورت میں اُس کا حج حجتہ الاسلام سے کفایت نہیں کرے گا پس جب ہی مستطیع ہو تو حج بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۵۹: اگر کسی کا عقیدہ ہو کہ میں مستطیع نہیں ہوں لیکن بطور احتیاج حج بجالائے اور قصد طاعت امر الہی فعلی کیا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ مستطیع تھا تو وہ حج کافی ہے دوبارہ حج بجالانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۰: اگر عورت مستطیع ہو تو اس پر حج بجالانا واجب ہے اگرچہ شوہر اذن دے یا نہ دے۔ یعنی اذن شوہر وجوب حج میں شرط نہیں ہے اور نہ ہی شوہر منع کر سکتا ہے۔ ہاں اگر حج کا وقت وسیع ہو تو عورت کو روک سکتا ہے تاکہ اولین قافلے کے ساتھ روانہ کرے۔ نیز جس عورت کو طلاق رجعی مل جائے اور ابھی عہد منہم نہ ہو اور وہ شوہر دار عورت کے حکم میں ہوگی۔

مسئلہ ۶۱: اگر عورت مستطیع ہو تو سفر حج کے لئے محرم کا ہمراہ ہونا شرط نہیں ہے جب کہ ہر لحاظ سے یا مومن و مطمئن ہو یا ہاں اگر مومن نہ ہو بلکہ سفر میں خائف ہو تو محرم کا ساتھ ہونا لازم ہے۔ اگرچہ محرم کو اجرت پر لے لانا پڑے جب کہ اجرت دینے پر تکتی ہو ورنہ

ج واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۱۔ اگر کوئی نذر کرے کہ ہر سال عرفة کے دن حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی زیارت کر بلا میں کروں گا اور نذر کے بعد مستطیع ہو جائے تو نذر نخل ہوگی اور ج بجالانا واجب ہوگا۔ ہر وہ نذر جو حج سے مزام ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۔ اگر مستطیع خود ج بجالانے پر توانائی رکھتا ہو تو خود ج پر جائے۔ چنانچہ کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے تبرعاً یا اجرت پر ج بجالائے تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۔ اگر کسی کے ذمہ حج مستقر ہو اور بیماری یا پیری یا کسی اور وجہ سے حج پر نہ جاسکتا ہو یا حج پر جانے سے مشقت و حرج محسوس کرے اور توانائی کی امید بھی نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی کو اپنا نائب بنا کر بھیجے۔ اسی طرح جو شخص فردت مند تو ہے لیکن اعمال حج کو مباشرتاً بجالانے پر قادر نہ ہو یا زیادہ دشواری و مشقت ہو تو وہ بھی کسی کو نائب بنائے اور نائب کو فوری بھیجنا واجب ہے تاخیر جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۔ اگر مستطیع ج بجالانے پر قادر نہ ہو اور نائب اس کی طرف سے ج بجالائے اور منصب عنہ اسی حالت میں ہو جائے تو حج نائب کافی ہے اگرچہ حج اس کے ذمہ میں مستقر تھا۔ ہاں اگر اتفاقاً مرنے سے قبل

مُذَرِّعُ بِرِطَفٍ ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ در صورتِ ممکن خود حج بجالائے
اور اگر نائب کے محرم ہونے کے بعد اس کا مُذَرِّعُ بِرِطَفٍ ہو جائے تو نائب
عنه پر واجب ہے کہ خود حج بجالائے اور نائب پر عمل حج مکمل کرنا واجب
نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۵۔ اگر کوئی خود حج بجالانے پر قادر نہ ہو اور نائب بنانے
کا تمکن بھی نہ ہو تو اس سے وجوب حج ساقط ہو جائے گا۔ ہاں اگر حج اُس
پر مستقر ہو تو اُس کے مرنے کے بعد حج بطور قضاء واجب ہے اور اگر مستقر
نہ ہو تو واجب نہیں ہے چنانچہ نائب بھیجنے پر تمکن تھا اور نائب نہ بھیجا ہوا
وقت ہو جائے تو اس کی طرف سے بطور قضاء بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۶۔ اگر کسی پر استیانت واجب ہو اور نائب نہ بنائے
اور کوئی دوسرا شخص تبرئاً اُس کی طرف سے حج بجالائے تو کافی نہیں ہے
بلکہ نائب بھیجنا اس پر واجب ہوگا۔

مسئلہ ۶۷۔ میقات سے نائب بنانا کافی ہے اپنے شہر سے
نائب بنانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۸۔ اگر حج کسی کے فتنہ مستقر ہو اور احرام کے بعد
حدودِ حرم میں فوت ہو جائے تو یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔ چاہے اُس
کا حج تثنیٰ ہو یا حج قرآن و افراد ہو۔ اگر وہ اثناءِ عمرت میں فوت ہو جائے

ترجیح کافی ہے اور اس کی قضاء واجب نہیں اور اگر اس سے پہلے فوت ہو جائے تو قضا واجب ہے اگرچہ احرام کے بعد اور دخولِ حرم سے قبل ہو یا بعد از دخولِ حرم اور بدوِ احرام ہو اور ظاہراً یہ حکم حجۃ الاسلام کے ساتھ مختص ہے لہذا نذر والی حج یا بلا قضا حج کی بنا پر واجب ہو تو دریں صورت مر جائے تو مذکورہ حکم جاری نہ ہوگا۔ بلکہ عمرہ مفردہ میں بھی یہ حکم جاری نہیں ہوگا یعنی ان میں سے کسی کے کافی ہونے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ پس جو شخص سالِ استطاعت میں احرام کے بعد بدوِ حرم میں مر جائے تو اس کا حج حجۃ الاسلام سے کفایت کرے گا۔ ہاں اگر حرم میں داخل ہونے سے قبل مر جائے تو ظاہراً اس کی طرف سے قضا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۹۔ جب کافر مستطیع اسلام قبول کرے تو اس پر حج واجب ہے۔ ہاں اگر استطاعت زائل ہونے کے بعد مسلمان ہو تو حج واجب نہیں ہے۔
مسئلہ ۷۰۔ مُرد پر حج واجب ہے لیکن ارتداد کی حالت میں حج صحیح نہیں ہوگا ہاں اگر توبہ کرے تو اس کا حج صحیح ہوگا اگرچہ بنا براتوی اس کا ارتداد فطری ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۷۱۔ اگر کوئی مبنی المذہب حج بجا لائے اور پھر شیعہ ہو جائے تو دوبارہ اس پر حج واجب نہیں ہے جب کہ اپنے مذہب کے مطابق وہ حج صحیح بجا لایا تھا۔ اگرچہ مذہبِ تشیع میں صحیح نہ ہو۔

مسئلہ ۲۷: جب کسی پرچ واجب ہو اور عداۓ بھلائی اور استقامت بھی زائل ہو جائے۔ تو جیسے بھی پرچ بجالانا اس پر واجب ہے ولو بذریعہ گداگن ہو یا جب کہ حدِ عمر و حرج کم نہ پہنچے اور اگر فوت ہو جائے تو اس کے ترکہ سے قضاء واجب ہے اور تبرکائی بھلائی تو بھی کافی ہے۔

وصیتِ حج

مسئلہ ۲۸: اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو اس پر واجب ہے کہ وصیت کرے کہ میری طرف سے حج بجالایا جائے اور مرنے کے بعد اس کے اصل ترکہ سے مصارفِ حج دیئے جائیں گے اگرچہ وصیت نہ بھی کی ہو نیز اس کے اصل ترکہ سے مصارف لئے جائیں گے جب کہ وصیت میں ٹکٹ ترکہ سے مقتدہ کرے۔ ہاں اگر وصیت میں ٹکٹ ترکہ سے مقتدہ کرے اور ٹکٹ مالِ مصارفِ حج کے لئے کافی ہو تو ٹکٹ مال ہی سے حج کرایا جائے گا اور باقی تمام وصیت کردہ اشیاء سے حج مقدم ہو گا اور ٹکٹ مال کافی نہ ہو تو واجب ہے کہ اصل ترکہ سے کمی کی تکمیل کی جائے۔

مسئلہ ۴۴:- اگر کوئی مر جائے اور حجۃ الاسلام اُس کے ذمہ میں ہو اور کسی شخص کے پاس اس کی امانت ہو اور وہ شخص احتمال دے کہ اگر امانت اُس کے ورثہ کو دی جائے تو وہ مرنے والے کا حج نہیں کرائیں گے تو اس شخص پر واجب ہے کہ خود اس کی طرف سے حج بجالائے اور امانت کو مصارف حج میں صرف کرے۔ اگر کوئی چیز بچ جائے تو طہان کو واپس کرے نیز فرق نہیں ہے کہ صاحب امانت خود اس کا حج بجالائے یا کسی دوسرے آدمی کو اجیر بنا کر اس کا حج کرائے۔ نیز امانت کے حکم میں ہے اگر مرنے والے کا مال عاریثہ یا اجارہ یا غصب و طلب وغیرہ کسی کے پاس ہو

مسئلہ ۴۵:- اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو اور مقررہ بھی ہو بلکہ خمس و زکوٰۃ اُس کے ذمہ میں ہو اور اُس کا ترکہ ان تمام اشیاء کے لئے کافی نہ ہو اور حسن مال سے خمس و زکوٰۃ کا تعلق ہو وہ موجود ہو تو خمس و زکوٰۃ ادا کیا جائے اور اگر خمس و زکوٰۃ اس کے ذمہ میں ہو تو حج مقدم ہوگا جیسے کہ دیگر قرع سے بھی حج مقدم ہوگا۔

مسئلہ ۴۶:- اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو درجہ جب تک حج کے مصارف جُدا نہ کر لیں۔ اس کے ترکہ میں تصرف نہیں کر سکتے۔ چاہے حج کا خرچہ ترکہ کے برابر ہو یا کمتر ہو بناء بر اعتیاد ہاں اگر ترکہ بہت زیادہ ہو اور درجہ حج کرانے کے مقررہ ہوں کہ ہم حج ضرور کرائیں گے تو اس

مذرت میں تصرف در مال کر سکتے ہیں اور یہی حکم ہے جب کہ مرنے والے پر قرضہ ہو۔

مسئلہ ۸۷: اگر مرنے والے کے ذمہ حج تھا اور اس کا ترک مصافحہ حج کے لئے کافی نہ ہو تو اگر خس و ذکوة لا مقروض تھا تو واجب ہے کہ ترک خس و ذکوة میں خرچ کیا جائے۔ اور اگر مقروض نہ تھا تو ترک و رد کر لے گا اور رد پر واجب نہیں ہے کہ مصارف حج کی کمی کی اپنے مال سے تکمیل کرے۔

مسئلہ ۸۸: اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو اس کے لئے اپنے شہر سے نائب بنا کر بھیجا واجب نہیں ہے بلکہ مکہ معظمہ سے جو میقات زیادہ نزدیک ہو وہاں سے اس کے لئے نائب بنا لینا کافی ہے۔ ہاں بنا بر اعط و ادلی اگر مالیت میں گنجائش ہو تو شہر ہی سے نائب بھیجا جائے ہاں اگر اجرت شہری میقات سے زیادہ ہو تو رد و صفار پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۹: اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو اسی سال نائب بھیجا واجب ہے اور اگر اسی سال میقات سے نائب بنا ناممکن نہ ہو تو لازم ہے کہ شہر سے نائب بھیجا جائے اور نائب کا جو اصل ترکے لیا جائے گا اگرچہ معلوم ہو کہ آئندہ سال میقات سے نائب بنا ناممکن ہوگا

مسئلہ نمبر ۱۰۔ اگر مرنے والے کے ذمہ مجموعی الاسلام ہو اور نائب معمول سے زیادہ مصنف بہری ملتا ممکن ہو تو زیادہ رقم دے کر نائب بنانا واجب ہے اور خرچہ اصل ترکہ سے لیا جائے گا اور بڑے صرفہ جوں دوسرے سال تک ورثہ کے لئے تاخیر وائر نہیں ہے۔ اگرچہ ورثہ میں نابالغ بچے بھی شامل ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۱۔ اگر مرنے والے کے کچھ ورثہ اقرار کریں کہ حجۃ الاسلام متوفی انکے ذمہ تھا اور دوسرے ورثہ منکر ہوں تو اقرار کرنے والوں کے ذمہ اپنے حصہ سے زائد رقم واجب نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے حصے والی ترکہ یا کسی معتبر کی مدد سے مصارف حج کافی ہو جائیں تو نائب بنانا واجب ہے اور اگر کسی وجہ سے بھی حج کا خرچہ کفایت نہ کرے تو نائب بنانا واجب نہیں ہے اور اقرار کرنے والوں پر تکمیل خرچہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲۔ اگر مرنے والے کے لئے کوئی شخص تبرعاً حج بجالائے تو ورثہ پر واجب نہیں ہے کہ اس کے لئے نائب بنائیں بلکہ مقدار معرفت حج بھی ورثہ پر تقسیم ہوگا۔ ہاں اگر مرنے والا ٹمٹ ترکہ سے حج کرانے کی دست کرے اور کوئی تبرعاً اس کی طرف سے حج بجالائے تو اس صورت میں ٹمٹ مال حج کے لئے کافی تھا۔ وہ ورثہ پر تقسیم نہیں ہوگا۔ بلکہ کار خیر میں بطور صدقہ خرچ کیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۱۔ اگر حرفہ والا اپنے شہر سے نائب بنانے کی وصیت کرے تو ایسا کرنا واجب ہے۔ بل اگر میتاتی اجرت سے شہری خرچہ زائد ہر تر ثمت ترکہ سے لیا جائے گا۔ چنانچہ قطع حج بہالانے کی وصیت کرے اور کچھ معین نہ کرے تو میتات سے نائب بنانا کافی ہے مگر شہر سے نائب بنانے پر کوئی قرینہ دلالت کرے۔ مثلاً اتنی مقدار مال حج کے لئے معین کرے جو حج ہدی کے لئے کافی ہو۔

مسئلہ ۸۲۔ اگر مرنے والا حج ہدی کی وصیت کرے لیکن وہی یا وارث کسی کو میتات سے اس کا نائب بنائے جب کہ مال میت سے نائب کو خرچہ دیا جائے تو اجارہ باطل ہوگا لیکن میت کی نیت سے نائب کے حج بہالانے سے میت کا ذبح ہری ہو جائے گا۔

مسئلہ ۸۳۔ اگر کوئی مال کو چاہی مرتے وقت یہ وصیت کرے کہ میرے حج ہدی کے لئے جو ہو کرے نائب بھیجا جائے تو ایسی وصیت پُرل کرنا واجب ہے لیکن اس صورت میں حج میتاتی سے زائد خرچہ نائب کو میت کے وقف مال سے دیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۴۔ اگر کوئی وصیت کر جائے کہ میری حجۃ الاسلام کے لئے نائب بھیجا جائے اور اجرت بھی معین کرے تو اس کی وصیت پُر عملی کرنا واجب ہے اور خرچہ اصل مال میت سے لیا جائے گا جبکہ تفتی شدہ رقم اجرت اشل

سے زائد نہ ہو اور اگر فائدہ ہو تو زیادتی اس کے ٹکٹ مال سے لی جائے گی۔
مسئلہ ۸۷: اگر کوئی حج کے لئے مالی معین کی وصیت کر جائے اور
وصی کو علم ہو کہ اُس مال میں غص و زکوٰۃ تعلق رکھتے ہیں۔ تو پہلے اس مال سے
غص و زکوٰۃ دیا جائے گا اور باقی حج پر خرچ کیا جائے گا۔ چنانچہ باقی ماندہ مال
حج کے لئے کافی نہ ہو تو لازم ہے کہ اُس کے اصل ترکہ سے خرچہ حج پورا کیا جائیگا
جب کہ میت کا حج حجتہ الاسلام ہو اور اگر حجتہ الاسلام نہ ہو تو باقی ماندہ مال دیگر
کارِ خیر میں خرچ کیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۸: اگر میت کی وصیت یا غیر وصیت یعنی کسی وجہ سے
حج کے لئے نائب بنانا واجب ہو اور جس پر نائب بنانا لازم تھا۔ وہ تباہی
کرے اور معین شدہ مال تلف ہو جائے تو وہ ضامن ہوگا۔ اور مسئول پر واجب
ہے کہ اپنے ہی مال سے نائب بنا کر میت کی حج کے لئے بیجے۔

مسئلہ ۸۹: جب کہ میت کے فتمہ ثبوت اور استقرار حج معلوم
ہو لیکن اُس کا حج بھلا نا بلکہ حج ہو تو میت کی طرف سے حج بجالانا واجب
ہے اور خرچہ اس کے اصل ترکہ سے لیا جائے گا۔

مسئلہ ۹۰: فقط نائب بنانے سے میت بری اللہ نہیں ہوگا
پس اگر معلوم ہو جائے کہ نائب از حیث مُعذر یا بغیر مُعذر نہیں بجالایا
تو واجب ہے کہ دوبارہ نائب بنایا جائے اور خرچہ میت کے اصل

ترک نہ سے لیا جائے گا اور اگر پہلی اُحرت بھی مال میت سے لی گئی ہو تو اگر ممکن ہو تو پہلے نائب سے اُحرت واپس لینا لازم ہے۔

مسئلہ ۹۱: اگر کچھ کے لئے کئی اجیر خواہش مند ہوں تو جو کچھ اُحرت لینے پر آمادہ ہو تو اُسے نائب بنایا جائے۔ بنا دیا تو حرج کہ اُحرت خود مال میت سے لی جائے اگرچہ مال میت کے مناسب از حیثیت فضیلت و شرف نائب بنایا جائے بنا دیا تو غلط ہے اس صورت میں بیشعرب بھی دیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۹۲: اجیر بلری یا میقاتی یا تھلیہ یا اجتہاد و ارث کے تابع ہے نہ کہ خود میت چنانچہ معتز میت و حرج حج بدی تو بیشعرب و ارث جواز حج میقاتی تو وارث پر واجب نہیں بلکہ بد میت سے نائب بنا کر حج کرانے بلکہ حج میقاتی کو بھی حرج ہے۔

مسئلہ ۹۳: اگر میت کے زیر حجت الاسلام ہو تو کچھ ترکہ چھوڑ کر نہ ہوئے تو وارث پر واجب نہیں ہے کہ اس کا حج کرانے بلکہ مستحب ضرور ہے۔

مسئلہ ۹۴: اگر میت حج کی وصیت کر جائے اور معلوم ہو جائے کہ اس کا حج حجت الاسلام بحکم لازم ہے کہ اُس کے اہل ترکہ سے حج کرانے ہوتے مگر خود میت نہیں کر جائے کہ مصرف حج میرے ثلث

ترک کرے لیا جائے۔ تو ثلث ترکہ سے ہی لینا یا جب سے ہو اگر معلوم ہو جائے کہ وصیت کا حج حجۃ الاسلام نہیں ہے یا فکک ہو تو مصارف اس کے ثلث ترکہ سے لئے جائیں گے۔

مسئلہ ۹۵۔ اگر کسی خاص آدمی کی وصیت کر جائے کہ غلام کو میرے حج کا نائب بنایا جائے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا لازم ہے۔ پس اگر وہ شخص کمتر مبلغ پر راضی نہ ہو اور بیشتر از مقدار متعارف مبلغ پر راضی ہو تو مقدار زیادہی وصیت کے ثلث ترکہ سے لی جائے گی اور اگر ممکن نہ ہو تو کسی اور کو مقدار متعارف دے کر اجیر بنایا جائے۔

مسئلہ ۹۶۔ اگر حج کی وصیت کر جائے اور اجرت بھی تعین کرے تبیں چونکہ اجرت مقدار متعارف سے کمتر ہو کہ کوئی بھی لینے کی رغبت نہ رکھتا ہو اس صورت میں اگر اس کا حج حجۃ الاسلام ہو تو لازم ہے کہ باقی خرچہ اس ترکہ سے لیکر نائب بنایا جائے اور اگر حجۃ الاسلام نہ ہو تو وصیت باطل ہے لہذا وصیت کی تعین شدہ رقم دیگر کار خیر میں خرچ کی جائے گی۔

مسئلہ ۹۷۔ اگر کوئی اپنا مکان فروخت کر دے اور مشتری کے ساتھ شرط کرے کہ مکان کی قیمت تیرے پاس رہے کہ چیزے مرنے کے بعد اس مبلغ سے خیرات بجالا دے تو اس کے مرنے کے بعد وہ مبلغ اسی کے ترکہ میں شامل ہو گا اب دیکھا جائے گا کہ اگر اس کا حج حجۃ الاسلام ہو تو شرط

ذکرہ پر عمل کرنا لازم ہے یعنی قیمت مکان کچھ پر خرچ کیا جائے گا جب کہ مکان کی قیمت بیشتر از مقدار مضارفت نہ ہو اور اگر مقدار مضارفت سے زائد ہو تو مقدار مضارفت اصل ترکہ اور از او نمٹ ترکہ سے لیا جائے گا اور اگر کچھ جو باقی نہ ہو تو پھر بھی شرط لازم ہے: اور ج کے تمام مضارفت نمٹ ترکہ سے لئے جائیں گے چنانچہ اگر نمٹ ترکہ مضارفت ج سے کم ہو تو شرط مذکور زائد نمٹ پر لازم نہیں ہے۔

مسئلہ دوم: اگر کوئی اپنے مکان کی کسی سے مصالحت کرے بشرط آنکہ اس کے مرنے کے بعد اس کا ج بھالائے تو ایسی شرط صحیح اور لازم ہے اور وہ مکان شرط کرنے والے کی ملکیت سے خارج ہو جائے گا اور اس کے ترکہ میں حلیت نہیں ہوگا اگرچہ میت کا ج مستحبی بھی کیوں نہ ہو اور حکم وصیت اس مکان کو شامل نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح ہے کہ اگر صاحب مکان کسی کو تملیک کرے بشرطیکہ آنکہ اس کے مرنے کے بعد اس سے فروخت کر سکے اس کی قیمت سے اس کا ج بھالائے تو ایسا صحیح اور لازم ہوگا اگرچہ ج مستحبی ہو اور اس مکان میں ورثہ لاکر کئی حق نہیں ہے اور اگر قبول کرنے والا اس شرط کے خلاف کرے تو ورثہ اس معاملہ کو توڑ نہیں سکتے اور وہ ہی خیار جو کہ حق میت ہے ماقدر کر سکتے ہیں اور اس کا حق ماکم شرع کی طرف منتقل ہو جائے گا اور رفع کرنے کے بعد

مکان کی قیمت مشروط چیز پر خرچ کی جائے گی اور اگر مصارف حج سے کوئی چیز بچ جائے تو دیگر غیرات و مُتبرات پر صرف ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۹۔ اگر کسی کا وصی مر جائے اور معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے مرنے سے پہلے موصی کی حج کے لئے نائب بنایا تھا یا نہیں اور موصی کا حج بھی حجت الاسلام ہو تو واجب ہے کہ موصی کے اصل ترکہ سے نائب بھیجا جائے گا اور اگر حجت الاسلام نہ ہو تو اس کے ثلث ترکہ سے اچھیر کر دیا جائے گا اور جو مال حج کے لئے وصی نے قبض کیا تھا وہ اگر موجود ہو تو واپس لیا جائے گا۔ چنانچہ اگر احتمال ہو کہ موصی نے اپنے مال سے اس کا نائب بنایا ہو اور بعد میں موصی کے مال سے اپنے لئے اٹھالیا ہو اگرچہ وہ مال موجود نہ ہو تو اس صورت میں وصی کی ضمانت نہیں کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ مال بغیر تفریط کے تلف ہو گیا ہو۔

مسئلہ ۲۰۰۔ اگر موصی کا تعیین کردہ مال وصی کے پاس بغیر تفریط و تلف ہو جائے تو وصی ضامن نہیں ہے اور واجب ہے کہ موصی کے باقی ترکہ سے نائب بنایا جائے گا جب کہ وصیت شدہ حج حجت الاسلام ہو اور اگر حجت الاسلام نہ ہو تو موصی کے ثلث ترکہ سے نائب بنایا جائے گا چنانچہ اگر باقی مال وراثہ میں تقسیم ہو چکا ہو تو ہر وارث سے نسبتہ واپس لیا جائے گا اور اسی طرح ہے کہ اگر کسی کو نائب بنایا گیا ہو اور وہ حج بجا لگا

تھے قبل مر جائے اور کوئی ترک نہ کرے تاہم یا رکنا ہو لیکن ترک واپس لینا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں مثل مسئلہ گذشتہ میت کے ترکہ سے یا نصف مال سے لیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۱: اگر نائب خزانے سے قبل وصی کے ہاتھ سے مال تلف ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ جان بوجھ کر تلف کیا ہے یا نہ تو اس صورت میں وصی قصہ عدالت لیا جائے نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲: اگر کوئی وصیت کیے کہ غلام یا عتق لال حجۃ الاسلام کے علاوہ کسی حج میں خرچ کیا جائے اور احتمال کیا جائے کہ معین شدہ مقدار نصف ترکہ سے بیشتر ہے تو سب کا خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

احکام نیابت

مسئلہ ۱۳: نائب میں چند چیزیں معتبر ہیں۔

(۱) طرز یعنی نائب کو باطل ہونا چاہیے پس بچہ نابالغ کسی کی حج میں نائب نہیں بن سکتا۔ اگرچہ بچہ عزیز ہو البتہ حج سے مراد حجۃ الاسلام و دیگر قسم حج واجب کی بچہ یا بے نفیس کر سکتا۔ اہل بعید نہیں ہے کہ بچہ حج منجی میں اپنے دل کی اجازت سے نائب بنے تو صحیح ہے۔

۲۳، عقل یعنی نائب عاقل ہر پس کوئی دیوانہ کسی کو نائب بن جائے تو درست نہیں ہے۔ خواہ ہمیشہ سے دیوانہ ہو یا کبھی کبھی دیوانہ ہو یا تاجر اور نیابت دیوانگی کی حالت میں ہو۔ ہاں سفید بننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سفید وہ ہے جسے اپنے نفع و نقصان کا پتہ نہ ہو۔

۲۴۔ ایمان یعنی نائب حج ایسا شخص بنایا جائے جو خدا و پیغمبر و بارگاہ امام پر عقیدہ و ایمان رکھتا ہو پس غیر مومن نائب نہیں بن سکتا اگرچہ اس کا عمل طبق مذہب شیعہ ہو۔

(۴۴) جس سال کسی کو نائب بنایا جائے اس سال اس کے ذمہ کوئی حج واجب نہ ہو کہ جس کا وجوب مستحضر و حتمی ہو اور اگر نائب وجوب حج سابق سے جاہل ہو یعنی نہ جانتا ہو کہ اس کے ذمہ پہلے سے حج واجب تھا۔ لیکن اب غافل و بھول گیا ہو تو اس صورت میں نائب بن سکتا ہے اور یہ صحت اجازہ کے لئے شرط ہے۔ نیابت والی حج کی صحت عند شرط نہیں ہے پس اگر کسی پر اپنا حج واجب ہو اور دوسرے کی نیابت بھی حج بجا لائے تو منسوب عند بری الذمہ ہو جائے گا۔ لیکن نائب نے جو اُجرت وصول کی ہو اس کا مالک نہیں ہوگا بلکہ اُجرت المثل لاستحقاق ہوگا یعنی بیخ متعارف مسئلہ یہ کہ اگر منسوب عند بری الذمہ ہوگا جب یقین حاصل ہو جائے کہ نائب بطور صحیح اعمال حج بجالایا ہو اور نائب کے لئے

مرد بھی ہے کہ اعمال و اہتمام حج خوب جانا ہو۔ اگرچہ کسی دوسرے آدمی کے ارشاد و رہنمائی سے عمل حج بجالائے نیز نائب ضرور ترقی و ایقان ہو اگرچہ عادل نہ ہو۔

مسئلہ ۱۰۸ غلام زندہ خرید کسی انفراد شخص کا نائب بن سکتا ہے اگر وہ مولیٰ سے اذن رکھتا ہو۔

مسئلہ ۱۰۹ بچہ نابالغ مخیر دیوانہ کا نائب شخص بالغ و عاقل بن سکتا ہے بلکہ اگر حالت افاق میں دیوانہ کے ذمہ حج واجب ہو اور حالت دیوانگی میں نہ رہے تو لازم و واجب ہے کہ دیوانہ کی طرف سے نائب بنایا جائے تاکہ وہ اس کا حج بجالا سکے۔

مسئلہ ۱۱۰ نائب اور منسوب غلام ہنس ہونا لازم نہیں ہے یعنی مرد جو عورت کا منسوب ہو اس کی نائب بننے کو صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۱ مرد و عورت کو مرد و عورت کا نائب بننا کوئی حرج نہیں ہے۔ مرد و عورت جو ابھی حج پر نہ گیا ہو چاہے نائب یا منسوب مرد ہو یا عورت ال منسوبہ کو نائب بنانا مکروہ ہے بالخصوص جب کہ نائب عورت اور منسوبہ عورت ہر ایک ایک مرد میں کرنا صحیح نہیں ہے یعنی منسوب عورت اور عورت ہو اور عورت اور عورت ہو بجا آسکتا ہے تو ایسی صورت اختیار لازم ہے کہ نائب عورت و مرد ہو۔

مسئلہ ۹۱۔ منوب عنہ کا مسلمان ہونا ضروری ہے اور کافر کی نیابت صحیح نہیں ہے۔ پس اگر کافر حالت استقامت میں مرنے والے اور وارث مسلمان ہو تو واجب نہیں ہے کہ کافر کے لئے نائب بنایا جائے اور ناموسی یعنی جو شخص اہل بیت ہو مثل کافر ہے۔ صرف فرتی اتنا ہے کہ اگر ناموسی کا مومن بیٹا باپ کا نائب بن کر حج بکالائے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۹۲۔ زعمہ شخص کا حج مستحبی یا بٹا بکالایا جاسکتا ہے اگرچہ مفت دیجانی ہو یا باجوارہ ہی حکم حج واجب میں ہے اگر منوب عنہ خود عمل حج انجام دے سکے اس کے علاوہ زندہ کی نیابت جائز نہیں ہے۔ ہاں مرہ کی نیابت ہر حالت میں جائز ہے خواہ تہرماً و جہلاً ہو۔ خواہ باجوارہ ہو و نیز حج واجب ہو یا مستحب۔

مسئلہ ۹۳۔ منوب عنہ معین و شخص ہو تو تب اس کی نیابت صحیح ہے اور قصد نیابت لازم ہے۔ ہاں منوب عنہ کا نام زبان پر جاری کرنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۴۔ کسی کا حج یا بیتی تہرماً و باجوارہ و جہلاً اور کسی عقد کے ضمن میں حج کی شرط لگانے سے صحیح ہے یعنی مذکورہ تمام صورتوں میں یا با حج بکالایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۹۵۔ جو شخص بعض اعمال حج بکالائے میں

یا اعلیٰ کمال اعلیٰ انجم نزد سے ملتا ہر وہ کسی کا نائب نہیں بن سکتا
 بلکہ اگر مستند شخص کی کلاچ بنا یا متروک بجا بنے تو اُس کے عمل کا
 پر اکتفا کرنا مثل ہے ان کی کسی ایک حکام بنا جو عزم پر حرام ہو اور
 نائب ترک کرنے میں معتقد ہو مثلاً زیر سایہ بیٹھنے میں معتقد ہو تو ایسے
 شخص کو نائب بنا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ دیکھا کہ اگر نائب عزم ہوئے سے پہلے مر جائے تو
 منسوب خبری الذمہ نہیں رہا بلکہ واجب ہے کہ دوبارہ اُس کے لئے
 نائب بنایا جائے اور اگر حرام یا نہ جانے کے بعد مر جائے تو منسوب خبری
 کا حرج مطلق ہو جائے گا مگر جو نادر یا ظہر و خول حرم سے پہلے مر جائے اور
 فرق نہیں ہے کچھ اُس کا مجتہد اسلام ہو یا کوئی دیگر اہل فرق نہیں ہے کہ
 نیابت اُجرت سے ہو یا تبرعا

مسئلہ دیکھا کہ اگر نائب عزم ہوئے کے بعد مر جائے تو تمام اُجرت
 لاسحق رہا جب کہ نیت کو خبری الذمہ کرنے کے لئے اجیر بنا ہواں اگر
 اہل بجا نہ کہے لے لے اجیر بنا ہو تو جتنے اہل بجا نہ کہے لے لے نیت
 اُجرت لینے لاسحق ہوگا اور اگر حرام سے پہلے مر جائے تو کمی چیر لاسحق
 نہیں ہوگا۔ ان اگر مقتات اہل بجا رہیں و انہی میں تو جتنی مقتاد
 مقتات کو انجم رہے لے لے اُجرت لاسحق ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۶۔ اگر کوئی حج بلدی کا نائب بنے اور کہہ جائے کہ راستہ معین نہ کیا جائے تو نائب کو اختیار ہے کہ جو صراط چاہے وہاں ہو اور اگر راستہ معین کیا جائے تو اُس راستہ سے حلال جائز نہیں ہے پس اگر نائب کسی دیگر راستہ سے جا کر اعمال حج بجالائے تو اس صحت میں اگر معین راستہ ایادہ میں شرط ہو تو یکہ جزء ہو تو نائب تمام اجرت کا مستحق ہوگا۔ ہاں متاجر کو خیار فرج حاصل ہے پس اگر متاجر فرج کرے تو اخیر اُجرت کا مستحق ہوگا اور اگر معینی شدہ راستہ عقد ایادہ کی جڑ ہو تو اس صحت میں بھی متاجر فرج کر سکتا ہے اور اگر فرج نہ کرے تو نائب اجرت مقررہ سے جتنی مقدار عمل کیا ہوے سکتا ہے اور مقدار غایت مقررہ کی۔

مسئلہ ۱۶۷۔ اگر کوئی سال معین میں کسی کا حج بجا دے کہ یہ مباشرت نائب بنے تو اُسی سال میں دوسرے شخص کا نائب نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر دو سال کے لئے دو نفر کا اجیر بنے تو صحیح ہے یا ایک حج مباشرت معین نہ ہو یا دونوں میں مباشرت معین نہ ہو تو دونوں اجارے صحیح ہیں۔

مسئلہ ۱۶۸۔ جو شخص سال معین میں کسی کا حج بجا دے وہ نائب بنے تو نائب سال معین سے حج کو مقدم دلوغ نہیں کر سکتا لیکن اگر حج کو اُس سال سے مقدم دلوغ بجالائے تو نائب غنہ بری الزم ہو جائے گا۔ اور نائب اجرت کا مستحق نہ ہوگا جبکہ متاجر کی بغیر ریاضیت کے مقدم ہو جائے۔

مسئلہ ۱۱۹۔ اگر نائب دشمن کے روکنے یا بیماری کی وجہ سے اعمال حج و عمرہ کے تو اس کا حکم ایسا ہے جیسے خود انسان اپنا حج بجا لے لے جائے اور دشمن یا بیماری کی وجہ سے رگ جائے اور اس کا بیان آنے والا ہے۔ ان اگر بارہ حج اُس سال کے لئے مقید تھا تو بارہم ہر جائے گا اور اگر اسی سال سے مقید نہ ہو تو حج اسی سال کے قدر بجا جائے۔ جب تک دوبارہ نہ بھاوئے۔

مسئلہ ۱۲۰۔ اگر نائب کوئی ایسا فعل انجام دے جو موجب کفارہ ہو مثلاً حالت احرام میں سایہ میں سفر کرے یا شیشہ میں نگاہ کرے تو وہ کفارہ پائے مال سے ادا کرے گا چاہے یا بت اُجرت لے کر بجا دے یا تبرعاً دے یا نہ ہو۔

مسئلہ ۱۲۱۔ اگر کوئی کسی شخص سے حج اُجرت پر حج کئے ہیں بنائے اور وہ اُجرت سے حج کے لئے کوئی نہ ہو تو حج پر کئی کو پورا کرنا واجب نہیں ہے۔

جیسے کہ اگر اُجرت معارف

کے کچھ زائد ہو تو صحیح زائد و کم کو دینی نہیں ہے سکتا۔

مسئلہ ۱۲۲۔ اگر کسی کو حج واجب یا سب کے لئے نائب بنایا جائے اور جب سفر الحرام سے قبل حجاج کرنے سے حج کو ناسد

کر دے یعنی احرام حج تمتع باندھنے کے بعد کہ معتقلہ میں یا عرفات میں اپنی زوجہ سے ہم بستری کرے تو واجب ہے کہ تمام اعمال حج بجالائے اور یہ حج منوب عندہ کی طہرت سے کافی ہے اور نائب پر واجب ہے کہ سال آئندہ حج بجالائے اور ایک اونٹ کفارہ کے میں دے دے ظاہراً اُجرت لینے کا مستحق ہوگا اگرچہ آئندہ سال بوجہ عندہ یا بغیر عند حج نہ بجالائے اور یہی حکم متبرع کے لئے بھی جاری ہوگا لیکن متبرع استحقاق اُجرت نہیں دیکھتا۔

مسئلہ ۱۲۳۔ اگرچہ نائب بواسطہ عقد اُجرت کا مالک بن جاتا ہے لیکن اُجرت اُسے ادا کرنا واجب نہیں ہے مگر عمل حج ختم کرنے کے بعد ادا کرے گا جبکہ اُجرت جلدی لینے کی شرط نہ کی جائے و اگر اُجرت عمل حج سے قبل لینے کی شرط لگائی جائے تو قبل از عمل اُجرت لے سکتا ہے البتہ ظاہر یہ ہے کہ نائب انجام عمل حج سے پہلے اُجرت کا مطالبہ کر سکتا ہے کیوں کہ غالباً نائب جب تک اُجرت وصول نہ کر سکا کہ اسے سفر نہیں کر سکا اور نہ ہی اعمال بجالا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۲۴۔ اگر کسی شخص کو نائب بنایا جائے تو وہ متابع کے اذن کے بغیر کسی دوسرے کو نائب نہیں بنا سکتا۔

مسئلہ ۱۲۵۔ اگر کسی کو حج تمتع کے لئے نائب بنایا جائے اور حج کا وقت وسیع ہو لیکن اتفاقاً وقت تنگ ہو جائے اور نائب عمرہ

تحتیج کے افراد سے تبدیل کر کے حج افراد بجالائے۔ اور بعد میں عمرہ وغیرہ انجام دے کر منسوب عمرہ برمی الذمہ ہو جائے گا لیکن چونکہ وہ پہلی عمرہ و حج تمتع انجام دینے کا اجارہ ہوا تھا۔ نا سب اُجرت لینے کا حق نہیں رکھتے۔ ہاں اگر منسوب عمرہ کو برمی الذمہ کرنے پر عقد اجارہ ہوا ہو تو نا سب اُجرت کا مستحق ہو گا چنانچہ مردہ یا زندہ شخص واجب حج اس کے ذمہ میں ہو اور بجالائے سے عاجز ہو اور کوئی اس کی نیابت میں کسی طریقہ سے حج بجالائے تو وہ عاجز شخص برمی الذمہ ہو جائے گا اور نا سب اُجرت کا مستحق ہو گا۔ ہاں اگر ایسی صورت ہو جس میں ایسا نہیں کئے گئے ہو اور اجیر مخالفت کرے اور کسی دیگر طریقہ سے حج بجالائے تو نا سب اُجرت کا مستحق نہیں ہو گا مثلاً کہا جائے کہ حج تمتع بجالائے اور وہ حج افراد بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۶۔ اگر حج سبھی ہو تو نا سب چند آدمیوں کی نیابت سے حج بجالا سکتا ہے ہاں واجب حج میں ایک نا سب کئی آدمیوں کی طرف سے حج نہیں بجالا سکتا بلکہ ایک شخص کی نیابت میں نا سب حج بجالائے گا مگر حج دوا زیادہ اشخاص پر بطور شرکت واجب ہو مثلاً کئی آدمی نذر کریں کہ اگر فلاں کام ہو گیا تو ہم بطور شرکت کسی کو حج کا نا سب بنائیں گے تو ایسی صورت میں وہ سب مل کر ایک شخص کو نا سب بنا سکتے ہیں کہ نا سب ان کی طرف سے حج بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۷۔ اگر حج مستحبی ہو تو ایک سال میں کئی آدمی نائب بن کر ایک شخص کا حج بجالا سکتے ہیں منوب عنہ چاہے مردہ ہو یا زندہ نائبین تبرعاً حج بجالائیں یا بطور اجارہ اور اگر کسی پر مختلف متعدد حج واجب ہوں تو اس میں بھی ایک سال میں کئی نائب علیحدہ علیحدہ حج بجالا سکتے ہیں مثلاً کسی پر بواستہ نذر دو حج واجب ہوں جیسے کہ دوسرے نذر کی ہو یا ایک حجۃ الاسلام اور دوسری از جہت نذر ہو تو آپس صورت میں دو نائب بنائے جاسکتے ہیں اور اسی طرح دو نائب بن سکتے ہیں کہ ایک نائب حج واجب بجالائے اور دوسرا حج مستحبی انجام دے گا بلکہ بعید نہیں ہے کہ ایک شخص کے ایک حج واجب کے دو نائب بنائے جائز ہیں مثلاً حجۃ الاسلام کے لئے از باب احتیاط دو نائب بنائے جائیں جب کہ احتمال جائے کہ اُن میں سے ایک کا حج ناقص ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۸۔ طواف فی نفسہ عمل مستحب ہے تو مردہ اور زندہ کی طرف سے طواف میں نیابت جائز ہے۔ فرق نہیں ہے کہ منوب عنہ نائب ہو کہ سے یا کہ میں موجود ہو لیکن طواف نہ بجالا سکتا ہو۔

مسئلہ ۱۲۹۔ نائب جب اعمال حج نیابت سے فارغ ہو جائے تو جائز ہے کہ اپنی طرف سے ایک عمرہ مفردہ بجالائے یا کسی اور کی طرف سے بھی آجما کہ اپنے کسی دوسرے کے لئے طواف بجالائے۔

کوئی حرج نہیں ہے

حج مستحبی

مسئلہ ۱۳۰۔ اگر کوئی استطاعت نہ رکھتا ہو یا حجتہ الاسلام بجا لا چکا ہو تو صورت امکان میں حج بجالانا مستحب ہے۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو ہر سال حج بجالانا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۱۔ کتبہ سے خارج ہوتے ہوئے دوبارہ لٹنے کی نیت کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۲۔ اگر کوئی مستطیع نہ ہو اور کوئی دوسرا شخص اُسے حج کے لئے بھیجے تو مستحب ہے۔ نیز اگر کوئی قرض ادا کر سکتا ہو تو مستحب ہے کہ قرض لے کر حج بجالائے اور حج میں زیادہ خرچ کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۳۔ اگر کوئی استطاعت نہ رکھتا ہو تو مستحب ہے کہ اُسے ذکوۃ دی جائے تاکہ وہ حج بجالائے۔

مسئلہ ۱۳۴۔ اگر عورت شوہر دار مستحبی حج بجالانا چاہے تو لازم ہے کہ شوہر سے اجازت لے کر جائے اور جو عورت عدۃً زوجی میں ہو اُس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ ہاں جو عورت اپنے شوہر سے طلاق بائن لے اور عدہ میں ہو یا عدۃً و نفات میں ہو تو اُسے حج کے لئے

اذن کی ضرورت نہیں ہے۔

اقسامِ عمرہ

مسئلہ ۱۳۵۔ عمرہ بھی حج کی مانند کبھی واجب و کبھی مستحب

ہوتا ہے اور عمرہ یا مفردہ ہے یا عمرہ تمتع۔

مسئلہ ۱۳۶۔ عمرہ بھی حج کی طرح مستطیع شخص پر واجب ہے

اور حج کی طرح عمرہ کا جب بھی ذریعہ ہے۔ پس اگر کوئی عمرہ کے لئے مستطیع ہو اگرچہ برائے حج مستطیع نہ ہو تو اس پر عمرہ بجالانا واجب ہے ہاں بنا بر

نظر جس کا وظیفہ حج تمتع ہو تو تنہا عمرہ واجب نہیں ہے پس اگر کوئی حج

کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور عمرہ کی استطاعت رکھتا ہو اور اس کا وظیفہ حج

تمتع ہے تو عمرہ بجالانا واجب نہیں ہے۔ بنا براین اگر نائب تمام اعمال

حج بجالائے تو اس پر عمرہ واجب نہیں ہے۔ اگرچہ عمرہ بجالانے کی استطاعت

رکھتا ہو لیکن عمرہ بجالانا احط ہے اں جو اپنا حج تمتع بجالائے تو اس پر عمرہ

مفردہ بجالانا واجب نہیں جرنالہ

مسئلہ ۱۳۷۔ مستحب ہے کہ عمرہ مفردہ کئی بار بجالایا جائے اسی سے

کہ سہراہ ایک عمرہ مفردہ بجالائے اور اخیر یہ ہے کہ دو عمرہ کہہ درمیان

آیت کا نہ صلہ ہو یعنی اگر پہلا عمرہ آخر ماہ میں بجالائے تو دوسرا عمرہ بھی دوسرے ماہ کے آخر میں ہو یا ہر دو عمرے ابتدا ہر ماہ میں پڑا اور ایک ماہ میں دو عمرے جائز نہیں ہیں جب کہ ہر انسان ہر دو عمرے اپنے لئے بجالائے اگرچہ دوسرا عمرہ رجاؤ بجالائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک عمرہ اپنے لئے بجالائے اور دوسرا عمرہ کسی دیگر کے لئے تو پھر ایک ماہ کا فاصلہ معتبر نہیں ہے۔ یا دونوں عمرے کسی غیر کے لئے ہوں یا ایک عمرہ تمتع اور دوسرا عمرہ مفردہ ہر تو بھی ایک ماہ کا فاصلہ معتبر نہیں ہے بلکہ ایک ہی ماہ میں دونوں کو بجالا سکتا ہے۔ ہاں عمرہ تمتع و حج تمتع کے درمیان عمرہ مفردہ بجالانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۔ بیسے استطاعت سے عمرہ مفردہ واجب ہے ایسے ہی خیر سے واجب ہو جاتا ہے یا قلم و عہد سے۔

مسئلہ ۱۳۹۔ اعمال کے لحاظ سے عمرہ مفردہ و عمرہ تمتع دونوں شریک ہیں۔ فقط چند امور کا فرق ہے۔

(۱) عمرہ مفردہ میں طواف نساہ واجب ہے اور عمرہ تمتع میں واجب نہیں ہے۔

(۲) عمرہ تمتع مرمح میں انجام دیا جائے گا یعنی ماہِ شوال و ذوالقعدہ و ذوالحجہ اور عمرہ مفردہ سالِ حج میں بجالایا جاسکتا ہے لیکن ماہِ وجیب میں افتنق ہے۔ اس کے بعد ماہِ رمضان میں۔

(۳) احرام عمرہ تمتع سے خارج ہونا فقط تقصیر میں منحصر ہے لیکن احرام عمرہ مفردہ سے خارج ہونا کبھی تقصیر سے اور کبھی علق سے ہے۔

(۴) جیسے کہ بیان ہوگا کہ عمرہ تمتع درج تمتع ایک ہی سال میں بجالانا واجب ہے اور عمرہ مفردہ میں ایسا نہیں ہے پس جس پر حج افراد واجب ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ ایک سال میں حج افراد بجالائے اور دوسرے سال میں عمرہ مفردہ بجالا سکتا ہے۔

(۵) جو شخص عمرہ مفردہ میں سعی سے قبل جان بوجھ کر جماع کرے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور عمرہ کا اعادہ واجب یعنی اگلے ماہ تک میں ٹھہرے اور عمرہ بجالائے۔ ہاں اگر کوئی عمرہ تمتع میں جماع کرے تو اس کے عمرہ تمتع ناسد ہونے میں اشکال ہے۔ بلکہ الظہر یہ ہے کہ ناسد نہیں ہوگا جیسے کہ بیان ہوگا۔

مسئلہ ۱۴۰۔ عمرہ تمتع کی طرح عمرہ مفردہ کا احرام بھی عین میقات سے باندھا جاسکتا ہے جیسا کہ آگے ذکر ہوگا اور اگر کوئی ساکن مکہ ہو اور عمرہ مفردہ بجالانا چاہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ حدودِ حرم سے نکل کر احرام باندھے اور اسے میقات پر جا کر ٹھہرے کی ضرورت نہیں ہاں اس کے لئے اولیٰ ہے کہ حدیبیہ یا جُمرانہ یا تنعیم سے احرام باندھے۔

مسئلہ ۱۴۱۔ جو شخص مکہ جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو واجب ہے

کراؤہ عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر جائے کیوں کہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ ہاں وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو ہمیشہ آتے جاتے ہوں جیسے مکڑھی رگھاس وغیرہ باہر سے لانے والے اور یہی حکم ہے جو اعمال حج تمام کرنے کے بعد یا عمرہ مفردہ انجام دینے کے بعد مکہ سے باہر چلا جائے اور ایک ماہ گذرنے سے پہلے پھر مکہ جانا چاہے تو بغیر احرام کے جاسکتا ہے اور اس شخص کا آگے حکم آنے والا ہے کہ جو عمرہ تمتع کے بعد اور حج سے پہلے مکہ سے خارج ہو۔

مسئلہ ۱۴۲۔ جو شخص حج کے مہینوں میں عمرہ مفردہ بجالائے اور آیام حج تک میں قیام رکھے تو اُس کے لئے جائز ہے کہ اسی عمرہ مفردہ کو عمرہ تمتع قرار دے اور اعمال حج بجالائے اور فرق نہیں ہے کہ اس کا حج واجب ہو یا مستحب ہو۔

اقام حج

مسئلہ ۱۴۳۔ حج کی تین قسمیں ہیں :- ۱۔ حج تمتع ۲۔ حج افراد ۳۔ حج قرآن۔

حج تمتع ایسے لوگوں پر واجب ہے کہ جو مکہ معظمہ سے ۱۹ فرسخ

یعنی ۴۸ میل سے دُور تر ساکن ہو اور حج افراد و قرآن ایسے لوگوں کا وظیفہ ہے جو ۱۶ فرسخ کے اندر رہائش رکھتے ہوں۔

مسئلہ ۱۴۴۔ دُور رہنے والا بطور مستحب حج افراد و قرآن بجا لا سکتا ہے جیسا کہ شرعی مسافت کے اندر رہنے والا حج تمتع مستحبی بجا لا سکتا ہے لیکن حج فريضہ میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ پس جس کا وظیفہ حج افراد و قرآن ہو لیکن وہ حج تمتع بجا لائے تو کافی نہیں ہے اور نہ اس کا مکس جائز ہے۔ ہاں کبھی حج تمتع والے کا وظیفہ حج افراد و قرآن کی طرف تبدیل ہو جاتا ہے جیسا کہ ذکر ہو گا۔

مسئلہ ۱۴۵۔ اگر کوئی دُور کار رہنے والا تکبیر میں رہائش کر لے تو دیکھا جائے گا کہ اگر استطاعت و وجوب حج کے بعد مکہ میں قیام کیا ہے تو حج تمتع بجا لانا اس پر واجب ہے اور اگر مکہ میں قیام کے بعد مستطیع ہو رہا ہے تو اس پر حج افراد یا قرآن بجا لانا واجب ہو گا جب کہ مکہ میں قیام کئے ہوئے اس کو تیس سال داخل ہو چکا ہو اور اگر تیس سال میں داخل نہ ہوا ہو اور مستطیع ہو جائے تو اس پر حج تمتع بجا لانا واجب ہے۔ یہ سب کچھ اس وقت ہے کہ جب قصد ہجرت سے قیام کیا ہو۔ ہاں اگر قصد توہم سے قیام کیا ہو تو شروع ہی سے حج افراد یا قرآن واجب ہو گا۔

مسئلہ ۱۴۶۔ اگر کوئی مکہ میں قیام کرے اور استطاعت و ملن ہو

موجود ہو یا فریضہ حج افراد یا قرآن کی طرف متغلب ہونے سے پہلے تمتع
ہو یا ہو تو باندہ برائے اہل الحل سے احرام باندھنا جائز ہے۔ اگرچہ اعوطیہ
کہ کسی ایک میقات پر جا کر عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر آئے بلکہ اعوطیہ یہ ہے
کہ اپنے وطن والے میقات سے احرام باندھے۔

حج تمتع

مسئلہ ۱۴۷۔ یہ حج دو عبادتوں سے مرکب ہے۔ ایک عبادت
کا نام عمرہ ہے اور دوسری کا نام حج ہے اور کبھی جزد دوم پر حج تمتع کا اطلاق
ہوتا ہے اور حج تمتع میں عمرہ تمتع پہلے بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۔ عمرہ تمتع میں ۵ چیزیں واجب ہیں۔
(۱) کسی ایک میقات سے احرام باندھنا جس کی تفصیل عنقریب آنے
والی ہے۔

(۲) خانہ کعبہ کا طواف (۳) ناز طواف دو رکعت

(۴) سعی ایمن معذور (۵) تفسیر یعنی سعی کے بعد کعبہ یا

ناخن کاٹ لینا پس حاجی جب یہ ۵ اعمال بجالائے گا تو عمرہ تمتع کا احرام
ختم ہو جائے گا اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوئی تھیں وہ

سب حلال ہو جائیں گی۔

مسئلہ ۱۵۱۔ پس حاجی عمرہ تمتع کے بعد اور ۹ ذی الحجہ سے قبل

فریضہ حج انجام دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ واجبات حج ۱۳ ہیں۔

۱۔ مکہ سے احرام باندھنا جیسے کہ تفصیل آنے والی ہے۔

۲۔ دو قوف عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے لے کر مغرب تک میدان عرفات میں ٹھہرنا اور عرفات مکہ سے ۴ فرسخ دور ہے۔

۳۔ دو قوف مزدلفہ یعنی دس ذی الحجہ کو طواف فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک مزدلفہ میں قیام کرنا اور مزدلفہ عرفات و مکہ کے درمیان ہے۔

۴۔ عید کے دن حجرہ عقیقہ کو زمی کرنا میدان منیٰ میں اور منیٰ تقریباً مکہ سے ایک فرسخ دور ہے۔

۵۔ عید کے دن نحر یا ذبح کرنا

۶۔ حلق یا تقصیر یعنی سر منڈانا یا کچھ بال یا ناخن منیٰ میں کاٹنا ان اعمال کے

بعد عورت و خوشبود شکار کے علاوہ باقی سب چیزیں حلال ہو جائیں گی۔

۷۔ مکہ میں جا کر طواف زیارت کرنا

۸۔ طواف زیارت کی دو رکعت نماز

۹۔ سعی ما بین صفا و مرہ اس کے بعد خوشبود حلال ہو جائے گی۔

۱۰۔ طواف نساء

۱۱۔ طواف نسا کی دو رکعت نماز اس کے بعد عورت حلال ہو جائیگی۔
 ۱۲۔ ۱۲، ۱۱ کی راتیں منیٰ میں گزارنا بلکہ بعض حالات میں ۱۳ ذی الحجہ کی رات بھی منیٰ میں واجب ہے جو آگے ذکر ہوگا۔

۱۳۔ ۱۲، ۱۱ ذی الحجہ دن کو قیون جبرات کنگریاں مارنا بلکہ بنا براحوط جو شخص ۱۳ کی رات منیٰ میں گوارے تو دن کو کنگریاں مارے گا۔

مسئلہ ۱۵۔ حج تمتع میں چند چیزیں شرط ہیں۔

۱۔ نیت یعنی حج تمتع بجالانے کا قصد کرے پس اگر غیر حج تمتع کی نیت کرے یا نیت میں تردد ہو تو حج صحیح نہیں ہوگا۔

۲۔ عمرہ تمتع و حج تمتع کو حج کے مہینوں میں بجالانا ضروری ہے۔ پس اگر عمرہ تمتع کا کوئی جز دخول ماہ ذوالحجہ سے پہلے بجالائے تو عمرہ صحیح نہیں ہوگا۔

۳۔ عمرہ اور حج ایک ہی سال میں انجام دینا ضروری ہے پس اگر ایک سال عمرہ تمتع بجالائے اور دوسرے سال حج تمتع انجام دے تو حج تمتع صحیح نہیں ہوگا فرق نہیں ہے کہ آئندہ سال تک مکہ میں قیام کرے یا عمرہ کے بعد وطن لوٹ جائے اور دوبارہ آئے نیز فرق نہیں ہے کہ عمرہ تمتع کے احرام سے تقصیر کے بعد حلق ہو جائے یا آئندہ سال تک حالت احرام میں باقی رہ جائے۔

۴۔ در صورت اختیار حج تمتع کا احرام نفس مکہ ہی باندھے اور افضل

ہے کہ مقام ابراہیم یا حجر اسماعیل سے محرم ہو اور اگر نفس مکہ سے احرام
ممکن نہ ہو تو پھر جہاں سے ممکن ہو احرام باندھ لے۔

۵۔ تمام اعمال عمرہ حج ایک ہی نائب بجالائے اور منوب عنہ بھی
ایک ہی شخص ہونا چاہیے۔ پس اگر دو نائب بنائے جائیں کہ ایک عمرہ تہن
انجام دے اور دوسرا حج تہن بجالائے تو اس صورت میں حج صحیح نہیں ہوگا
چاہے منوب عنہ میت ہو یا زندہ ہو نیز یہی حکم ہے کہ ایک شخص حج
بجالائے لیکن عمرہ ایک لئے ہو اور حج کسی دیگر کے لئے بجالائے

مسئلہ ۱۵۱۔ اگر کوئی تمام عمرہ تہن کے اعمال سے فارغ ہو
جائے تو اعمال حج بجالانا اس پر واجب ہے اور عمرہ تہن تمام کرنے کے
بعد حج تہن کے علاوہ مکہ سے خارج ہونا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی ضرورت
کے تحت مکہ سے خارج ہونا چاہے اور اعمال حج تہن کے فوت ہونے
کا خوف نہ ہو تو اس صورت میں واجب ہے کہ برائے حج تہن احرام
باندھ کر اپنے ضروری کام کے لئے مکہ سے خارج ہو اور کام تمام کرنے
کے بعد مکہ لوٹ آئے اور مکہ سے پھر عرفات کو جائے اور اگر مکہ لوٹنا
ممکن نہ ہو تو وہیں سے سیدھا عرفات چلا جائے۔

مسئلہ ۱۵۲۔ عمرہ تہن تمام کرنے کے بعد مکہ سے خروج
جائز نہیں ہے۔ پس اگر مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حاجی کو علم ہو کہ حج عمرہ

ماہر جانا پڑے گا جیسے کا حصار مل کی عادت ہے تو دخول مکہ کے لئے اس پر لازم ہے کہ آٹھ عمرہ مفردہ کا احرام باندھے اور اس کے اعمال تمام کرے پھر اپنے کام کے لئے مکہ سے خارج ہو اور واپسی پر عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر مکہ جائے نیز اس صورت میں دونوں عمرہ کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ معتبر نہیں ہے جیسے کہ گذر چکا ہے۔

مسئلہ ۱۵۴۔ اعمال عمرہ تمتع ختم ہونے کے بعد یا اشاء اعمال عمرہ تمتع میں مکہ سے خارج ہونا اس صورت میں حرام ہے جب کہ کسی دوسرے شہر میں جانا مقصود ہو یاں مکہ کے اطراف و نواحی میں جانا کوئی حرج نہیں ہے۔ پس اگر کسی گھر اطراف مکہ میں ہو تو وہ اشاء اعمال عمرہ تمتع یا تمام کرنے کے بعد گھر باسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۵۔ اگر کوئی اعمال عمرہ تمتع کے بعد بغیر احرام کے مکہ سے خارج ہو اور میقات سے بھی باہر نکل جائے۔ تو اس میں دو صورتیں ہیں۔ اول اگر وہ ایک ماہ تمام ہونے سے پہلے مکہ لوٹ آئے تو احرام لازم نہیں ہے یعنی بغیر احرام کے مکہ آجائے اور مکہ سے حج تمتع کا احرام باندھ کر عرفات چلا جائے۔ دوم اگر اس کی واپسی ایک ماہ تمام ہونے کے بعد ہو تو دوبارہ عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر مکہ جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۶۔ جس کو فیض حج تمتع ہر دو حج افراد و قرآن نہیں

بجلا سکتا۔ ہاں اس صورت میں مستثنیٰ ہو سکتا ہے یعنی اگر کوئی عمرہ تمتع میں شروع ہو جائے اور دیکھے کہ وقت تنگ ہے یعنی عمرہ کے اعمال تمام کر کے حج کو درک نہیں کر سکے گا تو ایسا شخص نیت کو حج افراد و قرآن کی طرف منتقل کر سکتا ہے اور اعمال حج افراد کے بعد عمرہ مفردہ بجلائے گا اور وقت تنگ کی حد یہ ہے کہ وقوف اختیاری عرفات کے فوت ہونے کا خوف ہو تو ایسی صورت میں تنگی وقت صادق آئے گی

مسئلہ ۵۶۔ اگر حج تمتع کا وظیفہ انجام دینے والا شروع ہی سے علم رکھتا ہو کہ اعمال عمرہ تمتع بجلانے اور حج تمتع کے اعمال انجام دینے کا وقت نہیں ہے تو اس صورت میں وہ حج افراد یا قرآن کی طرف عدول نہیں کر سکتا بلکہ واجب ہے کہ تاخیر کرے اور سال آئندہ اپنے وظیفہ کے مطابق حج بجلائے۔

مسئلہ ۵۷۔ اگر کوئی وسیع وقت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے اور بعد طواف وسیع بجلائے اپنی تاخیر کرے کہ اب طواف وسیع و اعمال حج کے اعمال کو درک کرنے کا وقت باقی نہ رہے تو اس کا عمرہ تمتع باطل ہوگا اور بنا برائے انظر حج افراد کی طرف عدول کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہے لیکن اگر وہ ہے کہ حج افراد کی طرف عدول کر کے عمرہ کو بقصد اقامت از حج افراد یا عمرہ مفردہ بجلائے۔

حج افراد

حج افراد ایک عمل مستقل اور جداگانہ ہے اور حج افراد ایسے لوگوں پر واجب ہے کہ جن کا عمر مکہ معظمہ سے ۱۶ فرسخ یعنی ۸۴ میل کے اندر ہو اور اگر عمر مفردہ بجالانے کا امکان نہ رکھتا ہو تو عمر مفردہ نیز عیضہ بجالانا اُس پر واجب ہوگا۔ بنا برائیں اگر کوئی ان دو میں سے ایک کو بجالا سکتا ہو تو وہ ایک ہی اُس پر بجالانا واجب ہوگا یا حج افراد یا عمر مفردہ اور اگر ایک زمانہ میں ایک کی بجائے کاتھن ہو اور دوسرے زمانہ میں دوسرے کے بجالانے کا امکان ہو تو اُس پر واجب ہے کہ ہر زمانہ کے وظیفہ کو انجام دے اور اگر ہر دو کو انجام دے سکتا ہو تو واجب ہے کہ ہر دو کو بجالائے اور اس صورت میں جہاد کے درمیان مشہور ہے کہ حج افراد کو عمر مفردہ سے قبل بجالائے اور یہی اصول ہے۔

مسئلہ ۵۵۱۔ تمام احوال میں حج افراد حج تمتع مشترک ہیں یا چند چیزوں میں فرق ہے۔

۱۔ حج افراد کا عمر مفردہ سے متصل ہونا اور ایک ہی سال میں بجالانا نہیں ہے لیکن حج تمتع کا متصل ہونا دہرہ تمتع کے بعد اور ایک ہی سال میں

انجام دینا لازم ہے۔

۲۔ حج افراد میں قربانی لازم نہیں لیکن حج تمتع میں قربانی لازم ہے جیسے کہ ذکر ہو چکا ہے۔

۳۔ حج افراد میں اختیاری صورت میں طواف دسی کو دو تین پر مقدم کرنا جائز ہے لیکن حج تمتع میں جائز نہیں۔

۴۔ حج تمتع کا احرام مکہ سے باندھا جائے گا لیکن حج افراد کا احرام کسی ایک میقات سے باندھنا چاہیے جو ذکر ہوں گے۔

۵۔ عمرہ تمتع کو حج تمتع سے پہلے بجالانا واجب ہے لیکن حج افراد میں ایسا نہیں ہے۔

۶۔ بنابر احوط وجوبی احرام حج تمتع کے بعد طواف مستحبی جائز نہیں ہے لیکن حج افراد میں جائز ہے۔

مسئلہ ۱۵۹۔ اگر کوئی مستحبی حج افراد کا احرام باندھے تو اس کے لئے جائز ہے کہ عمرہ تمتع کی طرف عدول کرے البتہ اگر سعی کے بعد تلبیہ پڑھ لے تو پھر عمرہ تمتع کی طرف عدول جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۰۔ اگر کوئی حج افراد کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو جائے تو مستحبی طواف کر سکتا ہے لیکن بنابر احوط نائز طواف کے بعد اس پر تلبیہ کننا واجب ہے۔

حج قرآن

مسئلہ ۱۹۱۔ تمام اہل میں حج قرآن و حج افراد برابر ہیں لیکن حج قرآن میں وقت احرام سے حاجی قربانی کا جانور اپنے ساتھ منی تک لے جائے گا۔ لہذا اسی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہے اور قرآن میں بھی کہ احرام تبلیغ سے محقق ہوگا۔ ایسے ہی اشعار و تعلید سے بھی معتبر ہوگا اور کوئی حج قرآن کا احرام باندھ لے اب وہ حج تہ کی طرف عدولی نہیں کر سکتا۔ توضیح :- چونکہ حج قرآن میں قربانی حاجی کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے اگر وہ ادنیٰ ہو تو اس کے قربان کو شکاف دے گا و اگر ذبحہ ہو تو اس کے کان میں جیرا دے گا یا حیوان کی پشت و سرگردن کو رنگ کر دے گا۔ اس کو شعار کہتے ہیں۔

یا حیوان کی گردن میں جوتوں کا مار ڈالے گا یا کوئی اور پُرانی چیزیں لٹکائے گا اس کو تعلید کہتے ہیں۔ مذکورہ دو کاموں میں سے کوئی ایک کام کرنا بھائے تبلیغ عسب ہوگا۔

مواقیتِ احرام

جن مقامات سے احرام باندھنا واجب ہے اُن کا نام میقات ہے اور وہ دس ہیں :-

۱۔ مسجدِ شجرہ جو مدینہ منورہ کے قریب واقع ہے یہ اہلِ مدینہ اور جو لوگ اس راستہ سے مکہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اُن کا میقات ہے۔ نیز مسجدِ شجرہ کے عازمی دائیں یا بائیں کھڑے ہو کر احرام باندھنا جائز ہے البتہ صورتِ امکان میں نفسِ مسجد سے مجرم ہونا احوط ہے۔

مسئلہ ۱۶۲ :- مسجدِ شجرہ سے احرام میں تاخیر کر کے تحفہ سے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں حالتِ بیماری یا کسی اور موانع کی وجہ سے از تحفہ مجرم ہونا جائز ہے۔

۲۔ وادیِ عقیق ۷ اہلِ عراق و نجد یا جو اس راستہ سے مکہ جا رہا ہو اُن کا میقات ہے اس کے تین حصے ہیں۔ حصہ اول کو سلخ کہتے ہیں حصہ دوم کو عمرہ اور سوم کو ذاتِ عرق کہتے ہیں۔ بنا بر احوط وادیِ حاجی کو ذاتِ عرق سے قبل احرام باندھنا چاہیے جب کہ تعلقہ و بیماری کی وجہ سے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۶۳ :- حالتِ تہیہ میں ذاتِ عرق سے قبل غصیا اہرام باندھنا جائز ہے۔ ہاں ذاتِ عرق تک لباس اُٹارنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ مقامِ ذاتِ عرق پہنچ کر لباس اُٹار کر احرام کے کپڑے پہن لے گا۔
۲۔ ٹخنہ یہ اہلِ شام و مصر و مغرب اور ہر اُنس راستہ سے گزرنے والے لامیقات ہے جب کہ میقاتِ ماقبل سے محرم نہ ہو اور ہو۔

۳۔ طلم یہ اہلِ یمن اور ہر گزرنے والے لامیقات ہے۔ نیز طلم ایک پہاڑی کا نام ہے۔

۴۔ قرن المنازل یہ اہلِ طائف اور مکہ کے گزرنے والے لامیقات ہے۔
۵۔ مکہ معظمہ یہ حج تمتع بھلانے والی لامیقات ہے۔

۶۔ منزلِ سکوت یہ ایسے لوگوں کی لامیقات ہے جن کو گھر یا نسبتِ میقات کے مکہ سے نزدیک ہو دیوں کہ ایسے لوگوں کو گھر ہی سے احرام باندھنا جائز ہے اور میقات تک جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

۷۔ حُجْرانہ یہ اہلِ مکہ کی لامیقات ہے جو حجِ قرآن و افراد بجا لانا چاہتے ہوں اور وہ شخص بھی ان کے حکم میں ہے جو دو سال مکہ میں بطور عبادت اختیار کر چکا ہو کیوں کہ وہ بھی اہلِ مکہ میں شمار ہو گا۔ ہاں جو دو سال تمام نہ کر چکا ہو تو اس کا حکم مسئلہ ۱۶۱ میں گزر چکا ہے۔

۸۔ عاداتِ مسجدِ شجرہ یعنی جو شخص ایک دو ماہ مدینہ میں قیام کرنے کے

بعد حج کا ارادہ کرے لیکن مدینہ والے راستہ کے علاوہ کوئی راستہ لے کر چلے
 تو مدینہ سے ۶ میل کے فاصلہ پر مسجد کے محاذی ہو گا۔ تو اسے چاہیے کہ مقام
 محاذی سے احرام باندھ لے اور اگر کوئی مقام محاذی مسجد شجرہ سے تجاوز
 کر جائے اور کسی دیگر میقات کے محاذی جا کر احرام باندھے تو اشکال ہے
 بلکہ تہمید والی جگہ سے بھی محرم ہونا عمل اشکال ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اگر
 فاصلہ زیادہ ہو تو تجاوز نہ کرے۔

۱۰۔ ادنیٰ الجلی یہ حج قرآن و افراد بجالانے کے بعد عمرہ مفردہ انجام
 دینے کا میقات ہے۔ بلکہ جو کوئی عمرہ مفردہ بجالانے والے اور اہل کہ جب
 عمرہ مفردہ بجالانا چاہیں اسی سبب کا میقات ہے۔ ہاں افضل وہ ہے کہ
 مدینہ یا جعرانہ یا تنیم سے احرام باندھے یہ تینوں مقام کہ کے نزدیک
 مشہد ہیں۔

احکام میقات

مسئلہ ۱۶۴۔ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز نہیں ہے
 اور اس احرام سے میقات سے عبور کرنا کافی نہیں ہے بلکہ نفس میقات
 سے احرام باندھنا واجب ہے۔ ہاں اس حکم سے دوسرے مستثنیٰ ہیں۔

۱۔ حاجی میقات سے قبل احرام باندھنے کی تذکرہ سے تو بذریعہ نذر اس کا احرام باندھنا قبل از میقات صحیح ہوگا۔ اس صورت میں میقات پر جا کر بعد از احرام لازم نہیں ہے اور نہ ہی میقات سے گزرنا ضروری ہے بلکہ کوئی راستہ لے کر مکہ جاسکتا ہے۔ چاہے وہ راستہ کسی بھی میقات سے نہ گزرتا ہو اس میں فرق نہیں ہے کہ حج واجب ہو یا مستحب یا عمرہ مفردہ ہو یاں حبس حج کا احرام ہو تو فریضہ ہے کھج کے مہینوں میں محرم ہو جیسے ذکر ہو چکا ہے۔

۲۔ جب کہ ماہِ وجب میں عمرہ مفردہ بجا دنا چاہے اور خوف ہو کہ اگر احرام باندھنے میں میقات تک تاخیر کی تو ماہِ وجب ختم ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں میقات سے قبل احرام باندھنا اگر عمرہ ماہِ وجب ہی کا حساب ہوگا اگرچہ باقی اہل عمرہ یا شعبان ہی میں کیوں نہ بھلائے اور فرق نہیں ہے کہ عمرہ واجب ہو یا مستحب۔

مسئلہ ۱۶۵۔ مکلف پر واجب ہے کہ میقات کا یقین حاصل کر کے احرام باندھے یا اطمینان اور دلیل شرعی رکھتا ہو۔ چنانچہ اگر میقات پر پہنچنے کا شک ہو تو شک کی جگہ سے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔
مسئلہ ۱۶۶۔ اگر کوئی میقات سے قبل احرام باندھنے کی نذر کرے اور تذکرہ کی مخالفت کر کے میقات پر جا کر احرام باندھے تو اس کا

احرام باطل نہیں ہوگا۔ ہاں خلافت نذر کا کفارہ واجب ہوگا جب کہ عداۃ ایسا کیا ہو۔

مسئلہ ۱۶۷۔ جیسے کہ نذر کے بغیر میقات سے قبل احرام جائز نہیں ہے اسی طرح میقات سے احرام کی تاخیر بھی جائز نہیں ہے۔ پس اگر کوئی حج یا عمرہ یا دخول کتبہ کا قصد کرے تو حالتِ اختیار میں بغیر احرام کے میقات سے عبور نہیں کر سکتا۔ بلکہ میقات سے احرام باندھ کر جائے گا اگرچہ آگے کوئی دیگر میقات موجود بھی کیوں نہ ہو پس اگر پہلی میقات سے تجاوز کرے تو حالتِ اسکان میں واجب ہے کہ واپس جائے اور میقات سے محرم ہو کر آئے۔

مسئلہ ۱۶۸۔ اگر مکلف جان بوجھ کر میقات سے احرام باندھے بغیر آگے تجاوز کر جائے تو اس میں چند صورتیں ہیں۔

- ۱۔ اگر میقات کی طرف لوٹنا ممکن ہو تو ایسی صورت میں میقات پر باکر احرام باندھنا واجب ہے۔ فرق نہیں ہے کہ داخل حرم سے واپس جانا ہو یا خارج حرم سے پس اگر ایسا کرے گا تو اس کا عمل بغیر اشکال صحیح ہے
- ۲۔ مکلف بغیر احرام کے حدود حرم میں داخل ہو چکا ہو اور میقات پر جانا ممکن نہ ہو لیکن حرم سے خارج ہو سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ حدود حرم سے باہر نکل کر احرام باندھے اس کے جائز ہے۔

۳۔ حدود و حرم میں جا چکا ہو اور میقات تک ٹوٹنا یا حدود و حرم سے خارج ہونا ممکن نہ ہو اگر چہ حج فرت ہونے کا خوف ہو تو اس صورت میں جہاں کھڑا ہے وہیں سے حرم ہو جائے اس کے روانہ ہو۔

۴۔ مکلف حدود و حرم سے باہر ہو لیکن میقات تک واپسی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں جہاں کھڑا ہے وہیں سے اعزام باندھ لے گا ایک جماعت فقہانہ نے آخری تین صورتوں میں عمرہ باطل ہونے کا حکم فرمایا ہے لیکن تینوں صورتوں میں عمرہ کا صحیح ہونا قوت سے خالی نہیں ہے اگرچہ مکلف میقات سے ترک احرام کی وجہ سے فعل حرام کا مرتکب ہو گا لیکن محنت عمرہ کے باوجود اخط ہے کہ در صورت امکان حج کا اعادہ کرے اور اگر مکلف نے آخری تینوں صورتوں میں بیان شدہ وظیفہ پر عمل نہ کیا اور عمرہ بھالایا تو بیشک حج باطل ہو گا۔

مسئلہ ۱۶۹۔ اگر کوئی جہول کر یا غشی وغیرہ کی حالت میں احرام ترک کرے یا جاہل بالحکم یا جہل بالمیقات کی وجہ سے احرام ترک کرے تو اس مسئلہ میں بھی چار صورتیں ہوں گی۔

۱۔ اگر میقات تک جانا ممکن ہو تو واجب ہے کہ واپس جا کر میقات ہی سے احرام باندھے۔

۲۔ حدود و حرم میں داخل ہو چکا ہو اور میقات تک جانے کا امکان نہ

ہو لیکن حرم سے باہر نکل سکتا ہو تو لازم ہے کہ حرم سے باہر جا کر احرام باندھے اور اولیٰ یہ ہے کہ حرم سے باہر جہاں تک ممکن ہو دُور جا کر احرام باندھے۔
۳۔ حدودِ حرم میں جا چکا ہو لیکن حرم سے باہر نکلنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں لازم ہے کہ جہاں کھڑا ہے احرام باندھ لے اگرچہ کچھ معتقلہ میں بھی داخل ہو چکا ہو۔

۴۔ حاجی حرم سے باہر نہ ہو اور میقات کی طرف دھننا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں بھی اپنی جگہ ہی سے محرم ہو جائے مذکورہ چاروں صورتوں میں اگر مکلف نے ہمارے ذکر کردہ وظائف پر عمل کیا تو اس کا عمل صحیح ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۰: اہل جہالت حکم کی وجہ سے اگر حائضہ میقات سے احرام باندھے بغیر حدودِ حرم میں داخل ہو جائے تو دوسرے لوگوں کی طرح اس پر واجب ہے کہ اگر میقات تک جانا ممکن نہ ہو تو حرم سے باہر نکل کر احرام باندھے بلکہ اس کے لئے احتیاط ہے کہ حرم سے باہر جتنی مقدار ممکن ہے دُور تر جا کر احرام باندھے جب کہ حجِ ذمت ہونے کا خوف نہ ہو اور اگر حرم سے باہر جانا ممکن نہ ہو تو دوسرے لوگوں کی طرح حرم ہی سے احرام باندھ لے۔
مسئلہ نمبر ۱۱: اگر کسی کا عمرہ فاسد ہو جائے تو در صورتِ امکان واجب ہے کہ دوبارہ عمرہ بجالائے اور اگر تنگیِ وقت کی وجہ سے اعادہ ممکن نہ ہو تو حج فاسد ہوگا اور سال آئندہ اعادہ لازم ہے۔

مسئلہ ۱۲: ایک جماعت فقہانے فرمایا ہے کہ اگر مکلف مجبور کہ بغیر احرام کے باقی اعمال بجالائے تو اس کا عمرہ صحیح ہوگا۔ لیکن یہ قول احوال سے خالی نہیں ہے ہاں بتا رہا ہوں اس صورت میں احرام لازم ہے جب کہ امکان ہو جس طریقہ سے ہم نذر کر گیا ہے البتہ اس احتیاط کو ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱۳: اگر جو شخص دُور رہنے والا حج کرنا چاہے تو اس پر واجب ہے کہ پہلے ہر وقت میں سے کسی ایک میقات سے احرام باندھے پس اگر اس کا راستہ ہی میقات سے گزرتا ہو تو بغیر اشکال کے اسی میقات سے احرام باندھے گا اور اگر ایسا راستہ اختیار کرے جو کسی میقات سے نہ گزرتا ہو جیسے کہ اس زمان میں یہی صورت حال ہے کہ حاج کرام پہلے جزدہ میں وارد ہوتے ہیں اور جزدہ میقات نہیں ہے اور نہ ہی عمرہ ہونا ماں سے کافی ہے حالانکہ معلوم ہے کہ اگر جزدہ کسی میقات کے عادی بھی ہو تو بھی کافی نہیں ہے۔ چہ جائے کہ جزدہ کا عادی ہونا ثابت بھی نہیں ہے بلکہ عمرہ عادی لگایا ہے پس ایسی صورت میں حاجی پر لازم ہے کہ اگر ممکن ہو تو کسی ایک میقات پر جا کر احرام باندھے یا اپنے وطن یا جزدہ پہنچنے سے پہلے اتنی مقدار جو قابلِ ملاحظہ ہو اگرچہ ہوائی جہاز میں احرام باندھنے کی نذر سے اور پھر عمل نذر سے احرام باندھ لے

اور اگر کسی ایک میقات پر جانا ممکن نہ ہو اور جگہ میں بغیر احرام وارد ہوا ہو تو ممکن ہے کہ وہ مدینہ منورہ کے راستہ میں مقام راہِ بعلجہ جائے اور وہاں سے نذر کے احرام باندھے اور نذر اس لئے کرے کہ راہِ بعلجہ میقاتِ جحفہ سے پہلے مکہ کی طرف ہے اور جب کسی میقات پر جانا ممکن نہ ہو اور وہی پہلے سے نذر کے ساتھ احرام باندھا ہو تو لازم ہے کہ نذر کے ذریعہ جگہ ہی سے محرم ہو جائے پھر دخولِ حرم سے قبل تجدید کرے۔

مسئلہ ۱۴۸۔ پہلے گذر چکا ہے کہ حج تمتع بجالانے والے پر واجب ہے کہ حج تمتع کا احرام مکہ سے باندھے اور اگر جان بوجھ کر حج تمتع کا احرام مکہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے باندھے اور محرم ہو کر مکہ میں داخل ہو تو اس کا احرام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ در صورت امکان مکہ سے اندر نوا احرام حج باندھے ورنہ اس کا حج باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۴۹۔ اگر حج کا احرام باندھنا مکہ سے بھول جائے تو اگر ممکن ہو تو مکہ کو ٹٹا واجب ہے اور اگر واپس نہ جاسکے تو جہاں یاد آئے وہیں سے احرام باندھے اگرچہ عرفات بھی پہنچ چکا ہو اور حج صحیح ہوگا۔ اور جاہل بالہکم کے لئے بھی یہی صورت ہے۔

مسئلہ ۱۵۰۔ اگر کوئی احرام حج بھول جائے اور تمام اعمال بجا لگا

کے بعد بلائے تو اس کا حج صحیح ہوگا اور اسی حکم کا بیل کھائے بھی ہے۔

کیفیت احرام

احرام میں تین چیزیں واجب ہیں

۱۔ نیت: بمعنی نیت انسان ارادہ کرے کہ تمام اعمال حج و عمرہ بطور نیت
بجالاتوں گا قرینۃً الی اللہ تعالیٰ اور جب تمام اعمال کو تفصیلاً نہ جانتا ہو تو
واجب اعمال بجالاتے کہ قصد اجمالی کافی ہے پس اس صورت میں لازم
ہے کہ مسائل کو رسالہ علیہ سے دیکھ کر با ترتیب بجالاتے یا مؤثق معلم سے
پوچھ کر سہر علی کو انجام دے اور اگر قصد کے بغیر احرام باندھے تو احرام پائل
ہوگا اور نیت میں چند امور معتبر ہیں۔

۱۔ قصد قربت لازم ہے جیسے کہ احرام کے علاوہ باقی عبادات میں قصد
قربت ضروری ہے۔

۲۔ قصد قربت: ابتداء احرام کے مقارن ہو۔

۳۔ احرام کو معتق کرنا ضروری ہے کہ عمرہ کا احرام ہے یا حج کا اور حج تمتع
ہے یا قرآن یا افراد چہر تعین کرے کہ حج اپنا بجالاتا چاہتا ہے یا غیر کے
لئے اور حجۃ الاسلام ہے یا حج بطور نذر ہے یا حج واجب بالافادہ ہے

یا حج مستحبی ہے پس اگر بغیر تعین کئے احرام کی نیت کرے تو احرام باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۷۔ صحت نیت میں تلفظ معتبر نہیں ہے اور نہ ہی دل میں شطوہ کی ضرورت ہے بلکہ ارادہ کافی ہے جیسے کہ احرام کے غیر باقی عبادات میں فقط قصد و داعی ہی کافی ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۔ صحت احرام میں عزم برائے ترک عمرات از اول احرام نہ آخر معتبر نہیں ہے مگر جماع و استنساہ پس اگر اول احرام حج سے قصد کرے کہ وقوف مزدلفہ سے قبل زوج سے جماع کر دیا گیا استنساہ یا مردود ہو تو اس کا احرام باطل ہوگا۔ ہاں اگر ابتداء احرام میں ان دو چیزوں کے ترک کرنے کا عزم ہو اور بعد از احرام ان میں سے کسی ایک فعل کی بجا لانے کا ارادہ ہو جائے تو احرام باطل نہیں ہوگا۔

۲۔ تلبیہ یعنی حسب ذیل چند جملے زبان سے کہے

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ وَاحِطٌ وَاسِعٌ
 کہ اس جملہ کا اضافہ کرے إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ
 شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اور جابرؓ ہے کلمہ لَكَ لَبَّيْكَ کا بعد از کلمہ وَالْمُلْكُ لَكَ
 کیا جائے یعنی کہے وَالْمُلْكُ لَكَ اب تلبیہ کامل یہ ہوگا۔ لَبَّيْكَ
 اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ

وَالْمُتَعَمِّلَةُ لَكَ وَالْمُلَاقَ لَكَ لَا مَشْرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

مسئلہ ۱۷۹:- شخص پر الفاظ تلبیہ کو بطور صبح یا ذکر نا لازم ہے جیسے کہ نمازیں تکبیرۃ الاحرام کا صبح ادا کرنا واجب ہے۔ اگرچہ دوسرے شخص کی تلقین سے بھی ہو پس اگر کسی کی قرأت تلبیہ اچھی نہ ہو اور تلقین بھی میسر نہ ہو تو جیسے کہہ سکتا ہے اسی طرح کہنا واجب ہے اور ایسی صورت میں احوط ہے کہ جمع کرے یعنی جتنی مقدار میسر ہو خود ادا کرے اور تلبیہ کا ترجمہ بھی کہے اور تلبیہ کہنے کے لئے کسی کو نائب بنائے۔

مسئلہ ۱۸۰:- جو زبان سے لگک ہو وہ تلبیہ کے لئے اٹھلی سے اشارہ کرے اور زبان کو حرکت دے بلکہ ادلی تجھے کہ خود بھی یہ کام کرے اور تلبیہ کہنے کے لئے کسی کو نائب نیز بنائے۔

مسئلہ ۱۸۱:- بے ہوش اور غیر متمیز بچہ کے لئے کوئی دوسرا شخص بطور صبح تلبیہ کہے۔

مسئلہ ۱۸۲:- حج تمتع کا احرام دعوہ تمتع وحج افراد و عمرہ مفردہ کا احرام بغیر تلبیہ کے منع نہیں ہو سکتا البتہ حج قرآن کا احرام تلبیہ سے منع ہے اور اشعار یا تقلید سے نیز محقق ہو سکتا ہے۔ اشعار اونٹ کی قربانی کے ساتھ مختص ہے اور تقلید اونٹ و گائے اور دنبہ وغیرہ کی قربانی میں مشترک ہے۔ ہاں اونٹ کی قربانی میں ادلی ہے کہ اشعار و تقلید دونوں ہوں اور

حج قرآن میں احوط تلبیہ ہے اگرچہ اس کا احرام اشعار یا تقلید سے منعقد ہوا ہو معنی اشعار کو بان کو دائیں طرف سے چیرا جائے یعنی محرم اونٹ کے بائیں طرف کھڑا ہو کر دائیں طرف کو بان کو چیرا دے اور خون آلودہ کر کے تقلید یعنی حاجی اپنے پرانے جوتوں کا لاد بنا کر قربانی کی گردن میں ڈالے۔

مسئلہ ۱۸۳۔ صحت احرام میں حدث اصغر و اکبر سے ظاہر ہونا شرط نہیں ہے لہذا حدث اصغر و اکبر کے ساتھ ہی احرام باندھنا صحیح ہے یعنی بغیر وضو یا جنب و حیض و نفاس کی حالت میں احرام باندھنا کوئی اشکال نہیں رکھتا بنا برائے شخص جنب و حائض و نفاس و احرام باندھ سکتے ہیں

مسئلہ ۱۸۴۔ نماز میں تکبیرۃ الاحرام کی مانند تلبیہ کی پوزیشن ہے پس تلبیہ کے بغیر احرام محقق نہیں ہوتا یا اشعار و تقلید کے بغیر احرام منعقد نہیں ہوگا۔ خاص کر حج قرآن میں لہذا اگر کوئی دو کپڑے احرام پہنے اور نیت احرام کے بعد اور تلبیہ سے قبل احرام نہیں حرام ہو جائے والا فعل بجالسے تو مذکفر ہوگا اور نہ ہی گنہگار ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۵۔ جو شخص مدینہ کے راستے سے جا رہا ہو تو افضل ہے کہ تلبیہ کو تاخیر کرے اور اگر کسی دیگر راستے سے جا رہا ہو تو کچھ مقدار چلنے تک تاخیر کرے اور مکہ سے حج کے لئے تلبیہ میں تاخیر کر سکتا ہے لیکن احوط ہے کہ تلبیہ فوراً بجالائے مطلقاً ہاں مذکور مقامات میں جہر ہے کہ

بیدار ذوالخلیفہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے مکہ کی طرف اور قطار وہ جگہ ہے جس کا نام مری جردم سے پہلے ہے۔

مسئلہ ۱۸۹۔ جو عورتیں بجالا رہی ہوں اس کے لئے احوط ہے کہ مکہ کے تقدیم گھر دن پر جب نظر پڑے تو تلبیہ ختم کر دے۔ اس کی حد یہ ہے کہ جو ہرینہ کے راستے سے جا رہا ہو تو عقبۃ المذنبین پر جا کر تلبیہ ختم کرے اور جو عورت مفردہ بجالا رہی ہو تو وہ حرم میں داخل ہو کر ختم کرے جب کہ خالص حرم سے گئے اور جو مکہ کے احرام کے لئے باہر جائے تو جب کعبہ دکھائی دے تو تلبیہ ختم کرے اور احرام حج کی ہر نوا میں عرفہ کے دن زوال کے وقت تلبیہ ختم کرے۔

مسئلہ ۱۹۰۔ اگر کوئی جائز احرام پہننے کے بعد اذیعت سے تہجد کرنے سے پہلے شک کرے کہ تلبیہ بجالا یا ہے یا نہیں تو بنا رکھے کہ نہیں بجالا یا اور جب تلبیہ کہنے کے بعد شک کرے کہ بطور صحیح کہا ہے یا نہیں تو بنا رکھے کہ انشاء اللہ صحیح اور کیا ہے۔

۴۔ جو چیزیں محرم پر حرام ہیں ان سے اجتناب کرنے کے بعد لباس احرام کے دو کپڑے پہننے لازم ہیں ایک بطور لنگ کے اور دوسرا درزل کندھوں پر ڈالے ہاں اس حکم سے بچے مستثنیٰ ہیں کہ بچے احرام باندھنے میں مقام نفی تک تاخیر کر سکتے ہیں جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۱۸۸۔ لباس احرام واجب تبدیلی ہے۔ بنابر اظہر احرام کے تحقق میں شرط نہیں ہے اندر احوط ہے کہ لباس احرام بطور متعارف پہنا جائے۔

مسئلہ ۱۸۹۔ کنگ میں معتبر ہے کہ نات سے لے کر گھٹنوں تک کے حصے کو چھپائے جیسے کہ ردا میں معتبر ہے کہ دونوں کندھوں کو ڈھانپ لے۔ بان احوط ہے کہ لباس احرام نیت و نیت سے پہلے پہنا جائے پس اگر عکس کرے تو اعادہ کرے گا۔

مسئلہ ۱۹۰۔ اگر جہالت کی وجہ سے یا جھٹل کر پیراہن کے ہوتے ہوئے احرام باندھ لے تو فوراً پیراہن اتار دے تو احرام صحیح ہوگا۔ بلکہ اظہر ہے کہ اگر عمدتاً پیراہن کے اوپر احرام باندھے تو بھی احرام صحیح ہوگا۔ لیکن اگر احرام کے بعد پیراہن باندھے تو بدو شک احرام صحیح ہوگا لیکن پاؤں کی طرف سے اتارنا ضروری ہے اور اگر پیراہن کا گلہ تنگ ہو جاوے تو اس کی طرف سے نکال دے خلاصہ پیراہن سر کی طرف نہیں اتار سکتا۔

مسئلہ ۱۹۱۔ احرام میں سردی یا گرمی کی وجہ سے دو کپڑوں سے زیادہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۲۔ جو کچھ لباس نماز گزار میں شرط ہے وہی لباس

احرام میں بھی شرط ہے کہ لباس احرام خالص ریشم اور ابرو اور حیوان حرام گوشت کا جائز نہیں ہے اور موٹے کی تانوں سے بنا ہوا کپڑا بھی جائز نہیں ہے اسی طرح لباس احرام کو پاک ہونا چاہیے۔ ہاں جو چیز نجس نمازیں معاف ہے وہ لباس احرام میں بھی معاف ہے۔

مسئلہ ۱۹۲۔ ننگ ایسے کپڑے لائن ہو جس میں بدن دکھائی دے بلکہ احوط ہے کہ مرد اور بھی پتلے کپڑے کی نہ ہو۔ دونوں کپڑے موٹے ہوں۔

مسئلہ ۱۹۳۔ احوط ہے کہ دونوں کپڑے جُمنے ہوئے ہوں یعنی چمڑے اور تہ شدہ چیز کے نہ ہوں۔

مسئلہ ۱۹۵۔ ننگ اور بدمردوں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں کے لئے جائز ہے کہ اپنے عادی لباس واجبات الشرائط مذکورہ میں احرام باندھ سکتی ہیں۔

مسئلہ ۱۹۶۔ اگرچہ لباس ریشم فقط مردوں کے لئے حرام ہے لیکن عورتیں بھی احرام میں استعمال نہ کریں بلکہ احتیاطاً ہے کہ کوئی چیز بھی ریشم خالص کی تمام حالت احرام میں نہ بنیں۔

مسئلہ ۱۹۷۔ اگر دونوں احرام کے کپڑے یا کوئی ایک احرام باندھنے کے بعد نجس ہو جائیں تو احوط ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے تبدیل یا پاک

کئے جائیں۔

مسئلہ ۱۹۵۔ لباس احرام کو نیت کے بعد ہمیشہ پہننا واجب نہیں ہے بلکہ برائے ضرورت یا غیر ضرورت کندھوں سے بدوار اٹھال جائے تو کوئی حرج نہیں ہے نیز تبدیلی بھی کر سکتے ہیں جب کہ عوض میں شرائط موجود ہوں۔

ترکِ احرام

جیسے کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ احرام تلبیہ سے عقیق ہوتا ہے یا اشعار و تعلید سے نہیں ان تینوں کے بغیر احرام حتمی نہیں ہوگا۔ اگر چہ نیت احرام کر لی جائے پس جب مکلف نے احرام باندھ لیا تو ۲۵ چیزیں حنبلی میں ہر حالت احرام میں حرام ہوں گی۔

- ۱۔ شکار بری ۲۔ جام ۳۔ عورت کا بوسہ لینا ۴۔ عورت کو اس کرنا ۵۔ عورت کی طرف ٹھاکرنا ۶۔ استنار ۷۔ عقد نکاح ۸۔ استعمال خوشبو ۹۔ مردوں کے لئے سلا ہو کر چلو پہننا ۱۰۔ آنکھوں میں شہرہ لگانا ۱۱۔ آئینہ دیکھنا (۱۲) مردوں کا شغف و مجرب پہننا ۱۳۔ جھوٹ و سب کرنا ۱۴۔ مجاہدہ کرنا ۱۵۔ جڑیں و دیگر ہنی حشرات کا مارنا ۱۶۔ زینت کرنا ۱۷۔ تیل لگانا ۱۸۔ بدن سے بال منڈنا ۱۹۔ مردوں کا سر پرستر کرنا ۲۰۔ عورتوں کو چہرہ چھپانا

۲۱۔ مردوں کے لئے سایہ ۲۲۔ بدن سے خون نکالنا ۲۳۔ ناخن اُتارنا ۲۴۔
دانت نکالنا ۲۵۔ اسلحہ ہراہ اٹھانا۔

۱۔ شکارِ بری

مسئلہ نمبر ۱۹۹۔ حالتِ احرام میں حرم پر حیوانِ بری کا شکار کیا جائے
حرام ہے۔ حیوانِ چاہے حرم سے باہر ہو یا اندر ہو اور حرم میں شکار مطلقاً
حرام ہے اگرچہ شکاری بھل بھی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۰۰۔ جیسے کہ حرم پر حیوانِ بری کا شکار حرام ہے ایسے
ہی حیوان کی طرف اشارہ کرنا بھی حرام ہے فرق نہیں ہے کہ شکاری حرم
ہو یا بھل ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۰۱۔ حرم کے لئے شکار لاؤ گناہ گنہگاری میں رکھنا
حرام ہے اگرچہ اُس نے احرام سے پہلے شکار کیا ہو اور حرم پر شکار کا گوشت
کھانا حرام ہے اگرچہ شکاری بھل بھی کیوں نہ ہو نیز مکڑی حیوانِ بری میں داخل
ہے پس مکڑی کا شکار اور اُسے روکنا و کھانا حرم پر حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰۲۔ مذکورہ بالا حکم حیوانِ بری کے ساتھ محض ہے
البتہ شکاری بحری پھل وغیرہ کا شکار جائز ہے اسی طرح حیوانِ اہلِ مثل
مرغی و جیر و گائے و اونٹ اور مرغ حبشی کا ذبح کرنا حرم کے لئے جائز ہے

مسئلہ ۲۰۳۔ حیران بری و مجری و اعلیٰ کے بچے اور ایڑے بطور حکم ہر حیوان کے تابع ہوں گے۔

مسئلہ ۲۰۴۔ محرم کسی درندے کو قتل نہیں کر سکتا مگر جب کہ اپنی جان کا خوف ہو یا حرم کے کبوتروں کو اذیت دیں تو جائز ہوگا اور درندے کے مارنے میں کفارہ نہیں ہے حتیٰ شیر بناد برہنہ چاہے اس کا قتل جائز ہو یا نہ ہو

مسئلہ ۲۰۵۔ آغشی سیاہ جنگ کا بڑا سانپ و دوسرے بڑے سانپ و عقرب اور چوہے کو محرم مار سکتا ہے اور کسی لاکوئی کفارہ نہیں ہے

مسئلہ ۲۰۶۔ محرم کو تے اور شکاری باز کو تیر مار سکتا ہے اور اگر تیر لگنے سے سر بائیں ٹوٹ کر کفارہ نہیں۔

کفاراتِ شکار

مسئلہ ۲۰۷۔ اگر محرم شتر مرغ کو ہلک کر دے تو اس کا کفارہ ایک اونٹ دینا ہوگا اور اگر چلی گائے ہلک کرے تو ایک گائے کفارہ میں دے گا اور چلی گدے کا کفارہ ایک اونٹ یا ایک گائے دے گا اور بہرن و خرگوش کا کفارہ ایک دنبہ ہے اور بدبر امتیاق و لہری کا کفارہ بھی ایک دنبہ دینا ہوگا

مسئلہ ۲۰۸۔ اگر ایسے حیوان کا شکار کرے جس کا کفارہ اونٹ ہو لیکن اونٹ نہ مل سکے تو ساطر مکین کو فہام دینا واجب ہے اور بدبر مکین

کو ایک گناہ دینا ہو گا اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو ۱۸ دن کے روزے رکھے اور اگر کفارہ میں لاسے دینا ہو لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکے تو ۴۰ مسکین کو طعام دے گا اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ۹ دن کے روزے رکھے و نیز اگر کفارہ میں دُنبہ واجب ہو اور وہ مذہبی سکے تو ۱۰ مسکین کو طعام دے گا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ۳ دن کے کھنڈے رکھے۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر عرم نے حرم سے باہر کھوڑ وغیرہ کا شمار کیا ہو اور اسے ذبح کر دے تو کفارہ میں ایک دُنبہ دے گا اور اگر کھوڑ کا بچہ ہلاک کیا ہو تو کفارہ میں برہ یا بز خالہ دینا پڑے گا نیز کھوڑ کا انڈا توڑنے کا کفارہ ایک درہم ہے۔ بناء بر احتیاط اس کا کوئی عمل مخصوص حرم میں کھوڑ دانا نہ کھوڑ ہلاک کرے تو ایک درہم کفارہ دے گا۔ ہاں کھوڑ کے بچے کا آدھا درہم اور انڈا توڑنے کا کفارہ چوتھا حصہ درہم کفارہ میں دینا پڑے گا اور اگر عرم کھوڑ کو حرم میں مار ڈالے تو ہر روز کفارہ دینا واجب ہو گا اور اسی طرح ہے جب کہ بچے اور انڈے توڑ دے اور جس انڈے میں بچہ حرکت کرے تو وہ بڑا حکم پتہ میں ہو گا۔

مسئلہ ۲۱۔ قضاۃ و جمل و دواج وغیرہ کے ہلاک کرنے میں جو چیز کا بچہ دودھ چھوڑ کر چرنا شروع کر دے کفارہ میں دینا پڑے گا اور جعفر و قیر و صوف وغیرہ کے مارنے سے بناء بر مشہور ایک درہم

کے تمام طہور

دے گا لیکن محلّ قلم دینا احوط ہے اور کڑی کے قتل میں ایک دانہ کھجور کفارہ دے گا اس اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سبھی بھر طعام اور اگر بہت زیادہ ہوں تو ایک بکری کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۲۱۱۔ جنگلی چر ہے وقفہ دگرہ و فزہ کے قتل میں ایک چھوٹا بکرا کفارہ میں دینا ہر گاہ اور ٹڈی میں مٹی بھر طعام دے گا۔

مسئلہ ۲۱۲۔ اگر کوئی عدا زبور کو ہلاک کرے تو کچھ مقدار طعام کفارہ میں دے گا ماں از جہت ازیت مادرے کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۔ جس راستہ پر ٹڈی ہو تو محرم پر واجب ہے کہ وہ راستہ چھوڑ دے۔ ہاں اگر ممکن نہ ہو یعنی راستہ چھوڑنے کا امکان نہ ہو اور پلٹنے سے کڑی ہلاک ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۴۔ اگر کچھ محرم لوگوں نے بل کر کسی حیوان کو قتل کیا ہو تو ہر ایک کو علیحدہ کفارہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۱۵۔ حیوان کا شکار یا شکار شدہ حیوان کا گوشت کھانا دونوں کا کفارہ یکساں ہے پس اگر محرم شکار کر کے اس کا گوشت کھائے تو وہ کفارہ اس پر واجب ہیں۔

نہ جو بیچارہ پختہ دودھ چھوڑ کر خود گھاس وغیرہ کھاتا ہو

مسئلہ ۲۱۶۔ جو شکار کو ہمارا لے کر حرم میں داخل ہو تو اس پر واجب ہے کہ اسے رکا کر بے پس اگر نہ چھوڑے اور وہ حیوان مر جائے تو اس پر کفارہ لازم ہے بلکہ جس نے احرام سے قبل شکار کیا ہو اور بعد میں عزم ہوا ہو تو پھر بھی شکار کا رکا کرنا واجب ہے اگرچہ حرم میں داخل نہیں ہوا ہو بنا برائے حیاط۔

مسئلہ ۲۱۷۔ حیوان کا شکار کرنا احرام کا گوشت کھانے میں فرق نہیں ہے چاہے عدا ہو یا سپوا یا بوجہ نادانی ہو کفارہ واجب ہوگا۔
مسئلہ ۲۱۸۔ اگر شکار کتر ہو تو کفارہ بھی کتر ہوگا اگرچہ شکار بوجہ نادانی یا بھول کر خطا کیا ہو اور یہی حکم ہے کہ شکار حرم میں عدا کیا ہو اور شکاری محل ہو یا کئی دفعہ احرام سے عزم ہوا ہو۔ لیکن اگر عزم سے ایک ہی احرام میں عدا نکلا رکھے ساتھ شکار ہو تو کفارہ ایک ہی کفارہ دینا پڑے گا۔

جماع

مسئلہ ۲۱۹۔ اثنا عشر مرتبہ واثنا عشر مفرغہ، اثنا عشر جماع میں حرم پر جماع حرام ہے بلکہ اس کے بعد اٹھ نماز طواف نسا سے قبل بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۲۲۰۔ اگر کوئی اشاعرہ میں جماع کرے جان بوجھ کر
قبل و بعد میں تو اگر سچی کسے بعد ہو تو اس کا عمرہ فاسد نہیں ہوگا۔ ہاں بندہ
احوط کفارہ میں اونٹ کا بچہ دینا واجب ہوگا اگر اس سے عاجز ہو تو
گائے دے ورنہ بکری دینی واجب ہوگی اور اگر سچی ختم کرنے سے پہلے
جماع کرے تو کفارہ جو ذکر ہو چکا ہے دے گا اور بنا پر اظہر عمرہ فاسد
نہیں ہوگا۔ ہاں احوط ہے کہ صورت امکان میں حج سے قبل عمرہ کا اعادہ
کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو آئندہ سال پر حج کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۲۱۔ اگر محرم احرام میں جان بوجھ کر اپنی عورت سے
وقوف مزدلفہ سے قبل جماع کرے تو اس پر کفارہ جماع اور اقام باقی اعمال
واجب ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ کرے گا نیز فرقی نہیں ہے کہ حج واجب
ہو یا مستحب اور یہی حکم عورت کے لئے جب کہ وہ بھی حالت احرام میں
ہو اور ہاں بوجھ کر جماع میں شریعت کی اتباع کی ہو۔ ہاں اگر عورت کو شوہر
جماع پر مجبور کرے تو اس صورت میں عورت کا حج فاسد نہیں ہوگا اور شوہر
پر رد کفارہ واجب ہوں گے۔ البتہ عورت پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور
جماع کا کفارہ صورت امکان میں ایک اونٹ ہے ہاں اگر اونٹ دینے
سے عاجز ہو تو ایک گائے دے گا ورنہ ایک بکری دینا ہوگی اور عورت
و مرد کو جدا کرنا باقی اعمال میں واجب ہے اور سال آئندہ اعادہ حج

میں اگر کوئی تیسرا آدمی ساتھ نہ ہو تو ایک دوسرے سے مقام جہان تک
جدا رہیں گے اور اگر عرفات کی طرف جاتے ہوئے پہلے سے مل کر
جہان کرے تو پہلی میں قربانی دینے سے قبل تمام سفر میں ایک دوسرے
سے جدا رہیں گے بلکہ بند براہِ حوط تمام اعمال حج سے فارغ ہونے تک
جدا رہنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۔ اگر عرم جان بوجھ کر دعوتِ مزدلفہ کے بعد اپنی
عورت سے جہان کرے پس اگر جہان طوافِ نسا سے قبل ہو تو اس پر
کفارہ مثل سابق واجب ہے لیکن اعادہ واجب نہیں ہے اور یہی حکم
ہے جبکہ پانچویں شرط طوافِ نسا سے قبل جہان کرے ہاں اگر پانچویں
شرط کے بعد جہان کیا ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۳۔ اگر عرم جان بوجھ کر عمرہ مفردہ میں عورت سے
جہان کرے تو مثل سابق کفارہ اُس پر واجب ہوگا لیکن اُس کا عمرہ ناسد
نہیں ہوگا جب کہ سنی کے بعد جہان کیا ہوگا اگر جہان سنی سے قبل واقع ہوا
ہو تو اس کا عمرہ باطل ہوگا اور ایک ماہ کے میں مٹھہر واجب ہوگا پھر
ایک ماہ کے بعد کسی میقات پر جا کر بطورِ اعادہ عمرہ مفردہ کا احرام باندھ
کر مکہ جانے کا نیز بنا براہِ حوط عمرہ ناسد کو بھی تمام کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۴۔ جو شخص اپنے احرام سے قبل ہرگز عورت سے

جماع کرے جب کہ عورت حالت احرام میں تھی تو عورت پر کفارہ واجب ہوگا لیکن بطور فرغت مرد ہی ادا کرے گا اور کفارہ ایک اونٹ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۲۵۔ اگر از روئے جہالت یا بھول کر محرم اپنی عورت سے جماع کر لے تو اس کا عمرہ و حج صحیح ہوگا اور کفارہ بھی واجب نہیں ہوگا اور یہ حکم باقی تمام محرمات میں جزو موجب کفارہ بنتے ہیں جاری ہوگا یعنی ہر محل موجب کفارہ اگر محرم سے از جہت جہالت یا نسیان کی وجہ سے صادر ہو تو اس پر کفارہ نہیں ہوگا مگر در چند موارد ذیل۔

۱۔ اگر محرم طواف حج کو بھول کر اپنی عورت سے جماع کر لے یا کچھ مقدار سعی عمرہ تمتع میں بھول جائے اور عورت سے جماع کرے یا اپنے آپ کو محل سمجھ کر ناخن اتار دے اور بعد از سعی و قبل از تقصیر جہالت بال حکم کی وجہ سے جماع کر لے۔

۲۔ اگر محرم خواہ مخواہ اپنا ہاتھ سر پائی اڑھی پر بٹھا پھرے اس ایک یا دو بالی گر جائیں۔

۳۔ اگر محرم از روئے جہالت بدن پر تیل لگائے اور ان سب کا حکم پلنے مقام پر آجائے گا۔

تقبیلِ نساء

مسئلہ ۲۲۶۔ اگر محرم از روئے شہوت اپنی عورت کا بوسہ
 مسخو حکم ہے اور اگر بوسہ کی وجہ سے منی خارج ہو جائے تو اس پر واجب
 ہے کہ ایک ادنٹ یا جزد در کفارہ میں دے بلکہ بنا برا حوط اگر منی خارج نہ
 بھی ہو تو کفارہ دے گا۔

ہاں اگر بوسہ شہوت کے ساتھ نہ لیا ہو تو کفارہ میں ایک بکری دینا ہونگی
 مسئلہ ۲۲۷۔ اگر کوئی طوافِ نساء کے بعد اپنی عورت کا
 حالتِ احرام میں بوسہ لے تو اقروط ہے کہ کفارہ میں بکری دے۔

لمسِ عورت

مسئلہ ۲۲۸۔ عرم کے لئے جائز نہیں ہے کہ شہوت کے ساتھ اپنی عورت کو
 لمس کرے اگر ایسا کیا تو کفارہ میں ایک بکری دے گا ہاں اگر شہوت کے بغیر لمس کرے تو اس پر کوئی چیز
 نہیں ہے۔

عورت کی طرف نظر اور اس سے ملامتہ کرنا

مسئلہ ۲۲۹۔ اگر محرم اپنی عورت سے ملامتہ کرے اور منی خارج
 ہو جائے تو ایک ادنٹ کفارہ میں دے گا اور اگر اجنبی عورت کی طرف

شہوت یا غیر شہوت سے دیکھے اور منی نکل آئے تو اس پر ایک اونٹ کفارہ میں دینا ہوگا۔ ہاں اگر اونٹ دینے پر قادر نہ ہو تو جزور سے گا اور اگر متوسط درجہ کی زندگانی ہو تو ایک گھائے سے گا اور فقیر ہو تو ایک بکری سے گا البتہ اگر اپنی عورت کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھے اور منی خارج نہ ہو تو اگرچہ گنہگار ہوگا لیکن کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۔ اگر محرم زوجہ کی طرف شہوت سے نظر کرے اور منی خارج ہو تو ایک اونٹ یا جزور کفارہ میں دینا واجب ہے۔ ہاں اگر شہوت کے ساتھ نہ کرے اور منی خارج نہ ہو یا غیر شہوت کے دیکھے اور منی نکلے تو سب دوسورت میں کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۔ محرم مذکورہ بالا افعال کے علاوہ اپنی زوجہ سے لذت اٹھا سکتا ہے بنا برائے لہر لیکن اعوطبہ کہ ہر لذت کو ترک کرے۔

استنار

مسئلہ ۲۳۳۔ اگر محرم اپنے آرتھ ناسل سے ملاعبہ کرے اور منی خارج ہو جائے تو اس کا حکم مثل جماع ہوگا۔ پس اگر محرم احرام حج میں وقوف مزدلفہ سے قبل مشیت زنی کرے تو کفارہ واجب ہے اور باقی اعمال حج کا اتمام لازم اور سال آئندہ اعادہ حج ضروری ہوگا جیسے کہ

ایسا فعل عمرہ مفردہ میں فراغت سہی سے قبل کرے تو عمرہ باطل و اعمال عمرہ کا اقامہ اور سال آنسو عمرہ کا اعادہ لازم ہے۔ کفارہ استناء مثل کفارہ جلع کے ہے و چنانچہ بغیر مشیت زنی کے منی خارج ہو مثلاً عورت کی طرف دیکھنے یا خیال میں لانے کی وجہ سے منی خارج ہو تو اس صورت میں بھی کفارہ واجب ہے البتہ بنابر اظہر حج و عمرہ فاسد نہیں ہوگا اگرچہ احتیاط ہے کہ حج و عمرہ کا اعادہ کرے

عقد نکاح

مسئلہ ۲۳۳۔ محرم پر اپنا یا کسی غیر کا عقد نکاح کرنا حرام ہے فرق نہیں ہے۔ دوسرا آدمی محرم ہو یا عاقل ہو نکاح دائمی ہو یا منقطع ہو مذکورہ تمام صورتوں میں عقد باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۴۔ اگر محرم یا کوئی شخص محل، محرم کے لئے کسی عورت سے نکاح کرے اور شوہر دخول بھی کرے جب کہ ایسے نکاح کی حرمت کا عاقد و زوج دونوں کو علم تھا تو دونوں پر ایک ایک از نٹ کفارہ دینا ہوگا اور اگر عورت کو علم ہو تو وہ بھی کفارہ دے گی۔

مسئلہ ۲۳۵۔ مشہور یہ ہے کہ کسی مجلس نکاح میں یا نکاح کی گواہی دینے میں محرم کا حاضر ہونا حرام ہے بلکہ بعض نے تفریہ یا کر کسی

سایت نکاح کی گواہی بھی محرم پر حرام ہے لیکن اس کی دلیل ظاہر نہیں ہے۔
 مسئلہ ۲۳۶۔ حالتِ احرام میں بنا دبر احوط کسی حورست کو خطیبہ
 نکاح کئے لئے آمادہ کرنا محرم کئے جائز نہیں ہے ہاں طلاقِ رجبی میں جڑنا
 کرنا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا اور محرم کو لڑکی بھی خرید سکتا ہے اگرچہ اس سے
 لذت اٹھانے کا قصد ہوا البتہ احوط ہے کہ محرم کو لڑکی خریدتے وقت
 قصد لذت نہ کرے نیز بنا دبر اظہر کسی کئے لئے تحلیل کو لڑکی و قبولِ تحلیل
 جائز ہے۔

استعمالِ خوشبو

مسئلہ ۲۳۷۔ حالتِ احرام میں استعمالِ زعفران و عود و مسک
 و عتبر وغیرہ حرام ہے یعنی سونگھنا و ملنا و کھانا حرام ہے اور جس لباس پر
 مذکورہ چیزوں کا اثر ہو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ بنا دبر احوط ہر خوشبو
 سے اجتناب کرے

مسئلہ ۲۳۸۔ خوشبودار فروٹ لاکھانا جائز ہے مثل سیب
 و سفرجل وغیرہ لیکن کھاتے وقت ناک بند رکھے۔

مسئلہ ۲۳۹۔ صفا اور مردہ سکھد میان سنی کوتاہ وقت خوشبو
 کی وجہ سے ناک بند کرنا محرم پر واجب نہیں ہے جب کہ وہاں مطر و چا

جائز ہوا بعد احتیاط لازم ہے کہ سعی کے علاوہ کسی اور حالت میں خوشبو کی وجہ سے ناک بند رکھے اور خلوق کعبہ جو ایک خوشبو کی قہم ہے کا سرگھنا کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۱۔ اگر عرم عدا کچھ مقدار خوشبو کھالے تو بنا بر مشہور ایک دن کفارہ میں دے گا اور کھانے کے علاوہ کفارہ کا ثاب ہونا محل اقبال ہے اگرچہ کفارہ دینا احوط ہے۔

مسئلہ ۲۴۲۔ بدبو کی وجہ سے اگر عرم ناک بند رکھے تو حرام ہے۔ ہاں اس جگہ سے تیزی کے ساتھ گزر جانا کوئی حرج نہیں ہے۔

مردوں کیلئے سلا ہوا لباس

مسئلہ ۲۴۳۔ عرم پر قمیص و شلوار و عباد و زره اور بٹن و دکیر و غیرہ پہنا حرام ہیں بلکہ احوط ہے کہ ہر جے ہوئے لباس سے اجتناب کرے بلکہ احوط ہے کہ جو چیز سے ہوئے کپڑے کے مشابہ ہو مثل ند و غیرہ اُس سے بھی اجتناب کرے۔ ہاں نقدی محفوظ کرنے کے لئے سلی ہوئی دھیان کر کے ساتھ باہر صابا نو ہے اور فرق جذب بھی باندھ سکتا ہے اور سٹے ہوئے لحاف و غیرہ میں عرم ہو سکتا ہے لیکن سر پر عدا لحاف نہ ڈالے۔

مسئلہ ۲۴۳۔ احوط یہ ہے کہ عرم تک کے بدنوں پہ لگاؤ
میں نہ باندھے بلکہ مطلقاً اس میں گرہ نہ دے یعنی ایک پہلے کو دوسرے
پتے سے متصل کرنے کے لئے نہ گرہ ڈالے اور نہ سوئی کے ذریعہ متصل
کرے بلکہ احوط ہے کہ وہاں بھی گرہ وغیرہ نہ ڈالے ہاں ردا کے پتے
سوئی وغیرہ سے متصل کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۴۴۔ عورتیں حالت احرام میں ہر سلا ہوا لباس
پہن سکتی ہیں لیکن تقاضین ہاتھوں میں نہ پہنیں۔

مسئلہ ۲۴۵۔ اگر عرم عداً ایسا لباس پہن لے جو حالت لوم
میں حرام ہو تو اس کا کفارہ ایک بکری دے گا۔ اور بنا بر احوط کفارہ دینا
لازم ہوگا اگرچہ حالت مجبوری میں بھی استعمال کرے۔

سرمہ لگانا

مسئلہ ۲۴۶۔ سرمہ لگانے کی چند صورتیں ہیں۔

- ۱۔ قصد زینت سے یا سرمہ آنکھوں میں لگائے تو عرم پر یقیناً حرام
ہے اور اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔ بنا بر احوط
- ۲۔ بغیر قصد زینت یا سرمہ لگانا
- ۳۔ قصد زینت ہو لیکن سرمہ یا سرمہ لگانا نہ ہو تو احوط ہے کہ ان

دوسروں سے بچتا ہے جیسے کہ سر ملانے سے کفارہ دینا اور

۴۔ سر میلہ رنگ کے علاوہ اور بغیر قصد زینت کے آنکھوں میں لگانا کوئی حرج نہیں اور بلا اشکال کفارہ نہیں ہے۔

۳۔ آئینہ دیکھنا

مسئلہ ۲۴۶۔ بطور زینت آئینہ دیکھنا حالت احرام میں حرام ہے اور اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔ بناء برأحوط اعلیٰ ہاں اگر بغیر زینت کے کسی دیگر غرض کے لئے آئینہ میں نگاہ کرے جیسے کٹنا یا پرچے سے آنسنے والی موٹرول کو آئینہ ہے۔ دیکھنا ہے۔ اس طرح کوئی حرج نہیں ہے اور جو زینت کے لئے آئینہ دیکھے تو مستحب ہے کہ تعبیر کی تہذیب کرے۔ حرمت و مرد کے لئے عینک لگانا جائز ہے جب کہ بطور زینت نہ ہو لیکن بہتر ہے کہ محرم عینک نہ لگائے البتہ یہ حکم باقی صاف شفات چیزوں میں نظر کرنے پر جاری نہیں ہوا۔ پس صاف پانی اور دیگر متیل شدہ اجسام میں عینک کرنا کوئی حرج نہیں ہے۔

خُف اور جوراب پہننا

مسئلہ ۲۴۸ :- مرد پر حالتِ احرام میں خف و جوراب وغیرہ پہننا حرام ہے اور بطورِ احتیاط اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔ ہاں عورتیں پہن سکتی ہیں اور احتیاط ہے کہ جو چیز تمام پشت پاؤں کو چھپا دے نہ پہنے و چنانچہ مرد عجم کو ہوائی چل وغیرہ نہ مل سکے اور خف و جوراب پہننے پر مجبور ہو جائے تو احتیاط ہے کہ پاؤں کی پشت سے اُسے چھڑائے و اگر کوئی غیر پہننے کے پشت پاؤں چھپا دے تو کوئی حرج نہیں ہے جیسے کہ پاؤں لحاف کے اندر رکھ کر سو جائے۔

جھوٹ و سب

مسئلہ ۲۴۹ :- ہر حالت میں جھوٹ و سب حرام ہیں لیکن حالتِ احرام میں حرمت کی تاکید ہے قال اللہ تعالیٰ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ اس آیت میں فسوق سے مراد جھوٹ و سب ہاں تعارض یعنی سب و نسب کے لحاظ سے دوسروں پر اظہارِ فقر کرنا اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ انسان اپنے لئے ایسے مقام پر فضیلت و برتری کو ثابت کرے

جہاں دوسروں کی توہین ہو تو یہ حرام ہے۔

۲۔ انسان کسی مقام پر اپنی فضیلت ثابت کرے جہاں دوسرے لوگوں کی توہین نہ ہو تو یہ محرم وغیر محرم کے لئے جائز ہے۔

جدال

مسئلہ ۲۵۰ :- محرم کے لئے جدال جائز نہیں ہے یعنی لَا وَاللّٰهِ وَبِئْسَ مَا لِلّٰهِ بَلْكَ اِنْ الْفَاتِحَہ کے بغیر بھی قسم کو ترک کرے۔ یا حوط ہے

مسئلہ ۲۵۱ :- ختمِ جدال سے دو چیزیں مستثنیٰ ہیں

۱۔ ضرورت کے تحت اخباتِ حق یا ابطالِ باطل کے لئے قسم جائز ہے

۲۔ جب کہ ارادہ قسم کا نہ ہو بلکہ ارادہ کسی دیگر امر کا ہو جیسے اظہارِ تعظیم کے لئے کہے لَا وَاللّٰہ تم یہ کام نہ کرو۔

مسئلہ ۲۵۲ :- جب کہ انسان سبائی کی بنا پر قسم اٹھائے تو کوئی کفارہ نہیں ہے لیکن استغفار کرے جب کہ فقط دوسرے قسم اٹھائے ہاں اگر دوسرے سے تجاوز کرے تو ایک بکری کفارہ میں دے گا اور اگر جوڑی قسم اٹھائے تو ایک مرتبہ کا کفارہ ایک بکری واجب اور دوسرے مرتبہ پر دو بکری اور تیسری مرتبہ ایک گائے دینا واجب ہے۔

بدنی جانوروں کو مارنا

مسئلہ ۲۵۳۔ جرّیں مارنا یا بدن سے پکڑ کر دوسری جگہ پھینکنا محرم پر حرام ہے۔ ہاں ایک جگہ سے پکڑ کر دوسری جگہ پھوڑنا کوئی حرج نہیں ہے اور اگر مار دے تو احوط ہے کہ مٹی بھر طعام کفارہ میں کسی فقیر کو دے اور مچھّر دپتہ وغیرہ کو بنا برا حوط نہ مارے جب کہ وہ محرم کو ضرر نہ پہنچائیں البتہ دونوں کو اپنے نزدیک آنے سے دفع کرنا برا ظہر جائز ہے اگرچہ اسے بھی ترک کرنا احوط ہے۔

زینت کرنا

مسئلہ ۲۵۴۔ بقصد زینت ہاتھ میں انگوٹھی رکھنا محرم کے لئے حرام ہے ہاں بقصد سنت کوئی حرج نہیں ہے بلکہ کسی چیز سے بھی حالت احرام میں زینت کرنا حرام ہے اور بنا برا احتیاط کفارہ ایک ذنب ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۵۔ حالت احرام میں جاناگنا جب کہ زینت کہی جائے تو حرام ہے اگرچہ محرم خود قصد زینت نہ بھی کرے۔ ہاں اگر زینت نہ کہا جائے تو جائز ہے جیسے کہ بطور علاج وغیرہ کے لگائے۔

مسئلہ ۲۵۴۔ حالتِ احرام میں بطور زینت عورت کو زیور استعمال کرنا حرام ہے ان اگر احرام سے قبل زیور کی عادت ہو تو اس صورت میں استعمال کر سکتی ہے لیکن حالتِ احرام میں اپنے شہر اور دیگر مردوں سے چھپائے رکھے، غائب کرے۔

تیل لگانا

مسئلہ ۲۵۵۔ حالتِ احرام میں تیل وغیرہ لگانا محرم پر جائز نہیں ہے اگرچہ تیل خوشبودار نہ بھی ہو ان ضرورت و علاج کے لئے جائز ہے۔

مسئلہ ۲۵۶۔ اگر محرم جان بوجھ کر تیل استعمال کرے تو کفارہ ایک بکری ہے اور اگر جہالت کی وجہ سے ہو تو اچھا یہ کہ فقیر کو کھانا کھلائے۔

بدن سے بال زائل کرنا

مسئلہ ۲۵۷۔ محرم کو اپنے یا کسی غیر کے بدن سے بالوں کو زائل نہیں کر سکتا فرق نہیں دوسرا آدمی محرم پر یا محل ہو۔ ہاں چار حالتوں میں محرم بال زائل کر سکتا ہے۔ ۱۰ جب کہ بدن محرم میں جوئی کثرت سے ہوں ۱۱ حالتِ مجردی میں ۱۲ جب بال آنکھ میں آگ کر

اذیت کریں (۴۱) ہنگام وضو و غسل میں بال خود بخود گر جائیں۔

مسئلہ ۲۶۸۔ اگر محرم بغیر ضرورت کے سر کے بال مونڈ دے تو ایک دن بہ کفارہ دے گا اور اگر بطور ضرورت مونڈے تو کفارہ میں ایک دن بہ دے گا یا تین دن روزے رکھے گا یا چھ مساکین کو طعام دے گا یعنی ہر مسکین کو دو من طعام دے گا و اگر دونوں زیر بغل بالوں کو مونڈے تو کفارہ ایک دن بہ دے گا اور بنا بر احتیاط ایک بغل کا بھی یہی حکم ہے اور اگر کچھ بال ڈاڑھی وغیرہ کے مونڈے تو مٹھی بھر طعام فقیر کو دے گا چنانچہ محرم کسی دوسرے کا سر مونڈے چاہے وہ دوسرا آدمی محرم ہو یا علی ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۹۔ اگر محرم اپنے سر یا بدن کو خراشے اور کوئی بال نہ گرے اور نہ ہی خون نکلے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے و چنانچہ سر یا ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنے سے ایک دو بال گر جائیں تو مٹھی بھر طعام بطور صدقہ دے۔

مردوں کا سر کو چھپانا

مسئلہ ۲۶۲۔ حالت احرام میں تمام سر یا بعض حصہ کو کسی چیز سے چھپانا حلی گیلی مٹھی سے بھی حرام ہے اور بنا بر احتیاط کوئی چیز سر پر نہیں رکھ سکتا۔ ہاں تسبیح یا سر درد کی وجہ سے

سر پر رومال باندھنا جائز ہے۔ نیز کان بھی نہیں چھپانے چاہئیں۔
مسئلہ ۲۶۳۔ حالت احرام میں سر پر تھکڑا رکھنا جائز ہے لیکن
 بہتر ہے کہ اس کو بھی ترک کرے

مسئلہ ۲۶۴۔ بنابر احتیاط محرم پانی وغیرہ میں سر کو نہ ڈبوئے
 اداس صورت میں عورت و مرد کے لئے کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۔ اگر محرم اپنے سر کو ڈھانپ لے تو بنا براحتیاد
 ایک دینہ کفارہ دے گا اور غیہرا در حالت اضطرار کفارہ نہیں ہے۔

عورتوں کا چہرہ چھپانا

مسئلہ ۲۶۶۔ حالت احرام میں عورتیں چہرہ پر نقاب وغیرہ
 نہ ڈالیں۔ بنابر احتیاط بلکہ چہرے کا بعض حصہ بھی نہ چھپائیں۔ ہاں سونے
 کے دقت یا حالت ناز میں سر کے ساتھ از باب مقتدرہ چہرے کو چھپانا
 کوئی حرج نہیں ہے البتہ بنابر احتیاط فراغت نانہ کے بعد کپڑے
 کو چہرے سے فوراً ہٹائے۔

مسئلہ ۲۶۷۔ حالت احرام میں عورتیں اس طریقہ سے
 چہرہ کو چھپا سکتی ہیں کہ سر کی طرف سے چادر و عبا کا پتہ کھینچ کر تھڑی
 نمک لے جائیں اور احتیاط ہے کہ اس پتہ کو تھکڑا یا لکڑی پٹکا وغیرہ کے

ذریعہ چہرہ سے ہٹا کر رکھیں۔

مسئلہ ۲۶۸:- بنابر احتیاط عورت کو چہرہ چھپانے پر ایک
دنبہ کفارہ دینا ہر گاہ۔

مردوں کا زیر سایہ چلنا

مسئلہ ۲۶۹:- حالت احرام میں مردوں کا حالت سیر میں زیر سایہ چلنا یا بھرتی وغیرہ سے سر پر سایہ کو ناجزیم ہے۔ اگرچہ بادیہ ستف عمل یا سرٹریا ہوائی جہاز وغیرہ کا جو محرم پیدل ہو یا سواری پر جو باندہ احتیاط نیز احوط بلکہ اظہر ہے کہ سایہ دار چیز اگرچہ سر پر نہ بھی ہو تو بھی اُس کے سایہ میں نہ چلے مثلاً چلتے ہوئے سایہ دائیں بائیں ہو اور محرم ایسے سایہ میں چلے تو جائز نہ نہیں ہے ہاں اپنے ہاتھ کو آفتاب سے بچاؤ کے لئے رکھنا جائز ہے اور حال السیر میں ظل عمل کا کوئی حرج نہیں نیز مسجد شجرہ کی چھت والی جگہ محرم ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷۰:- حالت احرام میں سایہ دوام ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آفتاب یا سردی یا گرمی یا بارش وغیرہ سے بچانے والی چیز کو استعمال نہ کرے وچنانچہ اگر اس طرح نہ ہو یعنی سایہ کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۱۔ جب عرم مکہ معظمہ پہنچ جائے اگرچہ منزل کا ابھی بندہ نہ کیا ہو پھر بھی سایہ میں چل پھر سکتا ہے بلکہ راستہ میں اگر کہیں توقف کرے تو سایہ میں جانا کوئی حرج نہیں ہے اور اظہر ہے کہ ان موارد میں چھتری وغیرہ کا سایہ سر پر کر سکتا ہے اگرچہ بنا بر احتیاط اجتناب کرے۔

مسئلہ ۲۴۲۔ عورتوں اور بچوں کا سایہ میں چلنا اور مردوں کا حالت مجبوری یا گرمی و سردی کی وجہ سے جائز ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۔ سایہ میں چلنے کا کفارہ ایک واجب ہے اور فرق نہیں ہے کہ حالت اختیاری یا اضطراری ہو۔ اور اگر سایہ میں چلنے کا تکرار ہو تو احتیاط ہے کہ ہر روز کے عوض میں کفارہ دے اگرچہ اظہر یہ ہے کہ ہر احرام میں ایک کفارہ لازم ہے۔

بدن سے خون نکالنا

مسئلہ ۲۴۴۔ حالت احرام میں بدن خراشنے یا مسراک کرنے سے بنا بر احتیاط خون نکالنا حرام ہے۔ ہاں ضرورت کے تحت یا نا راجحی رفع کرنے کے لئے خون نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔ خون نکالنے کا کفارہ ایک واجب دینا واجب ہے۔

ناخن اُتارنا

مسئلہ ۲۴۵۔ در حالتِ احرام میں پُرنا ناخن یا کچھ حصہ ناخن حرام ہاں کچھ حصہ ناخن اگر اذیت دے رہا ہو تو اسے کاٹنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۴۶۔ ایک ناخن اُتارنے کا ایک مد طعام ہے اور اگر کوئی ایک مجلس میں دونوں ہاتھوں کے ناخن اُتارے تو کفارہ ایک دنہ دے گا اور یہی حکم پاؤں کے ناخنوں کا ہے وچنانچہ ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں ایک مجلس میں اُتارے تو کفارہ ایک دنہ اور اگر دو مجلس میں اُتارے تو دو دنہ کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۲۴۷۔ جو مفتی ناخنوں کا اُتارنا جائز سمجھتا ہو تو اس کا مقلد حالتِ احرام میں ناخن اُتارے اور خون نکل آئے۔ تو بنا برا احتیاط اس کا کفارہ مفتی پر لازم ہوگا۔

دانت نکالنا

مسئلہ ۲۴۸۔ تمام فقہاء کا نظریہ ہے کہ دانت نکالنے سے خون نہ بھی نکلے تو پھر بھی حرام ہے اور کفارہ ایک دنہ دینا ہوگا لیکن ان کی دلیل میں تاقل ہے اور بعید نہیں ہے کہ ایسا عمل جائز ہو۔

اسلحہ ساتھ رکھنا

مسئلہ ۲۷۹: حالت احرام میں تلوار اور نیزہ یا عورت جس کو اسلحہ کہے ہمراہ رکھنا حرام ہے اور بعض فقہانے ہر آلہ تحفظ یعنی زرہ و نیزہ کو جائز کہا ہے اور یہ احوط ہے۔

مسئلہ ۲۸۰: جب کہ اسلحہ بدن سے متصل نہ ہو بلکہ سامان وغیرہ میں رکھا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں اگرچہ اسے بھی ترک کرنا احوط ہے۔

مسئلہ ۲۸۱: حالت اختیار میں حمل اسلحہ حرام ہے البتہ حالت اضطرار میں کوئی حرج نہیں ہے اور بنا بر احوط اسلحہ کا کفارہ ایک کبریٰ ہے۔

شکار حرم و درخت گھاس حرم

یہاں تک ۲۵ چیزیں جو حالت احرام میں حرام تھیں وہ ذکر ہو چکی ہیں اور اب دو چیزیں حرم و محرم و فعلی دونوں پر حرام ہیں حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ حد و حرم میں شکار حرم و فعلی دونوں پر حرام ہے جیسے کہ ذکر ہو چکا ہے۔
- ۲۔ حد و حرم میں گھاس و غیرہ کو اکھاڑنا یا درخت کا ٹخا حرام ہے ہاں بطور متعارف چلنے سے گھاس و غیرہ کا اکھڑ جانا کوئی حرج نہیں ہے نیز گھاس کھانے کے لئے جانور کو آزاد کرنا جائز ہے۔ ہاں حرمت قلع با قلع

سے چند مواردِ مستثنیٰ ہیں یعنی جائز ہیں۔

۱۔ اذخر جو معروف ہوئی ہے ۲۔ کھجور اور پھل دار درخت ۳۔ گھاس
جوانٹ کی خوراک ہو۔ ۴۔ جو گھاس یا درخت کسی کے گھر میں اُگے
ہوں یا خود اُس نے لگائے ہوں البتہ وہ درخت جو مکان خریدنے سے
قبل موجود تھا تو اُس کا حکم باقی درختوں کی طرح ہے یعنی جائز نہیں ہے
مسئلہ ۲۸۲۔ اگر کوئی ایسا درخت ہو کہ اُس کا تناحدود
حرم میں ہو اور شاخیں حرم سے باہر ہوں یا اُس کا عکس ہو تو ایسے درخت
کا حکم اس درخت کی مانند ہے جو سب کا سب حدودِ حرم میں ہو نیز درخت
کا کفارہ اس کی قیمت ہوگی، ہاں گھاس کاٹنے کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

کفارے کا جانور کہاں ذبح کیا جائے گا

مسئلہ ۲۸۳۔ حالتِ احرام میں اگر کوئی عمرہ میں شکار کرے تو
کفارہ کا جانور مکہ مکرمہ میں ذبح کیا جائے گا اور اگر احرام حج میں شکار کرے
تو اس کا کفارہ منیٰ میں ذبح کرے گا۔

مسئلہ ۲۸۴۔ اگر حرم پر صید کے علاوہ کسی اور سبب سے
کفارہ واجب ہو تو اخیر ہے کہ اعمالِ حج ختم کرنے کے بعد وطن تک تاخیر
جائز ہے پھر جہاں چاہے حرام کفارہ کو ذبح کرے لیکن افضل ہے کہ کفارہ کو

مستحب ہی میں ذبح کرے۔

شُرَاطُ طَوَاف

عمرہ تمتع میں طواف بعد سرا واجب ہے اگر کوئی عمدًا طواف کو ترک کرے تو اس کا حج باطل ہوگا۔ چاہے وہ حکم طواف سے عالم تھا یا جاہل یا بالغ یا لکھنوع تھا۔ یاد رہے کہ طواف بھی ارکان حج میں سے ایک رکن ہے اور اگر کوئی طواف انجام دینے میں اتنی تاخیر کرے کہ اب اگر طواف کرے تو دو قمرات کر رک کر ناممکن نہ ہو تو یہ صورت بھی ترک طواف کے حکم میں ہوگی مگر جب عدم طواف سے عمرہ باطل ہوگا تو بنا دبر اظہر احرام بھی باطل ہوگا۔ اور ایسی صورت میں احوط و ادنیٰ یہ ہے کہ حاجی حج انفرادی کی طرف مدد مل کرے گا لہذا ان دونوں صورتوں میں سال آئندہ حج تمتع کا اعادہ واجب ہے نیز طواف میں چند امور معتبر ہیں۔

نیت :- پس اگر طواف میں قصد قربت نہ ہو تو طواف باطل ہوگا۔
طہارت :- از حدث اصغر و حدث اکبر پس اگر کوئی عمدًا یا جہلاً یا نسیاناً بغیر طہارت کے طواف کرے تو باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۵ :- اگر اشخاص طواف میں محرم سے حدث سرزد ہو تو اس میں چند صورتیں ہیں۔

اگر حدیث ۳۱۴ چکر سے پہلے صادر ہوا ہو تو اس صورت میں طواف باطل ہوگا اور طہارت کے بعد اعادہ طواف لازم ہے۔

۲۔ اگر چوتھے چکر کے بعد بغیر اختیار کے حدیث صادر ہو تو طواف چھوڑ کر طہارت کے بعد جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے لے کر تمام کرے۔
 ۳۔ حدیث ۳۱۴ چکر کے بعد اور چوتھے کو تمام کرنے سے پہلے واقع ہوا ہو یا چوتھا چکر تمام ہونے کے بعد ہو لیکن اختیاراً ہر وقت بنا برحوظ ان دو صورتوں میں طواف چھوڑ کر طہارت کر کے جہاں سے توڑا تھا وہیں سے لے کر تمام کرے اور پھر طواف کا اعادہ کرے بلکہ اس احتیاط سے بہتر ہے کہ طہارت کے بعد ایک طواف کامل بقصد مافی الذمہ بجا لائے تو دوسرا طواف کامل حاب ہو سکتا ہے یا پہلے ناقص کو تمام کرنے والا ہوگا اور زائد لغو شمار ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۶۔ اگر کوئی طواف میں شروع ہونے سے پہلے یا أثناء طواف میں طہارت کا شک کرے۔ پس اگر حالت سابقہ کا علم تھا کہ طہارت تھی اور حدیث صادر ہونے کا اُس نے بعد شک ہوا ہو تو شک کی پرواہ نہ کرے ورنہ طہارت و طواف واجب ہوگا یا طہارت کے بعد از سر نو طواف بجا لائے گا۔

مسئلہ ۲۸۷۔ اگر کوئی طواف سے فارغ ہو کر شک کرے کہ

طہارت تھی یا نہ تو ایسے شک کی پرواہ نہ کرے۔ اگرچہ اعادہ طوافِ احوط ہے البتہ نماز طواف کے لئے طہارت واجب ہوگی۔

مسئلہ ۲۸۸۔ اگر کسی کے لئے وضو ممکن نہ ہو تو تیمم کر کے طواف بجالائے اور اگر تیمم بھی ممکن نہ ہو تو اس پر حکم جاری ہو گا کہ گویا اصل طواف کے لئے امکان نہیں جس جب ممکن سے ناامید ہو جائے تو طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے گا یاں احوط اُملی ہے کہ نائب کے علاوہ خود بھی ایسی حالت میں بغیر طواف کے طواف بجالائے۔

مسئلہ ۲۸۹۔ حائض و نفاس واجب خون متعلق ہو جائے تو ان دونوں اور جنب پر طواف کے لئے غسل واجب ہے اور اگر غسل دشوار ہو اور امکان کی ناامیدی ہو تو تیمم کر کے طواف بجالانا واجب ہے۔ اور بنا برحوظِ وادی اس کے علاوہ کسی کو طواف کے لئے نائب بھی بنائے گاں اگر تیمم دشوار ہو تو نائب متعین ہو گا۔

مسئلہ ۲۹۰۔ اگر عورتِ متنع میں عورتِ حالِ احرام یا احرام کے بعد حائض ہو اور اعلانیٰ عموماً بجالانے کا وقت دسیع ہو تو صبر کرے کہ خون ختم ہونے کے بعد غسل کر کے اعلانیٰ بجالائے یاں اگر وقت تنگ ہو تو سہل کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اگر حیضِ احرام باغض سے قبل شروع ہو چکا تھا تو اس صورت میں حج

افراد کی طرف عدول کرے گی اور اعمال حج بجالانے کے بعد اگر ممکن ہو تو عمرہ مفردہ بجالانا اس پر واجب ہے۔

(۲) اگر احرام کے بعد حیض شروع ہو تو اس صورت میں اسے اختیار ہے کہ حج افراد بجالائے۔ پہلی صورت کی طرح یا عمرہ تمتع کے اعمال بغیر طواف کے بجالائے اور سعی کے بعد تقصیر کرے پھر حج کا احرام باندھ کر عرفات جائے پھر اعمال منیٰ سے فارغ ہو کر طواف حج سے پہلے طواف عمرہ کر بطور قضاء بجالائے اور اگر یقین رکھتی ہو حیض منیٰ سے واپسی کے بعد بھی ختم نہیں ہو گا تو طواف کے لئے ناسیئہ اور خود سعی کرے اور جس دن خون کی آزمائش ضروری ہے وہ دن بھی ایام حیض کے حکم میں ہو گا اور ایام حیض کا حکم اس دن پر جاری ہو گا۔

مسئلہ ۲۹۱۔ اگر اشاد طواف میں حیض جاری ہو تو مشہور

ہے کہ اگر نصف طواف پورا ہونے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے و چنانچہ اگر نصف طواف سے تجاوز کرنے کے بعد ہو تو جتنا بجالایا ہے صحیح ہو گا۔ اور غسل کے بعد باقی ماندہ کو بجالانا واجب ہے بلکہ ہر دو صورت میں احط یہ ہے کہ غسل کے بعد ایک طواف کامل بقصد اتم از تمام و اتمام بجالائے جب کہ وقت وسیع ہو ورنہ سعی کرے اور تقصیر کے بعد حج کا احرام باندھے پھر اعمال منیٰ سے فارغ ہو کر مکہ لوٹ کر بطور قضاء طواف

بجالاتے طواف حج سے پہلے۔

مسئلہ ۲۹۲۔ اگر عورت کو طواف کے بعد خون حیض آئے
لیکن ابھی نماز طواف نہ پڑھی ہو تو طواف صحیح ہے اور غسل حیض کے بعد
نماز طواف بجالاتے گی اور اگر وقت تنگ ہو تو سعی و تقصیر کرے پھر طواف
حج سے قبل نماز کی قضا کرے۔

مسئلہ ۲۹۳۔ اگر عورت طواف اور نماز کے بعد حیض کا احساس
کرے اور معلوم نہ ہو کہ طواف و نماز سے قبل تھا یا اثناء نماز میں یا نماز کے
بعد جاری ہوا ہے تو بنا رکھے گی کہ طواف و نماز دونوں صحیح ہیں اور اگر
معلوم ہو کہ نماز سے قبل تھا اور وقت بھی تنگ ہو تو سعی و تقصیر کرے اور پاک
ہونے تک نماز میں تاخیر کرے گی اس طرح عمرہ تمام ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۹۴۔ جب عورت مکہ میں داخل ہوئی مٹی تو اعمال
عمرہ بجالانے پر ممکن تھی لیکن جان بوجھ کر تاخیر کی حتیٰ کمالنہ ہو گئی اور وقت
بھی تنگ ہو گیا تو ظاہراً اُس کا عمرہ ناسد ہو جائے گا لہذا بنا دبرا حوط اب
حج افراد کی طرف عدل کرے لیکن آئندہ سال حج کا اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ ۲۹۵۔ طواف مستحب میں طہارت معتبر نہیں ہے پس
طواف بغیر طہارت کے صحیح ہے لیکن نماز کے لئے طہارت شرط ہے۔
مسئلہ ۲۹۶۔ مفسدہ شخص کے لئے طہارت عذر کافی ہے

مثلاً حالت مجبوری و مسلسل بول کی صورت میں ہاں جس کو جلاب لگے موئے ہوں اور اگر امکان ہو تو جمع کرے یعنی خود بھی ہر حالت میں طواف کرے اور کسی کو نایاب بھی بنائے اور متقاضہ کسے لئے احوط یہ ہے کہ طواف اور نماز کے لئے علیحدہ علیحدہ وضو کرے اگر استقاضہ قلیل ہو لیکن ایک غسل درود وضو کرے دونوں یعنی طواف و نماز کے لئے جب کہ استقاضہ مترسٹم ہو اور اگر کثیر ہو تو ہر ایک کے لئے علیحدہ غسل کرے وضو کی ضرورت نہیں ہے جب کہ حدث اصغر صادر نہ ہو ورنہ ہر غسل کے ساتھ وضو بھی لازم ہے بنا بر احوط۔

طہارت عن الخبث یعنی جو چیزیں طواف میں معتبر ہیں اُن میں سے تیسری طہارت بدن دیکس ہے پس اگر محرم کا بدن یا لباس نجس ہو تو طواف صحیح نہیں ہوگا اور بنا بر احوط جو نجاست نماز میں معاف ہے وہ طواف میں معاف نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۷۔ حالت طواف میں زخم و چوڑے والا خون چکے اس سے اجتناب کرنا دشوار ہو تو کوئی حرج نہیں رکھتا اور طواف میں آگے لباس اور بدن سے زائل کرنا واجب نہیں ہے جیسے کہ طواف میں متنجس چیز کا حاجی کے ہمراہ ہونا کوئی مانع نہیں ہے نیز ایسی چیز کا نجس ہونا جس سے بستر عورتیں نہ ہو سکے مثلاً ہیمان و ٹوپی و جراب وغیرہ کا ہمراہ

ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۹۸۔ اگر کوئی نجاست بدن یا لباس کو زنا جاتا ہو اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد نجاست کا علم ہو جائے تو طواف صحیح ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ نیز اگر نماز کے بعد نجاست کا علم ہو تو نماز صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۲۹۹۔ اگر کوئی نجاست بدن یا لباس کو بھول جائے اور طواف کے بعد یاد آجائے تو طواف صحیح ہے بنا برآں اگرچہ طواف کا اعادہ واجب ہے اور اگر نماز کے بعد نجاست یاد آجائے تو نماز کا اعادہ کرے گا۔

مسئلہ ۳۰۰۔ اگر کسی کو پہلے نجاست بدن یا لباس کا علم نہ ہو اور استاد طواف میں علم ہو جائے یا طواف سے فارغ ہونے سے قبل نجاست پڑ جائے تو اس صورت میں اگر پاک کپڑا ساتھ ہو تو نہیں کپڑا اتار کر پھینک دے اور پاک کپڑا پہن کر طواف کو تمام کرے اور اگر پاک کپڑا ساتھ نہ ہو تو جو چھو چکر تمام کرنے کے بعد نجاست پڑی ہو یا علم ہوا ہو تو طواف توڑ دے اور نجاست کو زائل کر کے باقی ماندہ چھوڑ بھالائے اور اگر چھو چکر کے احوال ہوئے سے پہلے نجاست کا علم ہو تو طواف کو قطع کر دے اور نجاست زائل کرنے کے بعد ایک طواف کامل بقصد اتم از تمام و اتمام بھالائے بنا برآں

احوط۔

مرد اگر ختنہ شدہ ہو تو طواف صحیح ہوگا۔ ہاں اگر بچہ حیز خود بخود احرام باندھے تو احوط بلکہ اظہر ہے کہ اُسے ختنہ شدہ ہونا چاہیئے اور اگر بچہ غیر متمیز ہو یا اُس کے ولی نے اُسے احرام بندھوایا ہو تو طواف میں لگنا کا ختنہ شدہ ہونا معتبر نہیں ہے اگرچہ احوط ہے کہ وہ بھی ختنہ شدہ ہو۔
مسئلہ ۱۰۰۰ اگر کوئی بالغ یا بچہ متمیز بغیر ختنہ کے طواف کرے تو اس کا طواف کافی نہیں ہوگا۔ پس اگر ختنہ کے بعد طواف کا اعادہ نہ کرے تو گویا تارک طواف کے حکم میں ہوگا اور آگے آنے والے احکام اُس پر جاری ہوں گے۔

مسئلہ ۱۰۰۱ اگر مستطیع غیر عتق ہو تو اگر ختنہ کرنا اور حج بجا لانا اسی سال استطاعت میں ممکن ہوں تو اُسی سال دونوں کام واجب ہوں گے ورنہ حج دوسرے سال بجا لائے گا اور اگر کسی ضرر و حرج کی بناء پر اصلہ ختنہ نہ ہو سکے تو حج بجا لانا اُس پر لازم ہوگا لیکن احوط یہ ہے کہ عمرہ اور حج کا طواف خود بھی بجا لائے اور کسی کو دونوں طواف انجام دینے کے لئے نائب بھی بنائے لیکن ہر طواف کی نماز خود پڑھے گا۔

حالت طواف میں بندہ براحوط ستر عورتیں ضروری ہے اور ساتر کا لباس ہونا معتبر ہے بلکہ احوط ہے کہ تمام شرائط لباس مصلیٰ کو معتبر قرار دیا جائے

واجبات طواف

طواف میں نوا اور معتبر ہیں۔

- ۱۔ حجر اسود سے طواف کی ابتداء کی جائے اور احوط اذی ہے کہ حاجی کا تمام بدن تمام اجزاء حجر اسود کے آگے سے گزرنا چاہیے لہذا بنادیرا احتیاط کہ مقدار پہلے حجر اسود سے کھڑا چوکہ طواف کی نیت کرے تاکہ محاذات واقعی ثابت ہو جائے اور کچھ مقدار زیادتی من یا بے مقدمہ طمیہ شمار ہوگی۔
- ۲۔ ہر شرط کی انتہاء حجر اسود کے آخر تک ہوگی اور آخری شرط میں احتیاط کرتے ہوئے حجر اسود سے تھوڑا آگے نکل جائے تاکہ زیادتی من یا بے مقدمہ طمیہ شمار ہوگی۔

۳۔ تمام حالات طواف میں خانہ کعبہ کو بائیں طرف قرار دے۔ پس اگر دوران طواف میں کسی رکن کو برسر دینے کے لئے یا از دھام کی وجہ سے کعبہ کی طرف رخ ہو جائے یا پشت ہو یا کعبہ کو دائیں طرف قرار دے تو اتنی مقدار طواف میں شمار نہ کرے اور علیٰ ہذا ظاہر کعبہ کو بائیں طرف قرار دینا بعدد عرفی معتبر ہے جیسے کہ طواف النبیؐ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ جب کہ آنحضرتؐ سواری پر طواف کرتے تھے۔ لیکن بہتر ہے کہ رقت کی جانے خاص کر جب دیوار میل

اور ارکان کے قریب سے گزرے تو حتماً بایاں کندھا کعبہ کی طرف قرار دے
۴۔ مطاف میں حجر اسماعیل کو داخل رکھے یعنی دیوار حجر اسماعیل کے باہر سے
گزرے اور اندر داخل نہ ہو۔

۵۔ حالت طواف میں دیوار کعبہ اور شانہ روان سے ہٹ کر گزرے۔
۶۔ کعبہ طواف یعنی اس کے گرد چکر پے در پے لگائے عرفا پس
، سے کمتر چکر کافی نہیں ہیں اور اگر عداۃ سے زیادہ چکر لگائے تو طواف
باطل ہوگا جیسے کہ بیان ہوگا۔

مسئلہ ۳۳۔ بنادبر مشہور معتبر ہے کہ طواف میں کعبہ اور مقام
ابراہیم کے درمیان چکر لگائے یعنی چاروں طرف $2\frac{1}{4}$ باقیہ سے باہر نہ چلے
اور چونکہ دیوار حجر اسماعیل کو مطاف کے اندر رکھنا ہوگا لہذا عمل طواف : دیوار
اسماعیل کی جانب $\frac{1}{4}$ باقیہ تک محدود ہے لیکن ظاہر اس مقدار سے زیادہ
بھی اگر کوئی چلے تو کافی ہے خاص کر جو شخص اس حد مذکور میں طواف کرتے
پر قدرت نہ رکھتا ہو یا حرج لازم آتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ضرورت اسکان میں
رعایت احتیاط کی جائے۔

مطاف سے خارج ہونا

اندر کی طرف یا خارج کی طرف

مسئلہ ۳۴۔ اگر کوئی مطاف سے ہٹ جائے اور کعبہ میں داخل ہو جائے تو طواف باطل ہوگا اور اعادہ لازم ہے لیکن بہتر ہے کہ طواف کو پورا کرے پھر اعادہ کرے جب کہ $\frac{1}{4}$ پیکر کے بعد مطاف چھوڑا ہو۔
مسئلہ ۳۵۔ اگر کوئی مطاف چھوڑ کر خاندوران کی طرف بڑھے تو اسی مقدار طواف باطل ہوگا اور اس طرح ہے کہ اُس مقدار کا تذکرہ کرنے کے بعد طواف پورا کرے اور پھر اعادہ طواف کیا جائے بلکہ اس طرح ہے کہ حالت طواف میں شاذ و زائد کی طرف ہاتھ بھی نہ بڑھائے اور نہ ہی استلام رکن کعبہ کے لیے دیوار کعبہ کی طرف ہاتھ بڑھائے۔

مسئلہ ۳۶۔ اگر طواف کرنے والا دیوار حجر اسماعیل کے اندر چلا جائے تو وہ پیکر باطل ہوگا پس اُس پیکر کا اعادہ لازم ہے بلکہ پہلا طواف پورا کرنے کے بعد بہتر ہے کہ دوبارہ طواف کیا جائے بلکہ دیوار حجر اسماعیل پر چلنے کا بھی یہی حکم ہے بنا بر احوط نیز اس طرح ہے کہ دیوار اسماعیل پر بھی ہاتھ نہ رکھا جائے۔
مسئلہ ۳۷۔ اگر کوئی بغیر قلد کے $\frac{1}{4}$ پیکر سے پہلے مطاف سے خارج ہو جائے پس اگر سوالات عرفیہ فوت ہو جائے تو طواف باطل

اور اعادہ لازم ہوگا اور اگر مولات فوت نہ ہو، یا اس کا خارج ہونا $\frac{1}{4}$ چکر کے بعد ہو تو احوط ہے کہ طواف کو پورا کرے اور پھر طواف کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۰۸۔ اگر انتشار طواف میں کسی سے حدیث صادر ہو تو جائز ہے کہ وہ نکل کر طہارت کر کے طواف پورا کرے جو ذکر ہو چکا ہے اور اسی طرح نجاست کو بدن یا لباس سے زائل کرنے کے لئے بھی طواف چھوڑا جاسکتا ہے اور اگر عورت انتشار طواف میں حائض ہو جائے تو طواف قطع کرنا اس پر واجب ہے اور مسجد الحرام سے فوراً خارج ہو جائے اور شرائط طواف میں اس کا حکم گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۰۹۔ اگر سر ہند یا پیٹ درو کی وجہ سے مطاف سے خارج ہوا اور طواف قطع کرنا پڑے۔ پس اگر یہ چوتھا چکر تمام ہونے سے پہلے ہو تو طواف باطل و اعادہ لازم ہے اور اگر ہم چکر کے بعد ہو تو احوط ہے کہ باقی مقدار طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے اور خود احتیاط کرے یعنی اتمام طواف کے بعد اور عند زائل ہونے کے بعد اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۱۰۔ طواف کرنے والے کے لئے جائز ہے کہ عیادت مریض یا اپنی کسی حاجت یا کسی مومن کی حاجت کو رفع کرنے کے لئے مطاف کو چھوڑ دے لیکن اعادہ لازم ہے جب کہ طواف واجب ہو

اور ایک پکڑ ابھی لگائے تھے۔ ہاں اگر نہیں پکڑ کے بعد خارج ہوا ہو تو اوٹ
ہے کہ جب واپس آئے تو ایک طواف کمال بقصد اتم از تمام و اتمام
بجلائے۔

مسئلہ ۳۱۱۔ دوران طواف میں آرام کرنے کے لئے بیٹھا جائز
ہے لیکن اتنی زیادہ مقدار نہ بیٹھے کہ جس سے مولات عریض فوت ہو
جائے پس اگر زیادہ بیٹھے تو طواف باطل اور از سر نو بجالانا لازم ہے۔

طواف میں نقصان

مسئلہ ۳۱۲۔ اگر کوئی عمدتاً ناقص بجلائے اور مولات فوت
ہو جائے تو طواف باطل ہے ورنہ طواف کو پورا کرنا جائز ہے جبکہ مطاف
سے خارج نہ ہوا ہو اور پہلے گزر چکا ہے کہ جو عمدتاً مطاف سے خارج
ہو جائے اُس کے لئے کیا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۱۳۔ اگر کوئی سہواً طواف ناقص بجلائے تو اگر مولات
فوت ہو جائے سے قبل یاد آجائے اور مطاف سے بھی خارج نہ ہوا ہو
تو باقی ماندہ بجالائے طواف صحیح ہوگا اور اگر مولات فوت ہونے کے
بعد یا مطاف سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو اگر ایک پکڑ بھولا
ہو تو اسے بجالائے یہاں تک تکملات صحیح ہوگا اور اگر دین لوٹ جانے

کے بعد یاد آجانے اور خود نہ بجالا سکتا۔ تو کسی کو نائب بنائے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ اور چار سے کم بھولا ہو تو لوٹ کر جتنے کم تھے وہ بجالائے لیکن بہتر ہے کہ اتمام طواف کے بعد اعادہ کرے اور اگر چار پھر یا زیادہ بھول گیا ہو تو احوط ہے کہ اتمام طواف کے بعد اعادہ طواف کرے۔

طواف میں زیادتی

طواف میں زیادتی کی ۵ صورتیں ہیں۔

- ۱۔ جس طواف میں مشغول ہے اگر زیادتی کا قصد جزئیّت نہ کرے یا دوسرے طواف کی جزئیّت کا بھی قصد نہ ہو تو ایسی زیادتی سے طواف باطل نہیں ہوگا۔
- ۲۔ ابتداء طواف میں یا اثناء طواف میں زائد کو جزئیّت کا قصد کرے تو طواف باطل ہوگا۔ جس کا اعادہ لازم ہے۔
- ۳۔ طواف سے فراغت کے بعد زائد کو قصد جزئیّت طواف قرار دے تو تباہ بر اظہر طواف باطل ہے۔
- ۴۔ زائد پھر کو دوسرے طواف کی جزئیّت کا قصد کرے تو دوسرا طواف تمام کرنا پڑے گا اور اس صورت میں اگرچہ زائد پھر بطور حقیقت ثابت نہیں ہے لیکن احوط بلکہ اظہر ہے کہ طواف باطل ہے کیونکہ فریضہ میں دو طوافوں کو متصل کر دیا گیا ہے۔

۵۔ زائد چکر کو دوسرے طواف کی جُزئیت کا قصد کرے اور اتفاق سے دوسرا طواف پورا نہ کر سکے تو اس صورت میں نہ زیادتی ہے اور نہ اقصا ہے لیکن پھر بھی عدم تحقق قصد قربت کی وجہ سے طواف باطل ہوگا مثلاً حاجی ابتدا طواف یا اشارہ طواف میں زائد چکر کا قصد کرے حالانکہ اُسے علم ہو کہ دو طواف کا اتصال حرام اور طواف باطل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں قصد قربت محقق نہیں ہوگا کیونکہ قصد قربت و قصد حرام جمع نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ از باب اتفاق وہ حرام و نہیام نہ دیا جاسکے۔

مسئلہ ۳۱۴۔ اگر کوئی طواف میں سہواً زائد چکر لگائے اور وہ ایک شرط سے کتر ہو تو اُسے چھوڑ دے طواف صحیح ہوگا اور اگر ایک چکر پورا یا اکثر بطور زائد بجالائے تو اعوط ہے کہ اُس زائد کے ساتھ باقی چکرتے ملا کر طواف کامل بقصد قربت مطلق بجالائے۔

شک در عدد و شروط

مسئلہ ۳۱۵۔ اگر طواف ختم ہونے کے بعد عدد و شروط میں شک کرے تو جو کچھ عمل سے تجاوز ہو چکا ہے شک کی پرواہ نہ کرے جیسے نماز طواف میں مشغول ہونے کے بعد عدد و شرط میں شک کرے تو مضائقہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱۶۔ اگر کسی کو ۷ چکرتے لائقین ہو اور زائد کا شک ہو

جیسے کہ آخری چکر میں شک کرے کہ یہ آٹھواں چکر تو اس شک کی پردہ نہ کرے بلکہ طواف صحیح ہے۔ ہاں اگر آخری چکر تمام کرنے سے قبل شک ہو تو بنا برافہ اس صورت میں طواف باطل ہوگا بلکہ احتوط یہ ہے کہ رجاء آخری چکر تمام کرے اور بعد میں طواف کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۱۸: اگر کوئی ۶ اور ۷ یا ۵ اور ۶ اس سے قبل عدد میں شک کرے یا ۶ اور ۸ شرط کے درمیان شک کرے اور نہ جانتا ہو کہ آخری چکر ۶ ہے یا ۸ ہے تو مذکورہ بالا صورت میں طواف باطل ہے۔

مسئلہ ۳۱۹: اگر کوئی ۶ اور ۷ کے درمیان شک کرے اور جاہل بالحدیث ہوئے کی وجہ سے ۶ چکر پڑا رکھے اور طواف کو پورا کرے تو از سر نو طواف بجا لانا لازم ہے اور اگر جہالت مستمر ہے حتیٰ کہ تدارک کا وقت فوت ہو جائے تو بعید نہیں ہے کہ طواف صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۱۹: عدد شرط میں حاجی اپنے ساتھی کے شمار پر بھروسہ کر سکتا ہے جب کہ ساتھی اپنے شمار پر یقین رکھتا ہو۔

مسئلہ ۳۲۰: اگر کوئی مستحی طواف کے عدد میں شک کرے تو اقل پر بنا رکھے طواف صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۲۱: اگر کوئی عمرہ تمتع کا طواف جان بوجھ کر یا غافلانہ یا حکم ہونے کی وجہ سے نہ بجالائے اور وقت عرفات سے پہلے طواف

بجالاتے ہیں ممکن نہ ہو تو اس کا عمرہ باطل ہوگا اور سال آئندہ حج بجالاتے ہیں
 ہوگا اور جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے احرام بھی باطل ہوگا لیکن احوط یہ
 ہے کہ اس صورت میں حج افراد کی طرف عدول کرے اور تمام کرے
 بقصد اتم از حج و عمرہ منفردہ اور اگر کوئی عدا طواف حج ترک کر دے اور
 تدارک ممکن نہ ہو تو حج باطل ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ لازم ہوگا اور
 اگر جاہل بال حکم ہونے کی وجہ سے ترک کیا ہو تو کفارہ میں ایک اونٹ دینا
 لازم ہوگا۔

مسئلہ ۳۲۲۔ اگر کوئی بھول کر طواف نہ بجالاتے تو جب ہی
 یاد آئے اس کا تدارک کرے اور اگر محل قوت ہو جانے کے بعد یاد آئے
 تو قضاء کرے اور حج صحیح ہوگا۔ ہاں احوط ہے کہ طواف قضاء کے بعد
 سعی کا اعادہ کرے اور اگر ایسے وقت میں یاد آئے کہ قضاء بھی ممکن نہ ہو
 جیسے کہ وطن پہنچ کر یاد آئے تو واجب ہے کہ انجام طواف کے لئے کسی
 کو نائب بنائے اور بناء بر احوط نائب اس کا طواف انجام دینے کے
 بعد سعی بھی بجالاتے۔

مسئلہ ۳۲۳۔ اگر کوئی طواف بھول کر وطن چلا جائے اور اپنی
 عورت سے جملہ کرے اور بعد میں یاد آجائے تو اس پر لازم ہے کہ ایک
 قربانی منیٰ میں ذبح کرنے کے لئے بھیجے جب کہ طواف بھول گیا ہو

اور اگر طواف عمرہ بھول گیا ہو تو قربانی مکہ میں بھیجے گا اور اس میں ایک نذر قربانی کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ ۳۲۴۔ اگر کوئی طواف بھول جائے اور اس وقت قضا بجالانا ممکن ہو تو اسی پہلے ہی احرام سے قضا بجالائے گا۔ تجدید احرام کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر مکہ سے خارج ہو جائے اور ایک ماہ سے بیشتر گزر جائے اور بھولا ہوا طواف یاد آجائے تو لازم ہے کہ اب دخول مکہ کے لئے تازہ احرام باندھ کر جائے جیسے کہ گذر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۲۵۔ جو چیزیں طواف کے بعد حلال ہوتی ہیں وہ جب تک حرمہ ہوئے طواف کی قضا خود یا اس کا نائب نہ بجالائے تو حلال نہیں ہو سکتیں۔

مسئلہ ۳۲۶۔ اگر کوئی بیماری یا بڑی ٹرٹھنے کی وجہ سے خود طواف بجالانے پر امکان نہ رکھتا ہو تو وہ طواف انجام دینے میں دوسرے آدمی کی مدد لے سکتا ہے اگرچہ کسی کے کندھوں پر سوار ہونا پڑے اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو واجب ہے کہ کسی کو نائب بنائے تاکہ وہ اس کی نیابت میں طواف بجالائے اور یہی صورت ہے نماز طواف میں بھی امکان ہو تو خود نماز پڑھے ورنہ نماز کے لئے نائب بنائے۔ نیز شرائط میں مائض اور نفسا کا حکم گذر چکا ہے۔

نماز طواف

عمر و متع کے واجبات میں سے تیسرا واجب نماز طواف ہے۔ اللہ
یہ دور کہتے ہیں جو طواف کے بعد بجالانا پڑتی ہیں۔ مثل نماز صبح لیکن
بعد آواز یا آہستہ پڑھنے میں انسان کم اختیار ہے اور مقام ابراہیم کے
قریب بجالانا واجب ہے۔ ہاں احوط بلکہ افضل ہے کہ خلف مقام میں
بجالانا لازم ہے۔ البتہ اگر وہاں ممکن نہ ہو تو مسجد میں کسی جگہ پڑھ سکتا
ہے لیکن اگر قرب والا قرب کی مراعات ہیئت مقام احوط ہے جب کہ
طواف واجب ہو وہاں طواف مستحب میں در صورت اختیار مسجد میں چاہا
کہیں بجالائے جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲۷۔ جو شخص جان بوجھ کر نماز طواف نہ پڑھے
تو اس کا حج باطل ہو گا کیوں کہ اس کا لازم ہے کہ سعی فاسد ہو گی جو نماز
کے ساتھ مترتب ہے۔

مسئلہ ۳۲۸۔ طواف کے بعد فوراً نماز ادا کرنا واجب ہے
یعنی عرفا طواف و نماز کے درمیان تاخیر نہ ہو۔

مسئلہ ۳۲۹۔ اگر کوئی نماز طواف بھول جائے اور سعی کے
بعد یاد آئے تو نماز بجالائے اسب درجہ سعی واجب نہیں ہے اگرچہ

اعادہ سعی احوط ہے اور اگر اشاد سعی میں یاد آجائے تو سعی چھوڑ کر مقام ابراہیم میں نماز بجالائے پھر لوٹ کر سعی تمام کرے جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا اور اگر کہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو لازم ہے کہ واپس لوٹ کر مقام پر بجالائے اور اگر واپس جانا ممکن نہ ہو تو جس جگہ یاد آئی ہو وہیں پر نماز بجالائے۔ ہاں اگر کوئی حدود حرم تک لوٹ سکتا ہو تو بنا براحتی ادلی لوٹ جائے اور حرم میں نماز بجالائے و حکم الجاہل برائے نماز مثل حکم نسیان کے ہے اور فرق نہیں ہے کہ جاہل قاصر ہو یا متفقر ہو۔

مسئلہ ۳۳۰ :- اگر کوئی نماز طواف مجبّل جانے کے بعد چائے تو اس کے دلی پر واجب ہے کہ اس کی نماز کی قضا کرے

مسئلہ ۳۳۱ :- اگر نماز گزار کی قرائت صحیح نہ ہو اور بدست نہ کر سکتا ہو تو اس صورت میں جو کچھ جانتا ہو اتنا ہی نماز میں پڑھنا کافی ہے چاہے نماز طواف ہو یا کوئی اور نماز ہو یا اگر قرائت صحیح کرنا ممکن ہو تو لازم ہے کہ صحیح کرے اور اگر امکان کے باوجود صحیح نہ کرے اور وقت ننگ ہو جائے تو حسب مقدار نماز طواف خود پڑھے و جماعت کے ساتھ بھی اور نائب بھی بنائے۔

مسئلہ ۳۳۲ :- اگر کوئی اپنی قرائت غلط سے جاہل ہو اور اپنی نادانی میں معذور ہو تو جو کچھ پڑھے نماز صحیح ہوگی اور اعادہ کی ضرورت

نہیں ہے حتیٰ کہ اگر نماز کے بعد سمجھ لے کہ قرائت میں اختلال تھا تو بھی نماز صحیح ہے۔ ہاں اگر عمدہ پر نہیں تھا تو قرائت صحیح کرنے کے بعد اعادہ کرے اور نماز طواف پھر لے پھر نئے شخصی کا حکم اس پر جاری ہوگا۔

وجوب سعی

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے چوتھا واجب صفا و مروہ کے درمیان سعی ہے اور سعی بھی ممکن ہے کہ اگر کوئی عمدہ اسے ترک کرے تو حج باطل ہوگا چاہے عالم بال حکم ہو یا جاہل بال حکم ہر نیز سعی میں قصد قربت لازم و معتبر ہے ہاں سعی میں بستر عورتیں و طہارت از حدیث و نجث معتبر نہیں ہے البتہ بہتر ہے کہ طہارت کی رعایت کرے۔

مسئلہ ۳۳۳۔ طواف اور نماز کے بعد سعی کا عمل ہے پس اگر کوئی سعی کو طواف یا نماز سے قبل بجا لائے تو اس پر واجب ہے کہ طواف و نماز کے بعد سعی کا اعادہ کرے اور حکم گذر چکا ہے جو طواف ببول جائے اور سعی کے بعد یاد آئے۔

مسئلہ ۳۳۴۔ سعی میں نیت معتبر ہے یعنی عمرہ کی سعی یا حج کی سعی کرنا ہی قرینۃ الی اللہ تعالیٰ ہے۔

مسئلہ ۳۳۵۔ سعی کی ابتدا اول جزو صفا سے ہوگی اور مروہ پر

انہج ہونگی۔ یہ ایک شوط شمار ہوگا پھر مردہ سے صفا تک ایک شوط شمار ہوگا اسی طرح ساتواں شوط مردہ پر جا کر ختم ہوگا۔

مسئلہ ۳۳۶۔ اگر کوئی مردہ سے شروع کرے تو وہ شوط لغو ہوگا اور پھر صفا سے شروع کرے اور اگر اول شوط کے علاوہ مثلاً دوسرا شوط مردہ سے شروع کرے تو لغو اور از سر نو صفا سے شروع کرے۔

مسئلہ ۳۳۷۔ سعی میں پیدل چلنا معتبر نہیں ہے بلکہ کسی چرمان پر سوار ہو کر یا انسان کے کندھوں پر بھی جائز ہے لیکن حاجی پر لازم ہے کہ ابتداء صفا سے کرے اور اختتام مردہ پر۔

مسئلہ ۳۳۸۔ سعی میں جاننا و آنا متعارف راستہ سے معتبر ہے پس مسجد الحرام سے گذر کر یا کسی اور راستہ کے ذریعہ سعی کافی نہیں ہے ہاں بالکل سیدھا آنا و جانا بھی معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۳۹۔ مردہ کی طرف جاتے ہوئے استقبال واجب ہے جیسے کہ صفا کی طرف استقبال واجب ہے جب کہ صفا کی طرف روانہ ہو لیکن اگر نیت کر کے چلے تو کافی نہیں ہے۔ ہاں چلتے ہوئے واپس بائیں یا پیچھے کی طرف دیکھنا کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۰۔ آرام کرنے کے لئے صفا و مردہ یا درمیان

میں ٹیٹا بانو ہے اگرچہ احوط ہے کہ درمیان میں نہ بیٹھے۔

احکام سعی

پہلے گھر چکا ہے کہ حج میں سعی رکھا ہے پس اگر کوئی جان بوجھ کر اس کو ترک کرے چاہے عالم بالکم ہو یا جاہل بالکم یا بالرمضوع ہو سعی کہ وقت تنگ ہو جائے اور اب وقوف عرفات سے قبل تدارک ممکن نہ ہو تو حج باطل ہو گا اور سال آئندہ حج کا اعادہ لازم ہے بلکہ بناء بر اظہر احرام بھی باطل ہو گا اگرچہ احوط اولیٰ ہے کہ حج افراد کی جانب مدد دل کرے اور بقصد اتم از حج وغیرہ مغفروہ اتمام کرے۔

مسئلہ ۳۳۱: اگر کوئی سعی بھول جائے تو جب ہی یاد آئے بجالاتے اور اگر تمام احوال حج انجام دیتے تھے بعد یاد آئے لیکن خود انجام نہ دے سکتا ہو یا حرج و مشقت لازم آئے تو کسی کو نائب بنائے اور دونوں صورتوں میں حج صحیح ہو گا۔

مسئلہ ۳۳۲: اگر کوئی سعی بجالاتے ہیں سلطان نہ رکھا ہو چکا کہ اذان کے کندھوں یا جانور پر سوار ہو کر بھی انجام نہ دے سکے تو کسی کو سعی انجام دیتے ہیں نائب بنائے جب نائب اس کے ساتھ سعی تمام کرے حج صحیح ہو گا۔

مسئلہ ۳۴۳۔ بغیر اضطرار کے طواف و نماز کے بعد متعارف مقدار سے سعی میں تاخیر جائز نہیں ہے۔ بنا بر احوط اگرچہ رات تک تاخیر جائز ہے بنا بر اتقویٰ ہاں حالت اختیار میں دوسرے دن تک تاخیر جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۴۔ سعی میں زیادتی کا حکم مثل زیادتی طواف کے ہے پس سعی باطل ہوگی جب کہ زائد چکر جان بوجھ کر بجالاتے جیسے کہ طواف میں گزر چکا ہے ہاں اگر جاہل بال حکم ہو چکی وجہ سے ہو تو اظہر یہ ہے کہ زائد چکر سے سعی باطل نہیں ہوگی اگرچہ احوط ہے کہ سعی کا اعادہ کیا جائے۔

مسئلہ ۳۴۵۔ اگر کوئی از بعد ثلے خطا زائد چکر لگائے تو سعی صحیح ہوگی لیکن اگر زائد پورا چکر ہو تو مستحب ہے کہ چھ چکر اور لگائے تاکہ پہلی کے علاوہ دوسری سعی کامل ہو جائے پس اب صفا پر انتہا ہوگی اور اگر ایک سے زائد چکر بطور زیادتی لگایا جائے تو رجاؤ اتام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۶۔ اگر کوئی سعی میں کم چکر لگائے جان بوجھ کر چاہے عالم بال حکم ہو یا جاہل بال حکم ہو اور وقوف عرفات سے قبل اس کا تدارک ممکن نہ ہو تو اس شخص کا حج ناسد ہو گا آمد سال آئند حج کا۔

احادیث لازم چکا بلکہ علیؑ کا ہر احرام بھی باطل ہو گا لہذا چہ بہتر ہے کہ حج
انفرادی ظرف عدول کرے اور بانییت اتم از حج و عمرہ مفردہ بجالائے
لیکن اگر بھول کر کم چکر لگائے اور چار چکر پورے کرنے کے بعد چھوڑا
ہو تو جب ہی یاد آئے مابقی کا تدارک واجب ہے اگرچہ اعمال حج
سے فراغت کے بعد بھی کیوں نہ ہو اور اگر مابقی چکر بجالانے پر ممکن
نہ ہو یا دشوار ہو تو مابقی شروط کے لئے کسی کو نائب بنائے اگرچہ وطن
پہنچ کر بھی یاد آئے البتہ احوط یہ ہے کہ نائب اُس کی نیابت میں فرائض
ذمہ کی نیت سے سعی کامل انجام دے یعنی از رکعتِ اتمام یا تمام اور اگر چہ تھے
چکر سے پہلے چھوڑ جائے تو اس صورت میں بھی احوط ہے کہ سعی کامل بقصد
تمام یا اتمام بجالائے اور دشواری کی حالت میں نائب بنائے
مسئلہ ۳۴۷۔ اگر کوئی عمرہ تمتع میں بھول کر سعی کی کچھ مقدار نہیں
بجالائے اور اس خیال سے کہ سعی سے فائز ہو چکا ہے۔ اپنی عمرت
سے نزدیکی کرے یا ناخن یا بال کاٹ لے تو احوط بلکہ اتم ہے کہ ایک
گھنٹے کفارہ میں دس گنا اور جب طرح ہم نے ذکر کیا ہے اتمام سعی فارم ہے۔

سعی میں شک

اگر کوئی تقصیر کے بعد عددِ مشروط سعی میں شک کرے تو ایک جماعت

علماء نے فرمایا ہے کہ انصاف از سعی کے بعد شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر تقصیر سے قبل شک ہو تو اظہر لازم اعتنا رہے۔

مسئلہ ۳۴۸ :- اگر کوئی مردہ پر جا کر آخری چکر میں شک کرے کہ یہ ساتواں چکر ہے یا ناناواں تو شک کا کوئی اعتبار نہ کرے بلکہ سعی صحیح ہوگی لیکن اگر یہی شک اثناء شرط میں ہو تو سعی باطل اور از سر نو بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۴۹ :- عدد شرط سعی کا شک مثل عدد شرط طواف کے ہو گا پس عدد شرط کا شک سعی کو باطل کر دیتا ہے۔

تقصیر

عمرہ تہجہ کے واجبات میں سے پانچواں واجب تقصیر ہے یعنی کچھ مقدار بال کاٹنا یا کوئی ناخن اتارنا اس کو تقصیر کہتے ہیں اور تقصیر میں قصد قربت معبر ہے اور بالوں کاٹنا چنانہی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۰ :- عمرہ تمتع سے قبل ہونے کے لئے فقط تقصیر متین ہے۔ پس سر کا موٹنا کافی نہیں ہے بلکہ سر سنڈا احرام ہے اور اگر کوئی جان بوجھ کر یا مغلطاً حلق کرے تو ایک بکری کفارہ میں لازم ہے بنا بر احوط۔

مسئلہ ۳۵۱ :- اگر کوئی جہالت کی وجہ سے سعی کے بعد اور تقصیر سے قبل جان کرے تو ایک اونٹ کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۳۵۲ :- سعی سے ناسخ ہونے سے قبل تقصیر حرام ہے پس اگر کوئی جان بوجھ کر ایسا کرے تو کفارہ لازم ہے

مسئلہ ۳۵۳ :- سعی کے بعد فوراً تقصیر واجب نہیں ہے پس جس جگہ جاہے تقصیر کر سکتا ہے۔ مردہ کے قریب ہو یا منزل میں ہو۔

مسئلہ ۳۵۴ :- اگر کوئی عمدہ تقصیر کو ترک کرے اور حج کا احرام باندھے تو عمرہ باطل ہوگا اور عاہراً اُس کا حج بدل جائے گا حج افراد کی طرف پس اعمال حج کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور احوط ہے کہ سال آئندہ حج کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۵۵ :- اگر کوئی جعل کر تقصیر نہ کرے اور حج کا احرام باندھے تو عمرہ صحیح ہوگا لیکن احوط ہے کہ ایک بخیری کفارہ میں دے۔

مسئلہ ۳۵۶ :- عمرہ متبع میں جب حرم تقصیر کرے گا تو حلق کئے علاوہ بلنی چیزیں حلال ہو جائیں گی چرا حرام میں حرام ہوگی نفس البتہ حلق کئے باوجود میں تفصیل ہے پس اگر مکلف عمرہ متبع ماورئ شوال میں بجالائے تو روز عید فطر سے یکے تیس دن تک حلق جائز ہے اور تیس دن کے بعد حلق جائز نہیں ہے بنا بر احوط پس اگر کوئی حلق کر بھی لے

جان بوجھ کر تو احوط ہے کہ ایک بکری کفارہ میں دے۔

مسئلہ ۳۵۷۔ طوافِ نسا واجب نہیں ہے
ہاں رجا زبجالات کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ ہمارے شیخ شہید نے بعض
علمائے نقل سے کہا ہے کہ طوافِ نسا واجب ہے۔

اعرامِ حج

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ واجبات حج ۱۳ چیزیں ہیں۔ اب تفصیل
سے ذکر ہوں گی۔

۱۔ احرام حج ہے اور افضل وقت احرامِ یومِ ترویہ یعنی ۹ ذی الحجہ
ہے۔ اور یومِ ترویہ سے تین دن پہلے احرام باندھنا جائز ہے۔ خاص کر
بورٹے اور سر یعنی لوگ جب کہ از وہام سے ڈرتے ہوں۔ پس یہ لوگ
احرام باندھ کر دوسرے لوگ سے پہلے مکہ سے خارج ہو سکتے ہیں بلکہ
جب ہی عمرہ تشریف سے فارغ ہوں تو از نہت ضرورت اسی وقت
احرام حج باندھ کر مکہ سے خانہ ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۸۔ جیسے عمرہ بجالانے والا تفسیر سے قبل احرام
حج نہیں باندھ سکتا اسی طرح اتام اعمال حج سے قبل عمرہ مفردہ کا احرام

باندھا جائز نہیں ہے ہاں تمام احوال حج کے بعد طوافِ نداء سے قبل احرام
عمرہ مفردہ جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۱۔ یومِ عرفہ وقتِ عرفات فوت ہونے کا جب
خوف لاحق ہو تو گویا احرام حج کا وقت تنگ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۶۰۔ کیفیتِ ودایات و عمرات احرام حج و احرام
عمرہ میں کوئی فرق نہیں ہے البتہ نیت کا فرق ہے فقط
مسئلہ ۳۶۱۔ حج کا احرام حدودِ مکہ میں کسی جگہ سے باندھا
جاسکتا ہے لیکن مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں مقامِ ابراہیم یا حجرِ اسماعیل
سے باندھا جائے۔

مسئلہ ۳۶۲۔ اگر بھول کر یا جاہل بال حکم ہجرت کی وجہ سے بغیر احرام
کے مکہ سے خارج ہو جائے اور یاد آجائے یا عالم بال حکم ہو جائے تو مکہ
کی طرف لوٹ جانا واجب ہے تاکہ احرام باندھ کر دوبارہ نکلے اگرچہ
عرفات سے بھی واپس ہونا پڑے اور اگر وقت تنگ ہو یا کسی دیگر
مذہر کی وجہ سے واپس لوٹنا ممکن نہ ہو تو جہاں یاد آئے وہیں سے احرام
باندھ لے اور یہی حکم ہے جب تک کہ وقتِ عرفات کے بعد یاد آجائے
یا علم بال حکم ہو جائے تو صورتِ اسکان میں مکہ جا کر احرام باندھ کر آئے۔
اور اگر اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے یا علم بال حکم ہو جائے

تو اس صورت میں حج صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۳۔ اگر کوئی جان بوجھ کر احرام نہ باندھے تو تدارک لازم ہے اور اگر وقوف عرفات سے قبل ممکن نہ ہو تو حج فاسد ہوگا اور سال آنندہ حج کا اعادہ لازم ہے۔

مسئلہ ۳۶۴۔ بنابر احوط احرام حج تمتع کے بعد اور مکہ سے خارج ہونے سے قبل کوئی مستحبی طواف نہیں کرنا چاہیے پس اگر کوئی مستحبی طواف کر بھی لے تو احوط ہے کہ بعد از طواف تہجد یہ طلبیہ کرے۔

وقوف عرفات

حج تمتع کے واقعات میں سے دوسرا واجب وقوف عرفات ہے بقصد قربت یعنی میدان عرفات میں حاضر ہونا واجب ہے چاہے سواری پہ ہو یا پیدل ساکن ہو یا حرکت میں ہو۔

مسئلہ ۳۶۵۔ میدان عرفات کی حدود متعین ہیں۔

۱۔ ثوبہ ۲۔ نمرہ ۳۔ ذی الجازنم۔ ما زمین

البتہ مذکورہ حدود عرفات سے خارج ہیں۔ حاجی کو ان حدود کے

افتد قیام کرنا ہوگا

مسئلہ ۳۶۶۔ ظاہر اجل رحمت موقف میں ہے لیکن

۰ وہاں قیام کر رہا ہے۔ ہاں دامنِ جبل میں بائیں طرف قیام مستحب ہے۔
مسئلہ ۳۶۸۔ حالتِ اختیار میں قیامِ عرفات مستحب ہے
پس اگر کوئی تمام وقت سوار ہے یا غشی کاری رہے تو ایسے شخص
کا وقت محقق نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۹۔ بارِ بار حالتِ اختیار میں وقفِ عرفات
اولیٰ ہے اور ذی الحجہ کو غزوہ تبوک ہونا چاہیے اور بارِ بار انہی ظہر
کے بعد ایک گھنٹہ تک وقف میں تاخیر جاننا ہے۔ بلکہ وہ تمام وقت
میں وقف واجب ہے اسے ترک کرنے والا گنہگار ہے لیکن رکن
نہیں ہے یعنی اگر کوئی مذکورہ وقت میں کچھ مقدار قیام ترک کر دے تو
اس کا ناسد نہیں ہوگا بلکہ اگر کوئی اختیار تمام قیام ترک کرے تو حج
ناسد ہوگا نیز کچھ مقدار قیام رکن ہے نہ کہ پورا قیام

مسئلہ ۳۷۰۔ اگر کوئی بھول کر یا جہالت یا اور کسی عذر
کی وجہ سے قیامِ اختیار سے روک کر اس کے لئے وقفِ اضطراری
لازم ہے یعنی شبِ عید کچھ مقدار عرفات میں قیام کرے تو حج صحیح ہوگا
پس اگر دنیا ترک کرے گا تو حج ناسد ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۷۱۔ عرفات سے جان بوجھ کر غزوہ تبوک
قبل کوچ کرنا حرام ہے لیکن حج باطل نہیں ہوگا پس اگر پشیمان ہو کر

عرفات کی طرف لوٹ جائے تو اس پر کوئی شے نہیں ہے ورنہ ایک اونٹ کفارہ یعنی اس ذبح کرے گا اور اگر اونٹ ممکن نہ ہو تو بچے درپے درپے دن کے روزے رکھے اور یہی حکم جاری ہوگا جو مجبوں کو عیال یا محکم ہونے کی وجہ سے قبل از غروب عرفات سے کوٹھ کرے۔ پس جب یاد آئے یا عالم بال حکم ہو جائے تو واپس لوٹنا اس پر واجب ہے۔ پس اگر نہ لوٹے تو کفارہ دینا احوط ہے۔

مسئلہ ۳۷۱: اگر قاضی ایست کے نزدیک چاند کی پہلی غابت ہو جائے تو اس کے مطابق حکم جاری کرے اور شیعہ کے نزدیک ثابت نہ ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

۱۔ اگر احتمال پایا جائے کہ قاضی کا حکم واقع کے مطابق ہے تو اس صورت میں اُن کی متابعت واجب ہے لہذا وقوف عرفات اُن کے ساتھ کیا جائے گا بلکہ تمام اعمال حج اُن کے ساتھ بجا لانا لازم ہیں اور بنا بر اظہر اس طرح اعمال حج بجا لانا کافی ہے اور اگر کسی نے تقیہ کی مخالفت کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیا تو فعلی حرام کام تکب ہوگا اور احتیاطی و تر بھی فاسد ہوگا۔ الحاصل بطور تقیہ حاکم شیعہ کی متابعت واجب ہے اور حج بھی صحیح ہوگا لہذا ایسی صورت میں احتیاط جائز نہیں ہے خاص کر جب کہ جان و مال تلف ہونے کا خوف ہو جیسے کہ زمان حاضر میں۔

۲۔ اگر حکم قاضی کے خلاف کاظم ہو یعنی جس دن قاضی نے یوم عرقہ کہا
 ہو اُس دن کاظم ہو کر وہ دن یوم ترورہ، ذی الحجۃ فی الواقع ہو تو اس
 صورت میں اُن کی متابعت جائز نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اگر ملکیت
 اپنے وظیفہ کو انجام دینے میں تکتی رکھتا ہو اور کوئی محذور بھی لازم آئے
 تو اگرچہ وقوف امنطاری مزدلفہ پر قادر ہو تو اپنے وظیفہ پر عمل کرے
 گا اور اگر اس صورت کے علاوہ کوئی غیر صورت پیش آئے تو اس کا حج
 عمرہ مفردہ سے بدل جائے گا اور عمل حج نہیں بجالائے گا پس اگر استطاعت
 سال حاضرہ میں تھی اور آئندہ استطاعت ختم ہو جائے تو اصلاً وجوب
 حج ساقط ہو جائے گا ہاں اگر پھر کسی سال استطاعت موجود ہو جائے
 تو دوبارہ حج واجب ہو گا۔

وقوف مزدلفہ

یہ حج تمتع کے واجبات میں سے تیسرا واجب ہے۔ مزدلفہ
 ایک مقام کا نام ہے جسے مشعر الحرام کہتے ہیں اور اس میں وقوف کی
 حد یہ ہے کہ مقام مازین سے حیاض اور عادیٰ محشر کے اندر وقوف
 کرنا ضروری ہے۔ ہاں ازواج و اعم اور تنگی وقت کے لحاظ سے عین نقطہ

حدود پر تمام کر سکتا ہے پس مازین کی طرف سے بالا چلا جانا چاہیے اور
اس میں قصد قربت معتبر ہے

مسئلہ ۳۶۲۔ جب حاجی عرفات سے کوچ کرے تراویح
ہے کہ عید کی رات مزدلفہ میں گزارے اگرچہ رات گزارنے کا وجوب
ثابت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۳۔ وقوف مزدلفہ طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب
روزِ عید قربان واجب ہے۔ ہاں رکن وقوف مختصر مقدار میں ہے۔ پس
اگر کوئی کچھ مقدار طلوع عین کے درمیان وقوف کرے اور علامہ منیٰ کی طرف
کوچ کرے تو اس کا حج صحیح ہوگا۔ اگرچہ فعل حرام کا مرتکب ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۴۔ اگر کوئی بین طلوع عین کا وقوف مطلقاً ترک کر دے
تو اس کا حج فاسد ہوگا۔ ہاں اس وقوف سے عورتیں نیچے بمالفت ضعیف
بوڑھے و سرریض وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔ ان کے لئے جائز ہے کہ شبِ عید کو مزدلفہ
میں وقوف کر کے طلوع فجر سے قبل منیٰ کو کوچ کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۶۵۔ جو شخص شبِ عید کو مزدلفہ میں وقوف کرے
اور بابل یا عجم بنچے کی وجہ سے طلوع فجر سے قبل مزدلفہ سے نکل جائے تو بنا بر
اظہار اس کا حج صحیح ہے البتہ ایک بکری کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۳۶۶۔ اگر کوئی بھڑل کر یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے

دوقت اختیاری یعنی بنین مسوین قیام کرنے پر ممکن نہ ہو تو اس کے لئے وقت اضطراری کافی ہوگا۔ یعنی طلوع آفتاب کے بعد اور زوال یوم عید سے پہلے کچھ مقدار قیام کافی ہے۔ ہاں اگر عدا اس کو ترک کرے تو ج فاسد ہوگا۔

درک و توفین یا کوئی ایک

سابقہ گورچکا ہے کہ وقت عرفات و مزدلفہ ہر ایک کی دو قسمیں ہیں اختیاری و اضطراری پس اگر کوئی دونوں وقت اختیاری درک کر لے تو نہایت ہی بہتر ہے ورنہ وہ چند حالات سے خالی نہیں ہوگا۔ اگر وہ دونوں وقت کی دونوں صورتیں درک نہ کر سکے یعنی نہ اختیاری و نہ اضطراری تو ایسی حالت میں حج باطل ہوگا اور اسی احرام حج کے ساتھ عمرہ مفردہ بجا لانا اس پر واجب ہے اور سال آئند حج بجا لانا واجب ہے کیونکہ اگلے سال تک استطاعت باقی رہے یا حج اس کے ذریعے مستقر ہو۔

اگر مابقی وقت اختیاری عرفات میں اور اضطراری مزدلفہ میں درک کرے تو اس حاجی کا حج ہوگا۔

دوقف اضطراری عرفات میں اور دوقف اختیاری مزدلفہ میں درک کر لے تو بھی حج اُس کا صحیح ہوگا۔

دونوں مقام یعنی عرفات و مزدلفہ میں دوقف اضطراری درک کر کے تو بطور اظہر اس میں بھی حج صحیح ہوگا۔ اگرچہ احوط ہے کہ سال آئندہ حج کا اعادہ کرنا پڑے گا اگر شرائط حج باقی ہوں یا حج اُس کے ذمہ مستقر ہو۔ اگر کوئی دوقف اختیاری مزدلفہ کو ہی فقط درک کر سکے تو اس صورت میں بھی حج صحیح ہوگا۔

مزدلفہ کا دوقف اضطراری فقط درک کیا ہو تو اس صورت میں بھی بعید نہیں ہے کہ حج صحیح ہوگا۔ ہاں بطور احوط باقی اعمال کو فرارغ ذمہ کے قصد سے اتمام حج یا عمرہ مفردہ انجام دینا ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ بھی لازم ہوگا۔

فقط دوقف اختیاری عرفات کو درک کیا ہو تو اس صورت میں بنا بر اظہر حج باطل ہوگا اور حج کو منقلب کر کے گامرہ مفردہ کی طرف ہاں اگر قیام مزدلفہ بلوجہ جاہل بالعلم یا موضوع ترک ہو جائے اور مزدلفہ سے گذر چکا ہو تو اس صورت میں بعید نہیں ہے کہ اُس کا حج صحیح ہوگا جبکہ مزدلفہ سے عبور کرتے ہوئے ذکر خدا کیا ہو البتہ اگر دوبارہ مزدلفہ جانے کا امکان ہو تو واجب ہے کہ حوث کر کچھ مقدار مزدلفہ میں قیام کرے اگرچہ

حید کے دن ظہر سے قبل بھی ہانا ممکن ہو تو جائے اور مستی قیام کرے
اور اگر رٹنا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر مزدلفہ سے عبور
ہی نہ کیا ہو تو جمع نہیں ہو گا بلکہ عمرہ منقرہ کی طرف مدد کر کے عمرہ
کے اعمال تمام کرے۔

فقط عرفات کا وقت انتظار ہی دو گھنٹہ ہو تو جمع باطل اور عمرہ
منقرہ کی طرف مدد کر کے تمام کرے۔

منیٰ اور اس کے واجبات

جب حاجی مزدلفہ سے کوچ کرے تو منیٰ کی طرف جانا واجب ہے
مگر وہاں کے واجبات بجا لائے اور وہ تین ہیں۔

رمی جمرہ عقبہ

واجبات حج کا چوتھا واجب رمی جمرہ عقبہ ہے جو پیغمبران کے ہیں
یعنی ابراہیم میں چند امور معتبر ہیں۔

۱۔ قصد قربت۔ ۲۔ سنگریزے سے کی جائے۔ ۳۔ کم نہ
ہوں جیسے کہ سنگریزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے رمی کافی نہیں ہے
۴۔ سات سنگریزے جدا جدا کر کے مارنے ضروری ہیں۔ لہذا یاد رکھا

زیادہ ایک دفعہ مارنے کافی نہیں ہیں۔ بہارِ سنگریزے جمرہ پر گئے لازم ہیں۔ ۵۔ سنگریزے پھینکے جائیں۔ پس جمرہ پر وکھڑا ہونا کافی نہیں ہے۔ بنا برضا ہر اگر پتھر کسی اور چیز پر لگ کر جمرہ پر جا گئے تو کافی ہوگا ہاں اگر سنگریزہ کسی پتھر پر لگ کر پھر جمرہ پر جا گئے تو کفایت نہیں کرے گا۔ ۶۔ رمی طلوع آفتاب کے بعد اور غروب سے پہلے کی جائے گی۔ ہاں غروب اور دیگر ایسے لوگ حرارت کو مزید دفع سے منی جاسکتے ہیں وہ شبِ عید رمی کریں تو کافی ہوگی۔

مسئلہ ۳۷۷۔ اگر کوئی دورانِ رمی شک کرے کہ سنگریزہ لگا ہے یا نہیں تو بنا درکھ کر نہیں لگا۔ ہاں اگر کوئی رمی کے بعد دوسرے واجب کلام میں مشغول ہو اور شک کرے یا رات داخل ہوتے کے بعد شک کرے کہ دورانِ رمی جمرہ پر سنگریزے گئے تھے یا نہیں تو ایسے شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۳۷۸۔ سنگریزوں میں دو چیزیں معتبر ہیں۔ سنگریزے حد و حریم میں سے اٹھائے ہیں اور افضل ہے کہ مشعر الحرام سے اٹھائے جائیں۔

بنا بر احوط پہلے استعمال شدہ نہ ہوں بلکہ مستحب ہے کہ رنگدار و نقطہ دار اور نرم ہوں اور حجم کے لحاظ سے انگلی کے برابر ہوں اور

پاؤں پر کھڑے ہو کر مارنا اور طہارت کے ساتھ مستحب ہے۔
مسئلہ ۳۷۹۔ جمرہ سابقہ جنتی بلندی تک تھا اسی مقدار
 تک سنگریزے مارنے کفایت کر چیں گے بنا بر احوط اور آج کل جو
 بلندی بڑھائی گئی ہے بلکہ دوسرا طبقہ بنا دیا گیا ہے اس پر سنگریزے
 مارنے کافی نہیں ہیں پس اگر سابقہ جگہ پر مارنے ممکن نہ ہوں تو خود حاجی زاد
 جگہ پر مارے اور کسی کو نائب بنائے جو اس کی نیابت میں سابقہ جگہ
 پر مارے۔

مسئلہ ۳۸۰۔ اگر کوئی بھول کر یا جاہل بالحکم ہونے کی وجہ
 سے عید کے دن بھتر نہ مار سکے تو ۱۳ ذی الحجہ تک تدارک لازم ہے
 جب کہ یاد آجائے یا علم بالحکم حاصل ہو۔ پس اگر کوئی رات کو عالم بالحکم
 ہو یا یاد کرے تو دوسرے دن رمی لازم ہے یہ حکم ایسے لوگوں کے لئے
 ہے جو رات کو رمی نہیں کر سکتے نیز عنقریب آنے والا ہے کہ اگر ۱۳
 ذی الحجہ کے بعد یاد آئے اور یا علم بالحکم ہو جائے تو احوط ہے کہ منی میں
 جا کر رمی کرے اور سال آئندہ خود رمی کا اعادہ کرے یا کسی کو نائب بنائے
مسئلہ ۳۸۱۔ اگر کوئی بھول کر یا جاہل بحکم کے دن رمی نہ
 کرے اور طواف کے بعد یاد آئے یا علم ہو جائے تو تدارک رمی کے
 بعد آمادہ طواف واجب نہیں ہے اگرچہ اعادہ احوط ہے۔ ہاں اگر

جان بوجھ کر ہی ترک کر دے تو حسب الظاہ طواف باطل ہوگا اور تدارک
رہی کے بعد اعادہ طواف زیارت واجب ہے۔

منیٰ میں قربانی

حج تمتع کے واجبات میں پانچواں واجب قربانی ہے اور اس میں
قصد قربت معتبر ہے اور قربانی دن کو کرنی چاہیے مگر کوئی خائف ہو
تو وہ رات کو ذبح کر سکتا ہے اور قربانی رمی کے بعد کرنی واجب ہے
لیکن اگر کوئی بھول کر یا جہلاً قربانی پہلے کر دے تو صحیح ہوگی۔ اعادہ کی
ضرورت نہیں نیز ذبح یا نحر منیٰ میں واجب ہے اور اگر ممکن نہ ہو
تو اس زمانہ میں مذبح وادی محترمہ میں بنایا گیا ہے پس اگر مکلف کسے
تاخیر کرتے ہوئے منیٰ میں ذبح کرنا ممکن ہو اگرچہ آخر ذی الحجہ تک بھی
امکان ہو تو اس صورت میں حلق یا تقصیر کر کے محل پر جلتے اور قربانی بعد
میں کر کے طواف زیارت و نماز و سعی جبالہ سے درندہ فعلی میں قربانی جائز
ہے اور یہی کافی ہوگی۔

مسئلہ ۳۸۲ :- بناء بر احوط قربانی عید کے دن دی جائے لیکن
اگر بھول کر یا کسی دیگر عذر یا جاہل یا کم ہوشی وجہ سے عید کے دن قربانی نہ
کرے تو آخر ایام تشریق یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ تک تدارک لازم ہے

چنانچہ اگر متعدد آنند ذی الجہد تک مستمر ہے تو تاخیر کر سکتا ہے اور اگر طواف کے بعد یاد آئے یا علم ہو جائے تو تدارک قربانی کے بعد اعادہ طواف واجب نہیں ہے۔ اگرچہ اعادہ احوط ہے اور اگر جان بوجھ کر قربانی ترک کر کے طواف بجالائے تو ظاہراً طواف باطل ہو گا مگر تدارک قربانی کے بعد اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ ۳۸۳: اس قربانی میں شرکت جائز نہیں ہے بلکہ ایک جانور ایک شخص ذبح کرے گا۔

مسئلہ ۳۸۴: واجب ہے کہ قربانی کا جانور یا اونٹ یا گائے یا بھیڑ بکری ہو پس اگر اونٹ ہو تو اس کے پانچ سال تمام ہو چکے ہوں اور چٹے سال میں داخل ہو چکا ہو اور اگر گائے ہو یا بکری ہو تو اس کے دو سال تمام ہو چکے ہوں اور بناء بر احوط تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور اگر دنبہ ہو تو سات ماہ تمام اور آٹھویں ماہ میں داخل ہو چکا ہو بلکہ احوط ہے کہ ایک سال تمام اور دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور جب ذبح کرے کہ بعد معلوم ہو کہ مذکور جانور کی عمر مقررہ شدہ سن سے کم تھی تو ایسی قربانی کافی نہیں ہے بلکہ قربانی دوبارہ لازم ہوگی نیز قربانی میں معتبر ہے کہ اس کے تمام اعضاء سالم ہوں پس نائینا و لنگن و کان کٹا اور میٹنگ ٹوٹا جانور قربانی کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ بندہ برا ظہر خفی مکروہ اور مرلیض اور زیادہ بوڑھا و شجیتین کو مبیعہ کافی نہیں ہو گا۔ بنا پر احوط۔

ہاں جس کا کان چیرا یا سوزنا وغیرہ ہو تو اس کا کوئی صریح نہیں اگرچہ احوط ہے

کہ کان معصوم و سالم پہننے چاہئیں نیز احوط اولیٰ ہے کہ جائز اصل خلقت کے لحاظ سے دم بُرید و سینگ بُریدہ بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۳۸۵ :- اگر کوئی قربانی والا جانور معصوم و سالم سمجھ کر خریدے اور قیمت دینے کے بعد عیب دار ثابت ہو تو غلاہر کافی ہو گا۔

مسئلہ ۳۸۶ :- قربانی کے شرائط سمجھ کر جو بچے اس پر صحبت اسکان میں ہیں پس اگر واجد الشرائط پر متمکن نہ ہو تو جتنا ممکن ہو وہی کافی ہو گا۔

مسئلہ ۳۸۷ :- اگر قربانی کو مرثا سمجھ کر ذبح کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ کھور ہے تو وہی کافی ہے اعادہ نہیں چاہئے۔

مسئلہ ۳۸۸ :- اگر قربانی کے لاغر ہونے میں شک کے باوجود فرمان خداوند متعال کے لئے ذبح کر دے اگرچہ رجاؤ اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ جانور مرثا تازہ ہے تو یہی کافی ہے۔

مسئلہ ۳۸۹ :- اگر سالم جانور خرید اہر اور بعد میں فریض ہو جائے یا کوئی عضو ٹوٹ جائے یا کوئی عیب ہو تو اسی کو ذبح کرنا کافی ہے اس کے بدل کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۹۰ :- اگر جانور خریدنے کے بعد گم ہو جائے اور دوسرا جانور خرید لے پس اگر پہلا جانور مل جائے تو اسی کو ذبح کرے اور دوسرے کے متعلق اس کو اختیار ہے ذبح کرے یا نہ کرے گویا کہ وہ دیگر اسوال کا طرح اس

کی ملکیت میں ہو گا ہاں اصولاً وادائی ہے کہ دوسرے کو بھی ذبح کرنے کی اجازت ہے۔
 کہ بعد بھلاں جائے قتلہ براسیاطا وادی پہلے کو بھی ذبح کرے۔

مسئلہ ۱۳۹: اگر کسی کو گناہ عذر جانور مل جائے اور کسی دوسرے شخص
 کی ملکیت ہو تو جسے بلا ہو اس پر لازم ہے کہ ۱۳ ذی الحجہ تک اعلان و تعریف
 کرے پھر اگر مالک نہ مل سکا تو ۱۴ کی صحر کو مالک کی طرف سے ذبح کرے۔

مسئلہ ۱۴۰: اگر سر وقت قربانی نہ مل سکے اور نقدی موجود ہو تو
 اسے چاہیے کہ کسی مؤثق آدمی کے پاس امانت رکھے تاکہ وہ نقدی قربانی خرید کر
 اس کی طرف سے آخر ذی الحجہ تک ذبح کرے ہاں اگر چھ ماہ ذی الحجہ گزر جائے
 تو چھ ماہ محرم میں ذبح نہ کرے بلکہ اگلے سال قیام قربانی میں ذبح کرے۔

مسئلہ ۱۴۱: اگر کوئی جانور نہ مل سکے اور نقدی بھی موجود نہ ہو تو
 قربانی کے بدلے میں دس دن کے روزے رکھے یعنی تین روزے ۸، ۹، ۱۰
 ذی الحجہ کو رکھے اور سات روزے واپس جا کر گھر میں سکے ہاں احوط ہے کہ
 سات روزے پہلے ورپے سکے بلکہ تین دن واسے روزے اعمال و تہنیت کے بعد
 اول ذی الحجہ سے شروع کر سکتا ہے ہاں یہ تین روزے بھی پہلے ورپے انجام
 دینے چاہئیں اور اگر کوئی وطن نہ جائے اور نہ ہی معتم ہو تو اپنے ساتھیوں کے
 وطن پہنچنے یا ایک ماہ گزر جانے کے بعد وہ سات دن کے روزے مکہ میں
 رکھے۔

مسئلہ ۳۹۳: جس کی تکلیف تین دن حج میں روزے رکھنے کی ہو اور سات ذی الحجہ کو روزہ نہ رکھ سکے تو اسے چاہیے کہ ۹۱۸ ذی الحجہ دو دن روزے رکھے اور تیسرا روزہ منیٰ سے فارغ ہو کر گدیں رکھے اور اگر سات آٹھ دنوں دنوں میں روزہ نہ رکھ سکے تو اس صورت میں تاخیر کرے اور منیٰ سے واپس آ کر تین دن روزے رکھے۔ البتہ احوط ہے کہ منیٰ سے واپس پر روزے جلدی ادا کرے اور بغیر عذر کے تاخیر نہ کرے اور منیٰ سے واپس آ کر کمد میں ممکن نہ ہو تو رستے میں یا وطن جا کر رکھے لیکن تین روزے اور سات بلا کر نہ رکھے اور گریہ تین روزے آخر ذی الحجہ تک تمام نہ کر سکے اور محرم کا چاند دکھائی دے تو پھر روزے ساقط ہو جائیں گے اور آئندہ سال قربانی دینا لازم ہے۔

مسئلہ ۳۹۵: اگر کوئی قربانی پر مستحکم نہ ہو اور نہ نقدی رکھتا ہو اور ایام حج میں تین روزے رکھنے کے بعد قربانی پر مستحکم ہو جائے تو بناء پر احوط قربانی دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۹۶: اگر کوئی اکیلا قربانی دینے پر قادر نہ ہو بلکہ دوسروں کے ساتھ شرکت میں مستحکم ہو تو بناء بر احوط جمع کرے یعنی شرکت کے ساتھ قربانی دے اور ترتیب مذکور کے ساتھ روزے بھی رکھے۔

مسئلہ ۳۹۷: اگر کسی شخص کے حواسے قربانی کرے یا اس کی قیمت دے کہ مالک کی دکان میں حمدان ذبح کرے اور پھر نکال کرے کہ وکیل نے ذبح

کیا ہے یا نہیں تو بنادر کے کر اس نے ذبح نہیں کیا، ہاں اگر وکیل مٹوثی جو
ادھر خبر دے کہ میں نے جانور ذبح کر دیا ہے تو کافی ہے

مسئلہ ۳۹۸۔ قربانی کی شرائط کفارہ والے جانور میں مستبر نہیں ہیں
اگرچہ اسوہ اعتبار شرائط ہے۔

مسئلہ ۳۹۹۔ حیوان قربانی و کفارہ کا ذبح کرنا واجب ہے لیکن
انسان کا خود ذبح کرنا مستبر نہیں ہے بلکہ جائز ہے کہ کوئی دوسرا شخص کسی کی
قربانی کو ذبح کرے۔ در صورت اختیار البتہ نائب کے لئے قرودی ہے کہ مالک
کی نیت سے ذبح کرے خود ذابح کی نیت شرط نہیں ہے۔ اگرچہ اسوہ اولیٰ ہے
کہ ذابح بھی نیت کرے۔

منصف قربانی

بنادر اسوہ قربانی والے گوشت کے تین حصے کے بجائیں ایک حصہ کسی فقیر
مومن کو بطور صدقہ دیا جائے اور دوسرا حصہ مومنین کو بطور ہبہ دے اور تیسرا
حصہ خود کھائے۔ حق فقراء ان کے وکیل کے سپرد کرنا جائز ہے اگرچہ مالک قربانی
خود ہی وکیل بنے تو جائز ہے حسب اجازہ مومنین اس حصہ میں وکیل تعزف
کر سکتا ہے۔ چاہے آگے کسی کو حبہ کر دے یا فروخت کر دے

مسئلہ ۴۰۰۔ گوشت کے تین حصے جدا کرنا لازم نہیں ہیں بلکہ شانا

بطور صدقہ ایک ٹلٹ دے۔ اور دیر ایک ٹلٹ اور باقی ماندہ میں سے اگر خود کچھ مقدار کھالے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۱:۔ جو شخص بطور صدقہ یا بطور دیر قبض کر لے تو پھر وہ اس حصہ میں ہر قسم کا تصرف کر سکتا ہے۔ اگرچہ وہ بعد از قبض کسی غیر مومن یا غیر مسلم کو بھیج کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۲:۔ اگر حیران ذبح کرنے کے بعد کوئی اُسے چوری کر لے یا صدقہ و دیر دینے سے پہلے کوئی زبردستی چھین لے تو اس صورت میں قربانی کا مالک ضامن نہیں ہوگا ہاں اگر مالک جان بوجھ کر گوشت تکلف کر دے یا کسی غیر مستحق کو عطا کرے تو بنا بر احوط دو ٹلٹ کا ضامن ہوگا۔

(۳) حلق یا تقصیر

حج تمتع کے واجبات میں سے پھیرواں واجب حلق یا تقصیر ہے اور اس میں بھی قصد قربت مقبر ہے اور بنا بر احوط حلق یا تقصیر دن کو کرنی چاہیے نیز زمی و ذبح کے بعد حلق کرے۔ بنا بر احوط لیکن اگر بخیر کرنا جاہل یا علم غلطی کی وجہ سے حلق پہلے کرے اور بعد میں زمی یا ذبح کرے یا ہر دو تو ایسی صورت میں حلق یا تقصیر کافی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۳:۔ ہر مردوں کے لئے حلق یا تقصیر واجب ہے لیکن ان کے لئے

تقصیر متین ہے۔

مسئلہ ۲۴۳ :- مرد کو اختیار ہے کہ حلق کرے یا تقصیر لیکن حلق افضل ہے ہاں اگر کوئی عورت کی وجہ سے سر کے بالوں میں شہد لگائے یا سر کے بال جمع کر کے لیکن جگہ باندھ دے تو احتیاط ہے کہ حلق کر اختیار کرے بلکہ حلق کا واجب ہونا انہی ہے اور جو شخص (مرد و عورت) یعنی پہلی مرتبہ حج پر گیا ہو تو احوط ہے کہ وہ حلق کو اختیار کرے اگرچہ اس کے لئے بھی اختیار ہے کہ حلق کرے یا تقصیر بلکہ اختیار قوت ہے۔

مسئلہ ۲۴۴ :- جو شخص حلق کا ارادہ رکھتا ہو لیکن اسے علم ہو کہ مجام سر کو زخمی کر دے گا تو پہلے وہ تقصیر کرے اور پھر حلق کرے۔

مسئلہ ۲۴۵ :- غنشی مشکل پر تقصیر واجب ہے ہاں اگر کسی نے سر کے بالوں میں شہد لگایا ہو یا بال جمع کر کے اکٹھا باندھ رکھا ہو تو درولی کام کرے یعنی پہلے تقصیر اور بعد میں حلق کرے بغیر احوط۔

مسئلہ ۲۴۶ :- حلق یا تقصیر کے بعد وہ تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی جو احرام کے بعد حرام ہوئی تھیں البتہ ابھی تک عورت اور خوشبو حلال نہیں ہوں گی بلکہ بند بر احوط نکال بھی حرام ہے گا۔

مسئلہ ۲۴۷ :- اگر کوئی محول کرے یا جابل یا سگم کرے کیونکہ حلق یا تقصیر نہ کرے۔ اور منی سے خارج ہو جائے تو منی رٹ کر حلق یا تقصیر کرے اور اگر واپس منی جانا دشوار ہو تو جہل یا آٹے وہیں حلق یا تقصیر کرے اور اگر ممکن ہو تو بال منی میں بھیج دے۔

مسئلہ ۲۹۳: اگر بھول کر یا بی غفلت یا تقصیر نہ کرے اور تمام اعمال حج بجالانے کے بعد یاد آئے اور تدارک کر لے تو بناء برائے طواف کا اعادہ واجب نہیں ہے اگرچہ اعادہ طواف دوسری احوط ہے یعنی اگر گم سے خارج نہ ہوا ہو اور یاد آجائے یا علم بالحکم ہو جائے تو احتیاط ہے کہ طواف کا اعادہ کرے۔

طواف حج و نماز اور سعی

واجبات حج میں سے ۴، ۴، ۴ واجب، طواف و نماز اور سعی ہے اور ان کی کیفیت و شرائط مثل طواف و نماز اور سعی عمرہ کے ہے

مسئلہ ۲۹۴: حج تمتع میں حلق یا تقصیر کے بعد طواف بجالایا جائے گا۔ پس اگر کوئی جان بوجھ کر طواف پہلے کر لے تو حلق یا تقصیر کے بعد اعادہ طواف واجب ہے اور ایک بکری کا قہار دینا لازم ہے۔

مسئلہ ۲۹۵: احوط یہ ہے کہ طواف کرے، ذی الحجہ سے مؤخر نہ کرے اگرچہ ایام تشریق کے بعد تک بلکہ آخر ماہ ذی الحجہ تک تاخیر جائز ہے۔

مسئلہ ۲۹۶: حج تمتع میں وقرنین سے قبل طواف و نماز اور سعی جائز نہیں ہے بلکہ ہر دو اور تہیں حج کو حیض بہانے کا خوف ہو تو ان کے لئے طواف اور نماز پہلے بجالانا جائز ہے اور سعی اپنے وقت پر انجام دیں گے بلکہ ہندو احوط قبل از وقرنین سعی بھی جائز ہے اور وقت پر اعادہ بھی

کوئی گرجہ اعلیٰ ہے کہ طواف و نماز میں ایام تشریق یا ہجرت روزی یا جو تک مکی
ہو تو بجا نہیں۔

مسئلہ ۱۱۳: اگر کوئی دو فرضیں کے بعد تہم میں داخل ہونے سے غافل
ہو تو وہ طواف و نماز اور سعی کو مقدم کر سکتا ہے۔ مگر طواف نماز بھی پہلے بجا
دا سکتا ہے۔ پھر اعمال میں کچھ بعد پورا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۴: اگر اعمال میں کسی کے بعد کچھ پر کوئی غلطی ہو جائے
جیسے حرکت خفی یا کسی دیکھنے والے یا کسی غلطی ہو جائے تو پھر کتنی پرنا کر
پاک ہونے کے بعد طواف بجا دے تو ایسی صورت میں کون کو طواف کے لئے نائب
بنا دے پھر نائب جب طواف بجا دے تو خود صحیح کرے۔

مسئلہ ۱۱۵: اگر طواف نیت و نماز اور سعی کے بعد غرضیہ طواف ہو
جائیں گی بغیر حورت بلکہ بنا پر اوٹھنا اور ایسی حالت میں گئے ہاں طواف اور سعی
کے بعد نکاح کرنا جائز ہے لیکن بعد پر اوٹھنا اور سعی کے بعد نکاح کرنا
شرعیت جہاں کے ساتھ متفق ہے غلطی کا ظہر

مسئلہ ۱۱۶: اگر کسی شخص کے لئے دو فرضیں سے قبل طواف و سعی
بائز ہو تو اس پر غرضیہ طواف نہیں ہوگی بلکہ اعمال میں تہم میں دو قرانی اور
ملن یا قصیر کے بعد غرضیہ طواف ہوگی۔

طوافِ نساء

واجبات حج میں سے ۱۱۴ واجب طوافِ نساء اور نماز ہے یہ دونوں اگرچہ واجب ہیں لیکن مناسک حج میں سے نہیں ہیں مگر کوئی دونوں کو عمداً ترک کر دے تو اس سے حج فاسد نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۷۔ مرد اور عورت دونوں پر طوافِ نساء واجب ہے اگر مرد ترک کر دے تو اس پر عورت حرام ہوگی اور اگر عورت ترک کرے تو مرد اس پر حرام ہوگا نیز ناب طوافِ نساء میں شوبِ غنہ کی تیت کریگا۔

مسئلہ ۱۶۸۔ طوافِ نساء ادا اس کی فادہ کے کوائف و شرائط طوافِ حج و نماز کے مانند ہیں۔

مسئلہ ۱۶۹۔ اگر مرض کی وجہ سے کوئی طوافِ نساء خود نہ بجالا سکتا ہو تو دوسرے شخص کا ہدائے کر یا جوہن پر سوار ہو کر طواف بجالائے اور اگر اس پر بھی ممکن نہ ہو تو نائب بنائے اور یہی صحت نماز میں ہے۔

مسئلہ ۱۷۰۔ اگر کوئی جان بوجھ کر یا بھول کر یا جاہل یا حکمِ پیر کی وجہ سے طوافِ نساء نہ بجالا تو جب تک اس کا تدارک نہ کرے عورت حرام رہے گی اور اگر خود بجالائے میں دشواری ہو تو نائب بنائے گا پس ناب جب انجام دے گا تو اس پر عورت حلال ہو جائے۔ پس اگر کوئی طوافِ نساء بجالانے سے پہلے مر

جائے تو حوط یہ ہے کہ اس کے ترک سے طوافِ نسا کی قضا کرائی جائے
مسئلہ ۴۲۱۔ طوافِ نسا قبل از سعی یا تہ نہیں ہے پس اگر کوئی
 جان پر جھک مقدم کرے تو سعی کے بعد دوبارہ بجلا تا ضروری ہے بلکہ صورت
 جہل و نیاں میں بھی اعادہ کر سوندا بر حوط۔

مسئلہ ۴۲۲۔ اگر کوئی کسی عذر کی بنا پر وقفین سے پہلے طواف
 نسا بھیجے تو جب تک مناسک صحیح یعنی رمی و تھروائی و طعن نہیں بجلائے
 اور اس پر طعن نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۴۲۳۔ اگر عورت حالت حیض میں ہو اور ساتھی یا سس کے
 طاہر ہونے سے قبل وطن بنا چاہیں تو اس صورت کے لئے یا تہ ہے کہ طواف
 نسا ترک کر کے قافہ کے ساتھ وطن روانہ ہو جائے یا حوط ہے کہ طواف
 نسا و نماز کے لئے کسی کو نائب بنائے گی اور اگر پہلے شرط طوافِ نسا کے بعد
 خونی حیض شروع ہو جائے تو اس صورت میں بھی طواف چھوڑ کر قافہ کے ساتھ جا
 سکتے ہیں بشرطہ نماز کے لئے کسی کو نائب بنانا چاہئے۔

مسئلہ ۴۲۴۔ طوافِ نسا میں نماز کو سبوتا نہیں کیا جی نماز
 طوافِ حج کے ہے جس کا حکم گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۴۲۵۔ جب حاجی طوافِ نسا و نماز بجلائے تو عورت
 اس پر طعن ہو جائے گی اور عورت پر مرد طوافِ نسا و نماز کے بعد سبوتا نہیں ہوگا۔

ابتداء ۱۲ ذی الحجہ کی فتر تک شکار حرام ہو گا بنا دبر اوپر خط نیز غرم میں ہنگنے والے
درخت دنگا ہی کو کاٹنا اور حد و حرم میں شکار کرنا ہر حالت میں یعنی محرم و
محل دونوں پر حرام ہے۔ جیسے کہ گزرا چکا ہے۔

منیٰ میں رات گزارنا

واجبات حج میں باہواں واجب یہ ہے کہ ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کی راتیں
منیٰ گزارنی جائیں اور اس میں قصد مقبرہ ہے پس اگر حاجی عید کے دن طواف
نیارت و سعی انجام دینے سکے تھے مکہ جائے تو رات گزارنے سکے لئے منیٰ لوٹنا
واجب ہے اور جس نے حالت احرام میں شکار کرنے سے اجتناب نہ کیا ہر
تو وہ شب ۱۲ بھی منیٰ میں گزارے یا عورت سے جماع کر لے تو بھی شب ۱۳ کو
منیٰ میں رکن واجب ہے۔ بل ان دو کے علاوہ عام حاجی صاحبان ۱۳ ذی الحجہ
نہر کے بعد منیٰ سے کوچ کر سکتے ہیں لیکن اگر کوئی منیٰ میں ٹھہرا ہے اور ۱۳ ذی الحجہ
کی رات داخل ہر جائے تو ۱۳ کی رات وہیں ٹھہرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۳۶:- اگر کوئی منیٰ سے نکلنے کی تیاری کرے اور کچھ مقدار
چلے لیکن ازدحام کی وجہ سے قبل از غروب حدود منیٰ سے خارج نہ ہو سکے
تو صورت امکان میں وہ رات منیٰ میں ٹھہرنا واجب ہے اور اگر ممکن نہ ہو یا
رات وہاں گزارنے میں حرج ہو تو غروب کے بعد بھی منیٰ سے خارج ہو سکتا

ہو سکتی بناو براسو ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۲۸: جس پر ۱۲ ذی الحجہ کی شب منی میں گزارنا واجب ہو تو دن میں تیزوں حرات کو بھر مارکہ منی سے خارج ہو سکتا ہے تمام دن گزارنا واجب نہیں ہے نیز تمام رات منی میں ٹھہرنا لازم نہیں ہے پس حاجی اول رات سے آدھی رات کے بعد کچھ مقدار تک ٹھہر سکتا ہے یا آدھی رات سے کچھ مقدار پہلے سے کہ طلوع فجر تک قیام کرنا جائز ہے لیکن اولیٰ ہے کہ پہلا حصہ آدھی رات تک قیام کرے پھر منی سے نکل سکتا ہے لیکن طلوع فجر سے قبل تکہ میں داخل نہ ہو۔

مسئلہ ۱۲۹: کچھ لوگ مشن منی میں پڑھنے کی رات گزارنا ان پر واجب نہیں ہے

۱) مضایق عذر جیسے مریض یا منی میں قیام کرنے سے مال و جان کا خوف ہو

۲) جو لوگ تمام رات تکہ میں عبادت کرتے رہیں البتہ حاجات ضروری مثل کھانا پینا طہارت وغیرہ کے لئے عبادت نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۳) جو لوگ طواف زیارت و عبادت میں مشغول رہیں اور تکبہ سے نکل کر عقبہ مدینہ سے آگے نکل جائیں تو ایسے لوگ راستہ ہی میں رات گزار سکتے ہیں حدود منی میں داخل ہوا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۰: جو منی میں قیام نہ کرے تو اس پر ہر ایک عوض میں ایک ذنبہ کفارہ دینا واجب ہے۔ بلکہ اگر کوئی بھول کر یا جاہل بالحکم بھولنے کی وجہ سے

قیام منیٰ ترک کرے تو احوط ہے کہ کفارہ دے بلکہ مغفود کو بھی بنا بر احوط کفارہ دینا چاہیے۔ ہاں جو مکہ میں سات عبادت میں گزارے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور یہی حکم جو طواف و سعی و عبادت کے بعد مکہ سے نکلے اور طلوع فجر سے قبل منیٰ میں داخل نہ ہو بلکہ راستہ ہی میں سات گزائر دے تو اس پر بھی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۲۔ جو شخص منیٰ سے کوچ کر جائے اور پھر کسی اور کام کے لئے ۱۲ ذی الحجہ کی رات داخل ہو جائے تو اس میں تیس دن تک منیٰ میں گزارنا واجب نہیں ہے۔

نمی جہرات

واجبات حج میں کچھ ایسا واجب نہیں ہے جس کی نسیء کی نسیء سے منیٰ آؤنی و سئلی جہرہ عقبہ ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں جہرات کی نسیء واجب ہے ہاں اگر سہا کی رات منیٰ میں گزار دے تو بند بر احوط تیرہویں دن کو بھی تینوں جہرات پر نسیء واجب ہیں اور چاہیے کہ اختیاری صورت میں انسان خود پھر مار سے نیابت جائز نہیں ہے

مسئلہ ۱۲۳۔ جہرہ آؤنی سے نسیء کی ابتداء واجب ہے پھر جہرہ و سئلی اور آخر میں جہرہ عقبہ میں اگر کوئی ایسا میں مخالفت کرے تو ترتیب حاصل کرنی واجب ہے اگرچہ مخالفت چل و نسیاں کی وجہ سے بھی جو ہاں اگر کوئی پہلے کو

بھول کر دوسرے جبرہ کو پتھر مارے تو سات پرے کر سکتا ہے۔ اس کے بعد پہلے کو مارنے کا انداز آخیر کہ جبرہ دوسرے کو اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔
مسئلہ ۴۳۲: جبرہ خشک کی زمی میں جو واجبات ذکر ہر چکے میں ۵ تیزوں حیرات میں واجب ہیں۔

مسئلہ ۴۳۳: زمی حیرات ملنے ہی کو واجب ہے پس اس حکم سے غلام و جبر و مال اور مدین جس کو پکڑ لے جانے کا خوف جبر مستثنیٰ ہیں یا جس کو مال و جان کا خوف ہو بجز اس میں بڑے مرد و عورتیں احب پتے اور کڑور لنگ ہی کو از دھام کی وجہ سے اپنی جانوں کا خوف ہو تو ایسے لوگ اس کی مل کا زمی ملت کو کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۴۳۴: ۱۰ جولاء ذی الحجہ کو زمی بھول جائے تو اس کی قضاء ۱۰ کو کر سکتا اور ۱۱ کی قضاء کر سکتا ہے۔ ان اصولوں کے ادا اور قضا کے درمیان وقفہ رکھنے اور قضا کو مقدم قرار دینے سے یعنی اگر قضاء دن میں اقل وقت بجالانے تو ادا زوالی کے قریب انجام دے۔

مسئلہ ۴۳۵: اگر کوئی زمی بھول جائے تو مکہ میں جگہ یاد آئے تو واجب کہ منیٰ جا کر زمی پہنچے اور اگر دلدل یا تین دن کی بھولی ہوئی زمی کو نہ پہنچی میں جائے تو احوط ہے کہ ہر روز زمی کے درمیان گھنٹہ فاصلہ رکھے اور اگر گھنٹہ سے خارج ہو کر یاد آئے تو اس سمیت میں مکی لوٹنا واجب نہیں ہے بجز آئندہ سال خود یا اس کا

نائب قضاء بجالائے گا۔

مسئلہ ۴۳۹۔ اگر کوئی مرتفع برادر مغرب سے قبل صحت یاب ہوئے
کی امید نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے نائب بنائے گا یا اگر اتفاقاً قبل از مغرب
صحت یاب ہو جائے تو احوط ہے کہ خود بھی زمی انجام دے۔

مسئلہ ۴۴۰۔ زمی ترک کرنے سے حج باطل نہیں ہوگا اگرچہ عمدتاً ترک
کی جو باں اگلے سال بنا بر احوط واجب ہے کہ خود یا کسی کا نائب بطور قصداً
انجام دے گا۔

احکام مصدود

مسئلہ ۴۴۱۔ مصدود وہ شخص ہے جس کو احرام باندھنے کے بعد
رج یا عمرہ سے روکا جائے۔

مسئلہ ۴۴۲۔ جو شخص عمرہ سے روکا جائے تو اسی جگہ پر وہ جانور
ذبح کر کے عمل جو جائے گا بلکہ احوط ہے کہ تقصیر یا حلق بھی کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۴۴۳۔ جو شخص احرام حج میں مرتفعین یا ناس کہ مشر الحرام
سے روکا جائے تو اس کا وظیفہ ہے کہ عمل مدہیں قربانی ذبح کر کے عمل جو
جائے جگہ بطور احوط تقصیر یا حلق بھی کرے اور اگر تیسوں اعمال اور منی کے
بعد طواف دہی سے روکا جائے اور کسی کو نائب بنائے پر ممکن بھی نہ ہو تو عمل صحت

پر جانور ذبح کر کے پھر اگر نائب بنانے پر مستمکن ہو تو احوط ہے کہ جمع کرے یعنی قربانی ذبح کرے اور باقی اعمال بجالانے کے لئے کسی نائب بھی بنائے اور اگر کوئی خاص کر اعمال منی سے روکا جائے اور دخول مکہ سے کوئی مخالفت نہ ہو تو اگر نائب بنانا ممکن ہو تو زمی و قربانی اور حلق کے بعد محل جو جلسے پھر باقی اعمال بجالائے اور اگر نیابت کا تمکن نہ ہو تو اس صورت میں اس کا وظیفہ یہ ہے کہ قربانی کی قیمت کسی مؤمن کے مال امانت رکھے تاکہ وہ اس کی طرف سے ذبح کرے اور وہ خود اسی جگہ پر تعصیر یا حلق کرے اور مکہ کی طرف لوٹ کر اعمال بجالائے اب وہ گویا تمام چیزوں سے مکمل ہو جائے گا جو کہ حالت احرام میں حرام ہوئی تھیں حتیٰ کہ عورت بھی اس صورت میں صحیح ہوگا البتہ بنا بدبر احوط آئندہ سال زمی کا اعادہ لازم ہے۔

مسئلہ ۲۴۲ :- مصدوع کا مذکورہ قربانی دینے سے صحیح ساقط نہیں ہوگا بلکہ آئندہ سال تک استطاعت باقی رہ جائے یا اس کے ذمہ صحیح مستقر ہو تو آئندہ سال حج بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۴۳ :- اگر کوئی مکہ سے بتی ہی رات گزرنے اور زمی حرات کے لئے جانے سے روکا جائے تو اس کا حج تمام ہوگا اور اگر ممکن ہو تو اسی سال ہی کے لئے نائب بنائے ورنہ آئندہ سال بنا بدبر احوط نیز ایسے شخص پر برا حکام مصدوع جاری نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۴۴۳۔ اگر کسی کو محدود حصہ کے علاوہ کوئی اور مال حج تمام کرنے کے درپیش ہو تو ماحوط ہے کہ جہاں رکاوٹ ہوئی ہو وہاں ہی جانور ذبح کر کے غل ہو جائے غل ماحوط

مسئلہ ۴۴۴۔ قربانی میں فرق نہیں ہے کہ اونٹ ہو یا اونٹنہ اور اگر قربانی نہ کر سکے تو اس کی جگہ بیل یعنی روزے رکھے بنا پر ماحوط۔

مسئلہ ۴۴۵۔ جو شخص حج کو فاسد کر بیٹھے اور بعد میں مصدود ہو جائے تو کیا اس پر احکام صد جاری ہوں گے یا نہیں؟ اس میں دو درجہ ہیں۔ بندہ بنظر صد کا حکم جاری ہو گا لیکن قربانی کے ساتھ کفار یا فساد حج بھی دینا ہو گا۔

مسئلہ ۴۴۶۔ جو شخص قربانی سے استعفاء لے لے کر اور مصدود ہو جائے تو وہی قربانی میں ذبح کرے گا کوئی دوسرا جانور دینا واجب نہیں ہے۔

احکام محصور

مسئلہ ۴۴۷۔ محصور یعنی جو شخص محرم ہونے کے بعد احوال حج یا عمرہ بجالانے میں مرض وغیرہ کی وجہ سے ممنوع ہو جائے۔

مسئلہ ۴۴۸۔ اگر کوئی عمرہ مفردہ میں محصور ہو جائے تو اس کا وظیفہ یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے کے لئے بھیجے اور ساتھیوں سے وعدہ کر

تکے غلطی وقت میں جا کر جانور ذبح کرنا پس وقت مفردہ میں وہیں غزوہ مکمل ہو جائے اور وہ غزوہ میں وہیں ایک جانور ذبح کر کے محل ہو جائے اس صورت عمرہ مفردہ میں قربانی کے بعد تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی سوائے عورت کے ہاں صحت یا ب ہونے کے بعد اعمال عمرہ مفردہ بجا لانے کے بعد عورت حلال ہوگی اور اگر کوئی عورت تنہا میں مسعود ہو تو اس کا حکم پہلے گزر چکا ہے۔ یعنی اس صورت میں عورت اور دیگر عورات حلال ہو جائیں گے اور اگر احرام حج میں مسعود ہو تو اس کا بھی حکم گزر چکا ہے۔ البتہ بنا پر احوط اس صورت میں عورت حلال نہیں ہوگی بلکہ طواف زیارت و سعی کے بعد طواف نساء بجا لانے کے بعد عورت حلال ہوگی۔ ہاں اگر عصر کی وجہ سے موقعین فوت جائیں اور وہ تکہ منقر یا غزوات و سفر دفعہ کے راستہ میں ہو تو اس صورت میں اس کا تخیر حج کی بجائے عمرہ مفردہ ہو گا یعنی طواف و سعی اور تقصیر اور طواف نساء کے بعد تمام عمرات محل ہو جائے گا۔ چاہے عمرہ مفردہ کے اعمال خود بجا لائے یا اس کا نائب۔

مسئلہ ۲۴۹: اگر کوئی عصر کے بعد یہ بھیج دے اور بعد میں بیدار ہو جائے اور گمان یا احتمال دے کہ اور کابن حج درک کر لیں گاتو واجب ہے کہ اعمال حج میں شغل ہو جائے پس اگر موقعین یا خاص کہ مشرط الحرام کو درک کر لے تو اس کا حج صحیح ہو گا اور شاگرد جانور ذبح نہ کرے تو حج عمرہ مفردہ کی طرف بدل جائے گا اور اگر جانور ذبح کر دے تو عورت کے علاوہ باقی سب

چیزیں حلال ہوں گی پس طواف و نماز و سعی اور طوافِ نسا و نمازِ انجم دینے سے عورت بھی حلال ہوگی۔ بناد برا حوط۔

مسئلہ ۱۵۴۔ اگر کوئی مناسک منی سے محصور ہو تو اس پر حکمِ حصر جاری نہیں ہوگا بلکہ زمی جمرہ و قربانی کے لئے کسی کو نائب بنائے گا اور خود تقصیر یا حلق کرے گا پھر مکہ مشرفہ جاکر طوافِ زیارت و سعی وغیرہ انجام دے گا۔ اور اگر کسی کو نائب بنانا ممکن نہ ہو تو کسی مؤثق آدمی کے پاس قربانی کی قیمت امانت رکھے گا تاکہ قربانی کرے اور وہ خود تقصیر یا حلق کر کے مکہ مشرفہ جاکر طواف و دیگر اعمال بجالائے گا اسی اس کے لئے احوط ہے کہ آئندہ سال خود یا اس کا نائب زمی جمرات بجا لائے۔ اور اگر موقوفین کے بعد مکہ کے اعمال انجام دینے سے محصور ہو جائے تو بناد پر ظاہر اعلیٰ مکہ کے لئے نائب بنائے اور محل نائب کے بعد وہ تمام محرمات سے محل ہو جائیگا۔

مسئلہ ۱۵۵۔ اگر کوئی شخص محصور ہو جائے اور ہر یہ بھیج دے پھر قربانی مقررہ مقام پر پہنچنے سے قبل سرور ہو جائے تو ایسی صورت میں وہیں ذبح کرے گا یا تین دن کے دوزے دیکھ یا چھ مسکین کو طعام کھائے ہر مسکین کو دو دے گا اس کے بعد حلق کر کے مکہ ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۶۔ حصر سے حج ماقطع نہیں ہوتا بلکہ قربانی کے مکہ مکمل ہوا کہ آئندہ سال حج بجالائے گا اگر استطاعت باقی رہی یا حج اس کے ذمہ مستقر ہو۔

مسئلہ ۴۵۳ :- اگر محصور نہ قریانی رکھتا ہو اور نہ ہی اس کی قیمت
تو دس روپے کے ہونے کے باوجود بھی کہ گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۴۵۴ :- احرام باندھتے وقت سُنَّو سے کہ حاجی اللہ تعالیٰ
سے شرط کرے کہ اگر میں جس ہو گیا تو احرام سے نکل ہو جاؤں گا۔ اگرچہ اس کا
نکل ہونا اس شرط پر موقوف نہیں ہے کیونکہ جس کے بعد نکل ہو جائے گا
چاہے شرط کرے یا نہ کرے۔

مسائل متفرقہ

مسئلہ ۴۵۵ :- اگر عروہ مفردہ کا احرام باندھ کر تکبیر میں داخل ہو اور
عروہ ختم کرنے کے بعد تکبیر متکبر میں حج نیابتی لے کر کہیں ایک بیعت سے احرام
باندھ کر اسے عروہ موقوفہ انجام دے تو ہائز ہے یا حج نیابت دینے والا کہی
لاذیل ہی کہ دوسرے شخص کو نائب بنائے۔

مسئلہ ۴۵۶ :- اگر کوئی جہالت کی وجہ سے اوپر دوا سے حاجی سے
زیجرہ کرے اور اگرچہ وہاں سے کوئی بھی کر جائے تو برابر اوپر دوا سے حاجی کافی
نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۵۷ :- جو شخص شب ۱۲ روزی الحجہ تک مسئلہ میں عبادت
کرتا ہو تو وہی کہ جس تک بھی منہ جاکر نہی کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۸:- جس کا وظیفہ ہو کہ شب ۱۲ گزرمی کر لے تو وہ
شخص نصف شب کے بعد منی سے خارج نہیں ہو سکتا جب کہ اُس کا ارادہ
ہو کہ پھر مکہ سے واپس نہیں آؤں گا۔

مسئلہ ۲۵۹:- قربانی کا گوشت منی سے باہر کہیں بے جا بانٹا ہے۔
مسئلہ ۲۶۰:- اگر جھول کر زمی سے پہلے حلق یا قربانی کر لے تو
کافی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۱:- جو لوگ جہدہ میں متوطن ہیں اور وہاں ہی مستطیع
ہوئے ہوں تو اُن کا وظیفہ حج افراد ہو گا۔ اور اگر پہلے سے حج فتنہ میں مستقر
ہو تو پھر اُن کا وظیفہ حج تمتع ہے بہر حال مقیمین جہدہ ہی سے احرام باندھیں
گے۔

مسئلہ ۲۶۲:- اگر کوئی شخص مقیم مکہ ماجدہ والدین کی نیابت میں
حج تمتع بجالانا چاہے تو اس پر واجب ہے کہ کسی ایک میقات سے عمرہ
تمتع کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو۔

مسئلہ ۲۶۳:- اگر کوئی دور کار بنے والا حجاز جانے کا ارادہ کرے
اور مکہ میں داخل ہو نا مقصود نہ ہو تو جب وہ حدودِ حرم کے قریب پہنچے
اور عمرہ مفردہ بجالانے کا قصد ہو جائے تو ایسا شخص اُذنی العمل سے عمرہ کا
احرام باندھ سکتا ہے۔

مستحبات

مستحباتِ احرامِ عمرہ

(۱) احرام باندھنے والے کو احرام سے پہلے بدن کا پاک کرنا، ناخن کاٹنا، مونچھوں کی اصلاح کرنا، زیرِ بغل بالوں اور زیرِ ناف بالوں کا صاف کرنا مستحب ہے۔

(۲) احرام کے لئے غسل کرنا، میقات پر پانی نہ ملنے کا خطرہ ہو تو میقات سے پہلے غسل کرنا اور پانی مل جانے تو بعد دوبارہ غسل کرنا مستحب ہے۔ (۳) غسل کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے بِسْمِ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَجَلًا مِّنْ تَوَلَّاهُ طَهَّرَكَ وَحَرَّمَ عَلَيَّ مَسَاقِمْ
مَعْلِي خَيْرٌ وَشِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمًا لِلّٰهِ طَهَّرَنِي

وَلَطْفُهُ قُلُوبِي وَاشْرَافِي صَدْرِي وَأَخْبِرْ عَلَيَّ إِسَائِي وَمَعْتَبِي
وَمَدْحِي حَسَنًا وَالنَّهْيَ عَلَيْكَ فَإِنَّكَ لَا تُؤْخِرُ لِي الْإِلَهَ وَقَدْ
عَلِمْتُ أَنَّ قَوَامَ دِينِي التَّسْلِيمُ لَكَ وَالْإِقْبَالُ لِسُكْنَةِ
نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْكَ وَآلِهِ -

ترجمہ مسائل کے نام سے اور اس کی ذات سے مدد چاہتا ہوں،
اے اللہ اس نسل کو میرے لئے روشنی اور پاک کرنے والا ہر
خوف سے بچاؤ اور امن اور ہر بیماری اور غم سے شفا قرار دے
اے اللہ مجھے اور میرے دل کو پاکیزہ کر دے میرا سینہ کشادہ کر
میری زبان پر اپنی محبت اور تعریف و ثناء جاری کر کہ نہ کہ تیرے بغیر
میری کوئی طاعت نہیں اور تو جانتا ہے کہ میرا دین تیری فرمانبرداری
اور تیرے نبی کے طریقے سے مرکب ہے۔

(۱۴) احرام باندھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا أَزِيدُ بِهِ عَذْرَتِي وَأُزَوِّجُ
فِيهِ قُرْبَتِي وَأَعْبُدُ فِيهِ رَبِّي وَأَسْتَعِيذُ فِيهِ إِلَى مَا أَسْتَرْجِي
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَصَدْتُهُ فَبَلَغَنِي وَأَرَدْتُهُ فَأَكْمَلَنِي
وَأَقْبَلَنِي وَلَمْ يَقْطَعْ رِيَّ وَوَجْهَهُ أَرَدْتُ فَسَلَّمَنِي لِقَائِهِ
حَفِظَنِي وَكَفَّنِي وَجَزَّيَنِي وَظَهَّرَنِي مَلَأَ لَوْحِي وَرَحَّبَ بَاطِنِي

مَا مَسْجَدِي وَذِي خَيْرِي وَعَدَّتِي بِي شِدَّتِي وَرَحْمَتِي -

ترجمہ تمام حمد اللہ کے لئے جس نے مجھے لباس دیا جس سے میں سر پہن سکتا ہوں اس میں اپنا فرمان ادا کرتے ہوئے رب کی عبادت کرتا ہوں اور وہاں پہنچتا ہوں جہاں کا مجھے حکم دیا ہے۔ تمام حمد اللہ کے لئے جس کا میں نے تقدیر کیا تو اس نے پہنچایا اس کا ارادہ کیا تو میری مدد کی اور قریب فرمایا اور میری امید کو نہ توڑا میں نے اس کی رضا کا قصد کیا تو اس نے خالص فرمایا پس وہ میرا معلم، پناہ گاہ، بچاؤ پشت پناہ، جائے پناہ، آرزو مانا، نجات فیض اور میری سختی نئی میں ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔

۵) نماز ظہر کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے اور اگر نماز ظہر کے بعد احرام نہ باندھا ہو تو پھر کسی بھی نماز واجب کے بعد احرام باندھنا اور اگر نماز یومیہ کے بعد احرام نہیں باندھنا چاہتا تو کسی قضا نماز کے بعد احرام باندھ لے اور اگر قضا نماز بھی نہ رکھتا ہو تو پھر چھ رکعت نماز مستحبی دو دو رکعت کر کے پڑھے اور کم از کم دو رکعت پڑھنے کے بعد احرام باندھے لیکن ان مستحبی نمازوں میں پہلی رکعت ہی حمد کے بعد سورۃ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھے۔ ۱۱) احرام کی نیت کو زبان پر جاری کرے البتہ نیت کے موقع پر خدا کی حمد و ثنا بجالائے اور محمد و آلہ صلی اللہ علیہم وسلم پر صلوات پڑھنے کے

بعد یہ دعا پڑھے : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ مَنِ اسْتَعَا
 لَكَ وَاَمِنْ یَوْعِدُكَ وَاَتَّبِعْ اَمْرَكَ فَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَفِی قَبْضَتِكَ
 لَا اُوْقِ اِلَّا مَا وُقِیتَ وَلَا اُحْذِ اِلَّا مَا اَعْطِیتَ وَقَدْ ذُكِرْتَ
 الْحَجَّةُ فَاَسْئَلُكَ اِنْ تَعَزَّمْ لِیْ عَلَیْهِ عَلٰی کِبَايِكَ وَسُنَّةِ نَبِیِّكَ
 صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَتَقْوِیَّتِیْ عَلٰی مَا ضَعُفْتُ وَتُسَلِّمْ لِیْ
 مَنَاسِکِیْ فِی لَیْسِ مِنْکَ وَغَارِفِیَّةٍ وَاَجْعَلَنِیْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِیْ
 رَضِیتَ وَاَدْخَلْتَ رَسْمَیْتَ وَکَتَبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مُخْرَجْتُ
 مِنْ شُقَّةٍ لَیْسَ لَیْ وَاَنْفَقْتُ مَالِیْ اِتِّعَاءَ مَرْضَاتِکَ اَللّٰهُمَّ
 فَتَبَعْرِ لِیْ جَعَلْتِیْ وَغَضَبْتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الشَّعْمَ بِا
 لْعَمْرِو اِنِّیْ اَنْعَجُّ عَلٰی کِبَايِكَ وَسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ
 عَلَیْهِ وَآلِہٖ اِنِّیْ عَرَضْتُ لِیْ عَارِضٍ یَحْبِسُنِیْ فَعَلِیْ حَیْثُ
 حَبَسْتَنِیْ بِقَدْرِکَ الَّذِیْ قَدْ مَرَّتْ عَلٰی اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْ
 تَلَنْ جَعَلْتُ فَعَمْرُوً اُحْرِمُ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشْرِیْ وَخَبْرِیْ
 وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ وَمَتْنِیْ وَعَظْمِیْ مِنْ اَلِیْسَاءِ وَالْیَاسِ
 وَطَیْبِ اَبْتَنِیْ بِذَلِکَ وَجْهَکَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ
 ترجمہ : اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں قرار دے
 جنہوں نے تیری دعوت پر لبیک کہی تیرے وعدے پر ایمان لائے۔

میری تیری کتاب میں تیرا بندہ ہوں تیرے تجھے میں ہوں میں تیرے
 لپٹ چھوٹیں سکاں میرے عطا کئے بغیر کچھ پائیں سکاں اور تو نے مج کا
 ذکر فرمایا ہے میں جی جہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی کتاب اور نبی کی سنت
 کے مطابق میرے بارہ کو اس پر بخشنے فرما اور میں کلم سے میں کر رہ ہوں
 اس پر تجھے وقت بخش دے میرے لئے میرے اچل کو اپنی جانب سے
 آسنا اور عاقبت میں قبول فرما اور تجھے اپنے ان جہازوں سے بناوے
 جن سے تو میری اور دشمنی ہے جن کو تو نے نام نام لکھ دیا ہے خدایا
 میں دوزخ دراز کی راہ سے آیا ہوں اور تیری رضا کے لئے اپنا مال خرچ کیا ہے
 پس اے اللہ میرے عمو والد جی کو پورا فرما۔ میں تیری کتاب اور تیرے نبی
 کی سنت پر چھوٹ چکا ہوں کہ اگر کوئی کاوش پیش آئے
 تو مجھے مجھے دیکھ میرے لئے مقرر اپنی قدر سے مجھے بندش ہو
 اے اللہ اکمل جی نہ ہوں کے تو عمرہ کو ہر، میں تیری خاطر اپنے بل
 جلد گوشت، خون، ہڈیاں، دماغ اور احباب کو عورتوں، کپڑوں اور
 خوشبر سے بچاؤں گا اور اس جلی سے میں دار آفت اور تیری رضا
 کا طلب ہوں۔

(۱) کلمات بیگن کے ذکر اب کے بعد جو کہ مندرجہ میں گورچکے ہیں ان
 کلمات کا کہنا مستحب ہے۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيَا إِلَى دَارِ السَّلَامِ
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَمَّا رَأَى الدُّنُوبُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ الْكَلْبِيعَةِ
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ سُبُوحِ
 دَعَاكَ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ نَسْتَعِثُ بِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْهُونَا
 وَمَوْعُودَا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
 ذَا الْمَنَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَسَفَتْ
 الْكَرُوبُ الْعِظَامَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا حَرِيصَ لَبَّيْكَ

ترجمہ: لبیک لبیک اے بندوں! لبیک لبیک جنت کی طرف بلانے
 والے لبیک لبیک گناہوں کے بچنے والے لبیک لبیک اے مالک لبیک لبیک
 اے ذوالجلال والاکرام لبیک لبیک تو ہی پہلے حق کرنے والا ہے
 تیری طرف ہی بازگشت ہے لبیک لبیک ترے پرواہ ہے اور ہر لبیک
 تیری طرف امتیاز ہے لبیک لبیک کہ تجھ سے ڈرا جاتا اور تیری طرف
 رغبت کی جاتی ہے لبیک لبیک معبود حق لبیک لبیک نعمتوں اور نصرت
 بہترین احسان والے لبیک لبیک بڑی سختیوں کو دُور کرنے والے لبیک
 لبیک میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور کثیر کا بیٹا ہوں لبیک اے
 کریم لبیک

(۸) مکالمات بیک کو بیشتر رکھے اور اگر مرد ہے تو بلند آواز سے کہے۔
 (۹) احرام باندھنے والے کو سونے کے بعد بیدار ہو کر، سحر کے وقت نماز واجب و مستحبی کے بعد سوال ہوئے کے وقت، سواری سے اترتے وقت، ہلنے پر پڑھنے کے وقت بلندی سے اترنے کے وقت بیک زیادہ کہنا چاہیے۔

احرامِ عمرہ کے مکروہات

- حالتِ احرام میں چند چیزیں مکروہ ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
- (۱) سیاہ لباس سے احرام باندھنا اور لباس کا صاف نہ ہونا البتہ اگر حالتِ احرام میں حیلہ ہو جائے تو بہتر ہے کہ جب تک احرام ختم نہ کر لے لباس کو نہ دھوئے۔
 - (۲) زرد بستر اور ٹکیہ پر سونا مکروہ ہے۔
 - (۳) حمام جانا اور بدن کو ٹمنڈے پانی سے دھونا اور اٹھنا ہے کہ بدن کو کبہ و غیرہ سے نہ رگڑے۔
 - (۴) کسی کتے یا بلی پر بیک کہنا۔

حرم اور مکہ معظمہ و مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات

(۱) حرم مکہ میں داخل ہونے کے وقت سواری سے اتر آئے اور حرم میں داخل ہونے کی نیت سے غسل کرے اور جوتیوں کو ہاتھ میں لے کر ننگے پیر داخل ہو اور یہ دُعا پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ وَاُوْنِ فِي النَّاسِ بِالْحِجَةِ يَا مُجِبُّ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيَنَّ مِنْ كُلِّ فِجٍّ عَمِيْقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَحَابِ دَعْوَتِكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شِقَاقٍ بَعِيْدَةٍ وَفِجٍّ عَمِيْقٍ سَاوَعَالِيْنَ اِيَّاكَ مُسْتَجِيْبًا لَكَ وَمُطِيعًا لَامْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ عَلٰی كُلِّ حَسَابٍ اِلٰی فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا وَفَّقْتَنِيْ لَكَ اَتَّبِعِيْ بِذَالِكَ التَّلَفُّةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِحُزُوْنِيْ وَالتَّوْبَةَ عَلٰی مَعْصِيَّتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِيْ عَلٰی النَّارِ وَلِإِمَّتِيْ مِنْ عَذَابِكَ

تَسْقَاكَ بِخُمُوكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

ترجمہ: اے اللہ تو نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے اور تیرا فرمان حق ہے کہ اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کر دہ تیرے پاس پیدل اور ہر دور دراز کی راہ سے آنے والی دینی پستلی سواریلوں پر انیس سے تھبے تھبے کر میں تیری دعوت پر لبیک کہنے والوں میں ہوں گی۔ **تیری کھڑکھڑاہٹ** کو تیرے لئے لبیک کہتے ہوئے اور تیرے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے ہر دھڑکی راہوں سے تیرے پاس آیا ہوں اور یہ سب کچھ تیرے ہی فضل اور احسان سے ہے میں اس پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے مجھے توفیق بخشی، میں اس سے تیری قنوت نزدیکی، تیرے ان قدر عزت تیرے اسمان و زمین کے سبب اپنے گناہوں کی بخشش اور اس سے تیرے کی قبولیت کا خواہاں ہوں اے اللہ محمد اکمل محبوبت بھیج اور اپنی رحمت سے میرے بدن کو بہشت کی آگ پر جو کھڑکھڑاہٹ مجھے اپنے غلاب اور عتاب سے بچائے۔ مکہ کے سب سے زیادہ عظم فرماتے والے۔

(۱) اگر ٹکئی ہو تو مکہ میں داخل ہو لے کے لئے دوبارہ غسل کرے۔
(۲) سکون و دوکار کے ساتھ اوپر والے راتہ سے مکہ میں داخل ہو اور مسجد میں داخل ہونے کے لئے بھی غسل کرے اور کمال مختصر و

خشوع کے ساتھ دروازہ مسجد پر کھڑا ہو جائے اور کہے :

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته
 يسبح الله ويأمله وما شاء الله والسلام على انبياء الله
 ورسله السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله
 السلام على ابراهيم خليل الله والحمد لله رب
 العالمين اور نیز کہے يسبح الله ويأمله ومن الله وإلى
 الله وما شاء الله وعلى ملته رسول الله صلى الله عليه وآله
 وآله وخير الأسماء لله والحمد لله السلام على
 رسول الله السلام على محمد بن عبد الله السلام عليك
 ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام على انبياء الله
 ورسله السلام على ابراهيم خليل الرحمن السلام
 على المرسلين والحمد لله رب العالمين والسلام
 على المرسلين والحمد لله رب العالمين والسلام علينا
 وعلى عباد الله الصالحين اللهم صل على محمد وآل
 محمد وبارك على محمد وآل محمد وأزهد محمدًا وآل
 آل محمد كما صليت وباركت وترحمت على ابراهيم
 وآل ابراهيم انك خير من مجيد اللهم صل على محمد

عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَخَلِيلِكَ
 وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَرُسُلِكَ وَسَلَامٌ عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَى
 الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي
 أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي فِي طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ
 وَخُفِّظْنِي بِجَنَّةِ الْإِيمَانِ أَبَدًا يَا أَبْقِيَتِي جَلَّ شَأْنُ
 وَجْهِكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي مِنْ مَخْلُوقِهِ وَزُقَّ لِي
 وَجَعَلَنِي مِنْ تَعَمُّرِ مَسْجِدِهِ وَجَعَلَنِي مِنْ نَبَاتِ جَنَّتِهِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَالْأَمْرُ فِي يَدَيْكَ وَعَلَى الْاُخْرَى
 حَقٌّ لِمَنْ آتَاكَ وَالْأَمْرُ لَكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَا فِي ذَاكَ
 مَرْبُوبٌ فَاسْأَلْكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا نَافِلُ أَمْتِ اللَّهِ وَلَا
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَخُذْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَيَا نَافِلُ لَعَلَّ أَحَدًا
 صَدَّقَكَ بِلَيْدِهِ وَلَمْ يُؤْكَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْرًا أَحَدًا
 أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
 عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ
 كَرِيمُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِمُحَمَّدٍ يَا نَبِيَّ رُفْقًا يَا
 أَوَّلَ شَيْءٍ تَعْمَلُنِي فِيكَ رُفْقًا مِنْ النَّارِ
 تَرْجِيهِ بِرَأْسِهِ أَيْ سَلَامٍ أَوْ عَذَابٍ أَوْ رَحْمَةٍ أَوْ بَرَكَةٍ اللَّهُمَّ

نام اس کی ذات اور اس کی مشیت کے ساتھ شروع کرتا ہوں خدا کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو۔ ابراہیم خلیل اللہ پر سلام اور تمام حمد جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے نام اور اس کی ذات سے ابتداء ہے اللہ کی جانب سے اللہ کی طرف اور اس کی مشیت کے مطابق اور اللہ کے رسول کی ملت پر، بہترین نام اللہ کے ہیں اور تمام حمد خدا کے لئے ہے، رسول خدا پر سلام، محمد ابن عبد اللہ پر سلام، اسے نبیؐ آپ پر اللہ کی رحمت اس کی برکات اور سلام ہو، اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو، ابراہیم خلیل الرحمن پر سلام ہو تمام مرسلین پر سلام ہو اور تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ اسے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت بھیج محمدؐ آل محمدؐ پر برکت نازل فرما، محمدؐ و آل محمدؐ پر رحم فرما، جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر رحمت، برکت اور رحم فرمایا ہے۔ تحقیق تو محمدؐ والا اور نذری والا ہے اسے اللہ اپنے بندے اور رسول محمدؐ پر رحمت بھیج اسے اللہ اپنے خلیل ابراہیمؑ اور اپنے نبیوں اور رسولوں پر رحمت بھیج ان پر اور تمام مرسلین پر سلام ہو، تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے تمام حمد ہے اسے اللہ ہمارے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنی رضا اور طاعت میں لگا دے اور جب تک مجھے باقی رکھے

ہمیشہ مجھے میرے ایمان کے ساتھ محفوظ رکھو۔ تیری تعریف بہت جلیل ہے
 تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اپنے پاس آنے والوں اور زائرین
 سے بنایا اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دیا جو اس کی مساجد کو آباد کرتے
 ہیں اور مجھے ان سے بنایا جو اس سے مناجات کرتے ہیں اے اللہ میں تیرا
 بندہ اور تیرے گھر میں تیرا ملاقاتی ہوں اور میری زبان پر مہمان اور ملاقاتی کا حق
 ہو تاکہ تو ان سب سے بہترین ہے جن کے پاس آیا جاتا اور جن کی ملاقات
 کی جاتی ہے اور ان سب زیادہ کریم ہے۔ اے اللہ ابے رحمن میں تجھ سے
 با ایں طور دعا مانگتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی
 شریک نہیں اللہ تو واحد و احد، بے نیاز ہے، نہ کسی کو تو نے بنا اور
 نہ کسی سے تو پیدا ہوا۔ تیرا کوئی ہمسر نہیں اور محمد مصطفیٰ تیرے بندے
 اور رسول ہیں ان پر اور ان کی اہلبیت پر اللہ کی رحمت ہو، اسے عطا
 کرنے والے اے سخی اے بزرگی دلے اے زبردست اے کریم میں تجھ
 سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی ملاقات کا جو تحفہ عطا کرے اس میں
 سب سے پہلے جو شے مجھے دے وہ میرا جہنم سے چھٹکارا ہو

بجنتی تر تبتکے

اللَّهُمَّ فَاقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ اے اللہ مجھے جہنم سے آزاد فرما۔
 اور بعد میں تین مرتبہ کہے: وَأَوْفِ عَنِّي رَوْحَكَ تَذْهِيقًا لِلْخَلَالِ

۳۱۔ پھر باب السلام سے مسجد میں داخل ہو اور یہ پڑھتا جائے :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي مَقَامِي هَذَا وَفِي أَوَّلِ مَا بَلَغْتَ
 أَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتِي وَأَنْ تَعْبَأَ زَعَمَ خَطِيئَتِي وَأَنْ تَعْفَ
 عَنِّي وَرَبِّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَلَّغَنِي بَيْتَهُ الْحَرَامَ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ هَذَا بَيْتُكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ
 مَسَاجِدَ لِلنَّاسِ وَأَسْأَلُكَ بَارِكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ
 اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَالْبَدُ بَكَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ
 جِئْتُكَ أَلْطَبَ رَحْمَتِكَ وَطَاعَتِكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ رَاضِيًا
 بِقُدْرِكَ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْفَقِيرِ إِلَيْكَ الْخَائِفِ لِعُقُوبِكَ
 اللَّهُمَّ أَفْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعِيزْ بِي بِطَاعَتِكَ

وَمَسْأَلَتِكَ -

ترجمہ :- اے اللہ میں اپنے اس قیام اور اولین عمل میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ میری توبہ کو قبول فرمائے۔ میرے گناہوں سے درگزر کرے اور میرا رنج و غم سے آزار دے میں حمد کرتا ہوں اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنے صوم و لے گھر میں پنچایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیرا رحمت والا گھر ہے جسے تو نے لوگوں کیلئے پناہ امن، برکت اور عالمین کے لئے ہدایت (کرنے والا) قرار دیا ہے۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری فرمانبرداری کرتے ہوئے اور تیری قدر پر راضی ہوتے ہوئے تیرے پاس تیری رحمت و طاعت کا طالب ہو کر آیا ہوں میں تجھ سے تیرے خالق اور تیری مہربانی سے ڈرنے والے کا سوال کرتا ہوں۔ میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور مجھے اپنی طاعت اور رضا میں لگا دے۔

اس کے بعد کعبہ کو خطاب کرتے ہوئے کہے :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَظَّمَكَ وَشَوَّفَكَ وَكَرَّمَكَ وَ
جَعَلَكَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَمُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ
ترجمہ :- اللہ کے حمد کرتا ہوں جس نے تجھے عظمت و بزرگی بخشی تجھے عزت
والا بنایا اور تجھے لوگوں کیلئے پناہ امن، برکت والا اور عالمین کے ہدایت کرنے والا بنا دیا

اور جب حجر اسود پر نظر کرے تو اس کو خطاب کر کے کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰۤا اَنَا لِهٰذَا وَاَمَّا کُنَّا لِنَهْتَدِیْ
لَوْلَا اَنْ هَدٰۤا اَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ
مِمَّا اَخْشٰی وَاَحْذَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ
لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیُّ لَا یَمُوتُ
بِیَدِ الْاٰخِرِ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ کَدِیْرٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَا فَضْلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ
وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰهَیْمَ وَّ اٰلِ اِبْرٰهَیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مُّجِیْدٌ
وَسَلَامٌ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالرُّسُلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُوْثِقُ بِوَعْدِکَ وَاُصَدِّقُ
رُسُلَکَ وَاَتَّبِعُ کِتَابَکَ -

ترجمہ: حمد کرتا ہوں اللہ کی جس نے ہمیں اس دین کی ہدایت فرمائی
اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے۔ اللہ پاک ہے
اور سب حمد واسی کی ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے
بڑا ہے۔ اللہ اپنی مخلوق سے بڑا ہے اور اس سے بڑا ہے جس سے میں

ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اور جہاں اسی کے لئے ہے وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے وہ زندہ ہے و مرتا نہیں ہر طرح کی اچھائی اس کے ہاتھ میں ہے اور ہر شے پر قادر ہے اے اللہ محمد و آل محمد پر درود بھیج، محمد و آل محمد پر برکت نازل فرما جو اس سے بہتر ہو جو تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر رحمت برکت اور رحم فرمایا ہے تو لائق محمد اور بزرگ ہے تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو اور تمام محمد عالمین کے پروردگار اللہ کے لئے ہے اے اللہ میں تیرے وعدے پر ایمان رکھتا اور تیرے رسولوں کو سچا سمجھتا ہوں اور تیری کتاب کی اتباع کرتا ہوں۔

نضر اطمینان سے چل کر حجر اسود کے پاس پہنچ کر ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ کی حمد و ثنا کرے محمد و آل محمد پر درود پڑھے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّْيْ اے اللہ میری جانب سے قبول فرما، اس کے بعد ہاتھ و چہرہ اور بدن کو حجر اسود سے مس کرے اور اس کو بوسہ دے اور اگر بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ کو مس کرے اور اگر ہاتھ بھی نہ لگ سکے تو حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے کہے:

اَللّٰهُمَّ اَمَّا بَعْدُ اَدْعِيْكَ وَمِنْ اَمْرِكَ اَعَاذُكَ يٰ اَسْمَدُ
بِالْمُؤَاخَاةِ اَللّٰهُمَّ لَصُدُوقًا بِحَقِّكَ يٰ اَسْمَدُ عَلَى سُنَّةِ

نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَنْتُ
بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالْجُنُبِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ وَ
وَعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ كُلِّ بِدْعٍ يَدْعِي مِنْ دُونِ اللَّهِ
ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنی امانت کو ادا کر دیا اور اپنا عہد پورا کر
ڈالا تاکہ تو اس ایقان کا میرے لئے شاہد ہو، اے اللہ تیری کتاب کی تصدیق
کے لئے اور تیرے نبی کی ملت پر قائم رہ کر میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں، تیرا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ تیرے
بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور بتوں، معبودان باطلات
اور عی شیطان کی عبادت اور اللہ کے سوا پرچے جانے والے ہر شریک
کی عبادت سے انکار کرتا ہوں۔

اگر کوئی اس دعا کو پورا نہ پڑھ سکے تو جتنا بھی پڑھ سکتا ہے پڑھے اور
اس کے بعد کہے :

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِي وَفَتَحَا عَيْنُكَ وَكَبَّرْتَ عَظَمَتِي
فَاتَّقِلْ سَخَوِي وَاعْزِزْنِي وَارْحَمْنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالْخُرْبَةِ وَالْخِيَارِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -
ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے پاس ہاتھ بٹھا دیا اور تیری عظمت کی طرف

میری چاہت بہت بڑھ گئی ہے پس اے اللہ میری کوشش کو قبول فرما۔ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اے اللہ میں کفر ستواری اور دنیا و آخرت میں رسوائی کے مقامات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جو چیزیں طواف میں مستحب ہیں

- ۱۔ نئے پاؤں طواف کرنا، قدم پھیلے رکھنا، ذکر میں مشغول رہنا
- فضول باتیں نہ کرنا جو کام نماز میں مکروہ ہیں ان کو نہ بجالانا۔
- ۲۔ ہر چکر لگانے کے بعد (کہ جس میں دوسرے لوگوں کو زحمت نہ ہو)
- ہاتھ یا بدن کو حجر اسود سے مس کرنا اور حالت طواف میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یُشْفِیْ بِہِ عَنِ
ظَلَمِ الْمَآءِ کَمَا یُشْفِیْ بِہِ عَلٰی جَدِّ الْاَرْضِ وَ اَسْئَلُکَ
بِاسْمِکَ الَّذِیْ یَهْدِیْہِ عَرْشُکَ وَ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ

دَعَاكَ بِهِ مُوسَىٰ مِنْ جَانِبِ الثَّوْرِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَالْقَيْتُ
 عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْكَ وَاسْتَلْكَ بِاسْمِكَ الَّذِي غَفَرْتَ بِهِ
 لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرُ
 وَاسْتَسْتَعْلِيَهُ نَعْمَتَكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا۔ اور کذا کذا کی جگہ
 اپنی حاجت طلب کرے

شرح جملہ :- اسے اللہ میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا
 ہوں۔ جن کے ساتھ جیسے زمین پر چلا جاتا ہے ویسے تارک پانی پر چلا جاتا
 ہے اور میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تیرا
 عرش چھوٹا ہے اور تجھ سے میں تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں
 جس کے لئے مقرب فرشتوں کے قدم حرکت میں آتے ہیں میں تجھ سے تیرے
 اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تجھے کوئی نئے طور کے پہلو
 سے پکارا تو تو نے اس کی دعا قبول کی اور اس پر اپنی محبت کا انعام فرمایا۔
 اور میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ
 تو نے محمد مصطفیٰؐ کی امت کے گھڑاؤ گناہوں سے چشم پوشی فرمائی اور ان پر
 اپنی نعمت کو پورا فرمایا کہ تو میرے حق میں اس اس طرح سلوک فرما۔
 نیز طوائف کرتے وقت کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي إِلَيْكَ قَعِيرٌ وَإِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ فَلَا تُغَيِّرْ

جَنَّتِي وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِي۔

ترجمہ :- اے اللہ میں تیرا مکی تیرے (غضب) سے ڈرنے اور تیرے
پکارنے پر اس میں میرے جسم کو تغیر نہ دینا اور میرے نام کو تبدیل نہ فرمنا۔
۳۔ ہر عکرمیں جب خاندان کے دروازہ پر پہنچے تو ہر ذرا کی محنت پر صلوات
پڑھے اور کہے۔

مَا وَلَكَ لِقَائِي بِمَا يَكُ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ
الْمُهْرَ الْبَيْتِ بَيْتِكَ وَالْحَرَمِ حَرَمِكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَ
هَذَا مَقَامُ الْعَالِيَةِ السُّعَيْرِيكِ مِنَ النَّارِ فَاعْتَقِنِي وَ
وَالِدِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي وَإِخْوَانِي الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ
يَا جَدُّ يَا كَرِيمُ۔

ترجمہ :- تیرا سائل تیرا مکی ہے اور تیرا مسکین تیرے دروازے پر کھڑا
ہے جس میں پر بخت تصدق فرما لے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا
حرم ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ جہنم سے تیری پناہ اور حمایت کے طالب
کی تیرے سامنے پیش ہے پس میرے دوسری بھائیوں، میرے بچوں، میرے
گھر والوں اور میرے ماں باپ کو اور مجھے جہنم سے آزاد فرما اے جو درگم والے
۱۴۔ ہر اسماعیل کے قریب پہنچ کر نالہ طسلی کی طرف نظر کرے اور کہے۔
اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَاجْعَلْنِي مِنَ السَّارِبِ بِرَحْمَتِكَ وَ

عَافِي مِنَ الشَّقِيمِ وَ أَوْسَعُ عَلَى وَسِّ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَلَا
رَأَيْتِي شَرَّ نَفْسَةٍ أَلْبِنَ قَالِيلُهَا وَ شَرَّ نَفْسَةٍ الْعَرَبِ وَالْعَمِ
ترجمہ: اے اللہ مجھے جنت میں داخل فرما اور اپنی رحمت کے ساتھ مجھے
پناہ دے، مجھے غلامی سے محفوظ رکھ لعل رزق میرے لئے کشادہ فرما اور
مجھ سے جن و انس کے فساق کے شر اور عرب و عجم کے ناسقوں کی بدی کو
دور فرما۔

(۵) حجر اسماعیل سے آگے جا کر پشت خانہ کعبہ پر پہنچ کر کہے۔

يَا خَالِسَتِ وَالْقَلْبِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ اِنَّ عَسَلِي ضَعِيفٌ
فَخَافَعَهُ لِي وَتَقَبَّلَهُ مِنِّي اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
ترجمہ: اے احسان و انعام والے اے جود و کرم والے میرا عمل
کمزور ہے اسے دیکھ کر فرما اور میری جانب سے قبول کر بے شک تو سننے
والا جانتے والا ہے۔

۱۱ رکن یمانی کے قریب پہنچنے پر ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔

يَا اَللهُ يَا وَليَّ الْعَافِيَةِ وَ خَالِقَ الْعَافِيَةِ وَ رَازِقَ الْعَافِيَةِ
وَالْمُتَوَكِّلَ بِالْعَافِيَةِ وَ الْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَ عَلَيَّ جَمِيعِ
خَلْقِكَ يَا رَحْمَتِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ رَحِمَتِهَا عَلَيَّ
عَلَيَّ مُحَمَّدٌ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَ كَسَامَا الْعَافِيَةِ

يَسْكُرُ الْعَالَمِينَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
ترجمہ: اے اللہ اے عافیت کے مالک رازق اور خالق اور عافیت
کے ساتھ انعام اور تفضل فرمانے والے مجھ پر اور اپنی تمام مخلوق پر اے
دنیا و آخرت کے مہربان اور رحم فرمانے والے محمد و آل محمد پر درود بھیج
اور ہمیں عافیت اور دنیا و آخرت میں عافیت پر شکر ادا کرنا نصیب فرما،
اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

پھر اپنے سر کو کعبہ کی طرف بلند کرے اور کہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَّفَكَ وَعَظَمَكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَجَعَلَ عَلِيًّا إِمَامًا أَلَلَّهُمَّ اجْعَلْ لَهُ
خَيْرَ خَلْقِكَ وَجَنِّبْهُ شَرَّ خَلْقِكَ۔

ترجمہ: تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے شرف و عظمت بخشی
تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے سرکارِ دو عالم محمد مصطفیٰ کو نبی بنا
کر بھیجا اور علیؑ کو امام بنایا۔ اے اللہ ان کے واسطے اپنی بہترین
مخلوق قرار دے اور ان کو اپنی بدترین مخلوق سے بچا۔

(۷) رکنِ یثربی اور حجر اسود کے درمیان پہنچ کر کہے۔

رَبَّنَا اِنْتَكُنِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے ہمارے پلٹے والے ہیں دنیا و آخرت میں نیکی عطا فرما
اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا۔

(۸) ساتویں پیرے میں پشت کعبہ پر پہنچ کر جب مقام مستبار (جو کہ رکن
یانی کے نزدیک ہے) پر پہنچے تو کعبہ کے دروازہ کے سامنے کھڑا
ہو کر ہاتھوں کو کھول کر منہ اور پیٹ کو خانہ کعبہ سے ملا کر یہ دعا پڑھا
اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهَذَا مَقَامُ
الْعَائِدِ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ مِنْ قَبْلِكَ التَّوْحُّدُ وَالْفَرَجُ
وَالْعَافِيَةُ اَللّٰهُمَّ اِنْ عَمِلِيْ ضَعِيفٌ فَصَاعِقْهُ لِيْ وَاعْفِرْ لِيْ
مَا اَطْلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّيْ وَخَفِيَ عَلَيَّ خَلْقِكَ اَسْتَجِيْرُ بِاَللّٰهِ
مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنْ عَمِلِيْ اَفْوَا جَائِثٌ دُثُوْبٌ وَاَفْوَلَا
مِنْ خَطَايَا وَعِندَكَ اَفْوَا جٌ مِنْ رَّحْمَةٍ وَاَفْوَا جٌ مِنْ
مَغْفِرَةٍ يَا مَنْ اَسْتَجَابَ لَابْعَضِ خَلْقِهِ اِذْ قَالَ اَلْظُلُمُ
اِلَى يَوْمٍ مِّنْ يَّوْمٍ اَسْتَجِبْ لِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ یہ گھڑی ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ نار
جہنم سے تیری پناہ کھونے والے کی پیشی ہے اے اللہ عافیت کشائش
اور راحت تیری جانب ہی سے ہے اے اللہ میرا عمل کو دور سے پس
اسے دور فرما اور میرے ان گناہوں کو بخش جو تجھ پر آشکارا ہیں اور

تیری مخلوق سے پوشیدہ ہیں میں ناراض نہیں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں
اے اللہ میرے پاس گروہ درگروہ خطائیں اور گناہ ہیں اور تیرے پاس رحمت
اور مغفرت کی نعمتیں ہیں میری دعا کو قبول فرما، اے وہ کہ جس نے اپنی مغفرت
ترین مخلوق کی عرضداشت قبول کی جب اس نے کہا تھا کہ (اے میرے رب)
مجھے روز قیامت تک وسیل دے۔

اس کے بعد اپنی حاجات طلب کرے اور اپنے گناہوں کا اقرار
کرے اور بخشش کی دعا کرے اور گناہ یاد نہ ہوں تو اجمالی طور سے اقرار
کرے اور بخشش چاہے اور دعا زیادہ پڑھے۔

(۹) حجر اسود کے قریب پہنچ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ قَلِّعْ عَنِّيْ بِسَآئِرِ قُلُوْبِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَسْتَعِيْنُ -
تو جیسو، اے اللہ تو نے مجھے جو رزق دیا اس پر قانع رکھ اور جو مجھے ملا
منہ دیا اس میں برکت دے۔

مستحبات نماز طواف

مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ قمل ہو اللہ اور درود
رکعت میں حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور نماز کے بعد اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثنا بجالائے اور عبادت کی قبولیت کی التجا کرے بعد میں حمد و ثنا

محمد پر صلات بھیجے اور یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اَقْبَلْ مِنِّيْ وَلَا تَجْعَلْهُ اَحْرَامًا مَّحْدُوْمًا اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ بِعَامِدِهِ كُلِّهَا عَلٰى نِعْمَا يَهْ كُلِّهَا حَتّٰى يَنْتَهٰى الْعَمَلُ
اِلٰى مَا يَحِبُّ وَيَرْضٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّ اَقْبَلْ مِنِّيْ وَ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَ زَكِّ اَعْمَلِيْ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمِ الْيَاقِيْنَ
اِيَّاكَ وَ طَاعَتِيْ رَسُوْلَكَ وَ اجْعَلْ لِيْ مَمْنٰنِيْكَ وَ تُحِبُّ رَسُوْلَكَ
صَلِّ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَّمَلَائِكَتِكَ وِعِبَادَكَ اَمَّا الْحَيُّ

ترجمہ : اے اللہ میرے عمل مجھ سے قبول فرما اور اسے میری جانب

سے آخری طاقات نہ قرار دے۔ اللہ کے لئے جو ہے اس کے تمام ملکہ

کے ساتھ اس کی تمام نعمتوں پر انتہا تک۔ اللہ کی حمد جہاں تک وہ پسند

اور راضی ہو اسے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت بھیج۔ اور میری طرف سے دعا ہے

قبول فرما میرے دل کو ظاہر کر اور میرے عمل کو پاک فرما۔ اے اللہ میرے پتہ

اور اپنے رسول کی فرمانبرداری کے طفیل رحم فرما اور مجھے ان لوگوں سے قرار

دے جو تجھ سے تیرے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے تیرے فرشتوں سے

اور تیرے صالح بندوں (آئمہ طہیین) سے محبت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے۔

سَجَدَ لَكَ وَ جِبْهِيْ لِعَبْدِكَ اَوْ رِقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَقَّقْنَا

الْأَوَّلُ تَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَذَا أَكْبَرُ الْبَيْنِ
بَيْنَكَ وَكَوْنِي بِمَيْدِكَ فَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ لَا تَغْفِرُ الذَّنْبَ
الْعَظِيمَ كَعَفْوِكَ فَاعْفُ عَنِّي فَإِنِّي مُعَذِّبٌ تَوْبَتِي عَلَى لَهْفِي
وَلَا يَذِقُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ فَاعْفُ عَنِّي -

ترجمہ : اے اللہ میرا حیرتیری غلامی اور بندگی میں جھکا ہے۔ حق ہے
کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو ہی ہر شے سے اول ہے اور ہر شے
کے آخر ہے۔ میں تیرے سامنے ہوں۔ میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے،
پس مجھے بخش دے کیونکہ گناہ عظیم کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔ پس مجھے
بخش دے کہ میں اپنے نفس کے اوپر اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں اور
بڑے گناہ کو تیرے سوا کوئی دُور نہیں کر سکتا، سو مجھے بخش دے۔

صفا و مہر وہ کے درمیان کے مستحبات

سچی سے چٹے چند چیزیں مستحب ہیں۔

۱، حجرِ اسود کو بوسہ دینا۔ ہاتھ یا بدن کا حجرِ اسود سے مس کرنا یا اس
طرف اشارہ کرنا۔

۲، چاہ زمزم سے ایک یا دو ڈول پانی کی پیچ کر اپنے سر و گردن پر
پڑھنا اور یہ دعا پڑھنا۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِثَةً وَاسِعَةً وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ
دَاءٍ وَسُقْمٍ۔ ترجمہ : اے اللہ سے نامہ بخش علم، کھلا رزق

اور ہر بیماری اور خرابی سے شفا قرار دے۔
(۳) حجر اسود کے مقابل دلے دروازہ سے آرام کے ساتھ کوہ صفا کی
طرف جانا وہاں جا کر کعبہ کی طرف نگاہ کرنا اس کے بعد رکن عراقی کی
طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور اس کی دی ہوئی نعمتوں کو یاد
کر کے سات مرتبہ اللہ اکبر اور سات مرتبہ الحمد للہ اور سات مرتبہ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وکرنا بعد میں تین مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ
حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ کہنا۔

ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں مگر اسی
کے ہمد اسی کے لئے ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے، مارتا اور جلاتا ہے اور
دو زندہ ہے جسے موت نہیں آتی اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر محمد و آل محمد پر صلوات بھیجا اور تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اكْبُرْ عَلٰى مَا
هَذَا اَنَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا اَدْرَاْنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ کہنا۔

ترجمہ : اللہ سب سے بڑا ہے اس پر کہ اس نے میں ہدایت فرمائی، اللہ
کی حمد ہے اس پر کہ اس نے ہم پر انعام فرمایا اور اللہ کے لئے حمد ہے جو

ہی ہے جو خدا کیسے کہہ رہی ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اس کے بعد پھر تین مرتبہ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ
اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَا تَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِينَ
لَهُ الذِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ کہنا۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ہم کسی کی عبادت نہیں
کرتے مگر اللہ کی ہی کے لئے عبادت کو فالہی رکھتے ہوئے اگرچہ مشرکین کو اگر اللہ
بے بہا پیر ہی محسوب ہیں اس کے بعد پھر تین مرتبہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْیَقِیْنَ فِی الدُّنْیَا
وَالْآخِرَةِ۔ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں وہ گذشتہ اور یقین کا سب کچھ
پھر تین مرتبہ کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِلَیْكَ خَیْرَ مَا
فِی الْآخِرَةِ خَیْرَ مَا فِی الدُّنْیَا خَیْرَ مَا فِی الْآخِرَةِ خَیْرَ مَا فِی الدُّنْیَا۔ ترجمہ: اے اللہ
میں دنیا و آخرت میں نیکی عطا فرما اور عذاب جہنم سے بچا۔

اس کے بعد سو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ
سبحان اللہ کہے پھر کہے: لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ خَدَعَهُ اَنْجَرُ وَغَدَا
وَقَصْرَ عِندَهُ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَخَدَعَهُ كُلُّهُ اَمَّا تِلْكَ وَلاَ الْحَمْدُ
وَخَدَعَهُ اَللّٰهُمَّ بِاَرْشَدِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِی بَعْدِ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَخَشْيَةِ الْمَلَأَةِ اَعْلٰی فِی

ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ -

ترجمہ: اللہ کے سر کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس نے اپنا عہد پورا فرمایا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور رکنا کے اگر وہ ہیں پر تنہا غالب ہوا پس ملک اسی کا ہے اور حمد تنہا اسی کے لئے ہے اے اللہ میرے لئے تیار اور ایک دیکھ احوال میں برکت فرما اے اللہ میں قبر کی تباہی کی اور تنہائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ جس دن تیری رحمت کے سامنے کے ساتھ کوئی سایہ نہ ہو گا اپنے عرش کے سامنے میں جگہ دینا۔

۴۴) تکرار کے ساتھ اپنے دین و جان اور گھر والوں کو خداوند عالم کے سپرد کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے: اَسْتَوِدُّكَ اَللّٰهُمَّ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ الَّذِي لَا يُضِيْمُ وُدَّ اَبْعَدُ وَيُنِيْ وَيُغْنِيْ وَمَالِيْ وَنَفْسِيْ وَوَلَدِيْ اَللّٰهُمَّ اَسْتَعِيْنِيْ عَلٰى اِكْبَادِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوَكُّلِيْ عَلٰى مِلَّتِكَ وَاعِزَّنِيْ مِنَ الْفِتْنَةِ ترجمہ: میں اپنا دین، مال، جان اور نولاد اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو رحمن رحیم ہے اپنی امانتیں ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اے اللہ مجھے اپنی کتاب اور اپنے رسول کی سنت پر عامل رکھ اور مجھے اپنے رسول کی ملت پر (اس دنیا سے) اٹھا اور مجھے فتنے سے پناہ دے۔

اس کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور مذکورہ دعا کو پڑھے پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہی دعا پڑھے اگر یہ سب کچھ ذکر کے ترنگہ کر سکتا ہو تو یہ دعا بھی مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّعْ عَلٰی كُلِّ ذٰلِكَ نَسِیًا وَتَسْبِیْہًا قَطًا وَاِنْ عُدْتُ نَعْدًا
 عَلٰی رِبَالِ التَّغْفِرِ وَفَاثِكَ اَمْتُ لَیْغُورِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ تَفْعَلْ
 بِنِی مَا اَنْتَ اَہْلُہَا فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِنِی مَا اَنْتَ اَہْلُہَا تَرْحَمْنِیْ
 وَاِنْ تَعَذِّبْنِیْ فَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنِ هَذَا بِنِی وَاِنَّا مُخْتَارٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ
 فَاِمَنْ اَنَا مُخْتَارٌ اِلٰی رَحْمَتِہِ اِرْحَمْنِیْ وَلَا تَفْعَلْ بِنِی مَا اَنَا اَہْلُہُ
 فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِنِی مَا اَنَا اَہْلُہُ تَعَذِّبْنِیْ وَتُكْذِبْنِیْ
 اَمْسَحْ اَلْقِیَ عَدْلَكَ وَلَا اَخَاتْ جَهَنَّمَ فَاِمَنْ هُوَ
 عَدْلٌ لَا یُجَوِّزُ اَوْ حَمْنِیْ یَا مَنِ لَا یُخِیْبُ سَائِلَہُ وَلَا یُعْذَرُ
 ذَانِبُہُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعِزَّنِیْ مِنْ النَّارِ بِرَحْمَتِہِ
 ترجمہ : اے اللہ میرے سرگاہ کو میری کیلئے بخش دے پھر اگر وہ
 کوئی تو میں دوبارہ بخش فرما کیونکہ تو بخشنے والا رحم فرمائے والا ہے اے اللہ
 میرے ساتھ وہاں جس کا تو اہل ہے کیونکہ تو اگر میرے ساتھ ایسا کرے گا
 تو مجھ پر رحم ہی کرے گا اگر تو مجھے عذاب دے تو مجھے عذاب دینے سے
 تو بے نیاز ہے اور میں تیری رحمت کا محتاج ہوں پس اے وہ کہ میں اس
 کی رحمت کا محتاج ہوں مجھ پر رحم فرما اور میرے ساتھ وہ نہ کہ جس کا میں
 خدا ہوں کیونکہ اگر اے ایسا کیا تو مجھے عذاب دے گا ورنہ ایک مجھ پر
 ظلم نہیں کر رہا ہو گا میں تیرے عدل سے ڈرتا ہوں مجھے تیری طرف سے ظلم

(۱۵) مال کی زیادتی کے لئے سنا میں زیادہ ٹھہرے در چوتھی سیڑھی پر کھڑے ہو کر کعبہ کی طرف منہ کر کے دعا پڑھے۔

ترجمہ: اے اللہ میں قبر کے عذاب (میں کی آبرائش) تہنائی و مسافرت تاریکی، تنگی اور سختی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ جس دن تیری رحمت کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ۔

اور کہ: يَا رَبِّ الْعَفْوَ الْعَفْوَ اَلْعَفْوَ يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ يَا قَرِيبُ
يَا بَعِيدُ اُرُدُّهُ عَلَيَّ يَعْصِمَكَ وَاسْتَعِظْنِي بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ۔

کریم اے قریب اے بعید مجھ پر اپنی نعت کو لٹا دے اور مجھ اپنی طاعت اور

نہیں لگا دے۔

(۷) پیدل سہی کرے۔ صف سے لے کر منارہ تک اور بازار عطر فروش سے گزرتے ہوئے مردہ تک بطور متوسط جائے یعنی نہ تیز چلے اور نہ بالکل آہستہ چلے ہاں منارہ سے لے کر بازار عطر فروش تک اگر مرد ہو تو بطور ہرولہ چلے یعنی ادٹ کی طرح چھوٹے قدم رکھتے ہوئے تیزی سے چلے۔ چونکہ تازہ عمارت بنانے کے سبب سے ابتدا و انتہا کے سابقہ نشانات ختم ہو چکے ہیں لہذا ایک تہائی راہ وسطیٰ میں صفا و مردہ میں ہرولہ کرے۔

(۸) اگر کوئی سوار ہو تو سہی کرے تو منارہ سے لے کر بازار عطر فروش تک اپنی سواری کو تیز چلائے جبکہ اس کی سواری جہ کسی اور کو زحمت نہ ہو (۹) جب منارہ کے قریب پہنچے تو یہ دُعا پڑھے۔

يَسُوْا اللّٰهُ وَيَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَعْظَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰهْلِ بَيْتِهِ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ ذَا رَحْمَةٍ وَتَجَاوَزْ عَمَّا اَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِيْ يَلَّتِيْ هِيَ اَقْرَبُ اِلَيْكَ
اِنَّ عَسَىٰ مَضَعِيْكَ فَمَا عَفُوْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَلْ
سَّعْيِيْ وَبِكَ حَيَاتِيْ وَوَفَّقْنِيْ تَقَبَّلْ مِنِّيْ عَسَىٰ يَأْتِيَنَّ
تَقَبَّلْ عَمَلِ الْمُتَّقِيْنَ ۝

ترجمہ: اللہ اور اس کے نام کے ساتھ ابتدا کرنا ہوں اور اللہ سے

بلکہ اس کی رحمت ہو محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اہلیت پر اسے اللہ مجھے بخش، رحم فرما اور گناہوں سے مدد کر فرما جو کہ تجھے معلوم ہیں بے شک تو ہی سب سے زیادہ غالب اور عزت والا ہے اور مجھے سیدھے راجی رہنمائی فرما رہا۔ اے اللہ میرا عمل ضعیف ہے اسے میرے لئے دو چند فرما اور میری طرف سے قبول کر، اے اللہ میری سعی تیرے لئے ہے اور میری قوت و طاقت تیرے ساتھ ہے دیکھنا تب سے میرا عمل قبول کر اسے پرہیزگاروں کے عمل کو قبول کر لے دے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد تیز ہو کر دوسرے منارہ تک جائے جب دوسرے منارہ سے گزر جائے تو کہے۔

يَا اَذِ الشَّمِتِ وَالْفَقِيلِ وَالْكَرِيمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجُودِ اِغْفِرْ لِي
وَلِي ذُنُوبِي اِنَّكَ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: اے احسان، فضل، کرم، جود اور نعمتوں والے میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔

(۹) جب مردہ میں پہنچے تو صفائیں جو دعا پہلے پڑھی تھی اس کو پڑھ کر کہے:

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِي عَلَى
الْعَفْوِ يَا مَنْ يُعْفُو عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ۔

ترجمہ: اے اللہ اے وہ کہ جس نے درگزر کرنے کا حکم دیا۔ اے وہ کہ

جو عفر کو پسند فرماتا ہے اسے وہ کہ جو درگزر کرنے پر عطا کرتا ہے اسے وہ کہ
جو درگزر کرنے پر درگزر فرماتا ہے اسے میرے پروردگار دو گزر فرما۔ درگزر
فرما۔ درگزر فرما۔ درگزر فرما۔

(۱۰) حالت سعی میں گریہ کرے اور اگر آنسو نہ آئیں تو رونے والے کی صورت
بنائے اور دعا زیادہ مانگے اور کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُشُوَ الطَّلِقِ بِذَلِّ عَلٰی كُلِّ
حَالٍ وَصِدْقِ الْمُسْتَبَةِ فِی التَّوَكُّلِ عَلَیْكَ۔

ترجمہ: اے اللہ میں ہر حال میں تیرے ساتھ حُشُو فطری رکھنے اور
تجہز تکلی کرنے میں نیت کی سچائی کا سوال کرتا ہوں۔

۱۱) احرام حج کو مثل احرام عمرہ نماز
واجب یا مستحب کے بعد باندھنا

چاہیے۔

۱۲) لبیک کے مستحبی کلمات کو عمرہ تمتع کے احرام کی طرح بجا لانا چاہیے
جو کلمات عمرہ کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو بدل سے مثلاً وَهَذَا عُمْرَةٌ
مُسْتَعْتَبَةٌ اَلْحَجَّہِ کی جگہ پر کہے وَهَذَا حَجَّہٌ تَمَتُّعٌ

۱۳) عرفات پہنچنے سے پہلے لبیک کو ترک نہ کرے اور روزِ نہم کی ظہر
کے بعد لبیک کہنا ترک کر دے۔

(۴) راحت و اطمینان کے ساتھ مٹی کی طرف جائے اور تسبیح اور ذکر پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اَيَّاكَ ارْجُوْا اَدْعُوْا فَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاصْلِحْ لِيْ فِىْ عَمَلِيْ وَ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے امید رکھتا اور تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں پس مجھے میری آرزو تک پہنچا اور میرے عمل میں میرے لئے اصلاح فرما۔

(۵) جب مٹی میں بیخ جائے تو یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَ مِنْهَا مَالِحًا فِیْ عَافِیَةٍ وَبَلِّغْنِیْ

هَذَا الْمَكَانَ اَللَّهُمَّ هَذِهِ مَعْنٰی وَهٰی مِمَّا مَنَنْتَ عَلَیْنَا

مِنَ الْمَنَاسِیْکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تَمُنَّ عَلٰی بِمَا مَنَنْتَ عَلٰی

اَنْبِیَآئِکَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ۔

ترجمہ: اللہ کے لئے حمد ہے جس نے مجھے ٹھیک عافیت میں

رکھ کر مٹی میں داخل کیا اور اس مقام تک پہنچایا۔ اے اللہ یہ مٹی ہے اور

یہ ان مناسک سے ہے جو تو نے ہم پر انعام فرمائے ہیں۔ پس میں تجھ سے

سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر وہ انعام فرما جو تو نے اپنے انبیاء پر فرمایا ہے کیونکہ

میں سوائے اس کے نہیں کہ تیرا بندہ اور تیرے قبضے میں ہوں۔

۱۶، شب عرفہ ۹ ذی الحجہ کی رات کو مٹی میں مشغول عبادت رہے اور

بہتر ہے کہ عبادت (خصوصاً نماز) کو مسجد حقیقت میں بجالائے۔

(۷) نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تک تعقیقات پڑھتا رہے اس کے بعد عرفات کو جاٹے اور چلتے وقت یہ دُعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَدَدٌ وَ اِيَّاكَ اَعْتَمَدْتُ وَ وَجْهَكَ اَرْتَدُّ
اَسْأَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِي رَحْلَتِيْ وَ اَنْ تَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِيْ وَ اَنْ
تَجْعَلَنِيْ مِنْ مَّسَابِحِيْ بِرَبِّهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنْيْ -

ترجمہ : اے اللہ میں نے تیرا ہی قصد کیا۔ تجھ ہی پر معرودہ کیا۔ تیری خوشنودی کا آثارہ کیا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے میرے کوچ کرنے کو بابرکت فرما۔ میری حاجت پوری کر اور مجھ ان لوگوں سے قرار دے جن کے ساتھ تو بہت افضل لوگوں پر آج کے دن مبارک کر رہے۔

وقوف عرفات کے مستحبات

- (۱) میدان عرفات میں سے جس جگہ کا نام نہرہ ہے وہاں پر خیمے لگانا مستحب ہے
- (۲) اپنے ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ مل کر ایک ہی جگہ وقوف کرنا مستحب ہے
- (۳) دامن پیادہ میں زمین ہموار میں وقوف کرنا لیکن پیادہ پر وقوف کرنا مکروہ ہے
- (۴) طہارت و غسل کے ساتھ عرفات میں قیام کرنا مستحب ہے۔
- (۵) تمام مدت وقوف میں کھڑا رہنا چاہیے اگر تمام مدت کھڑا نہ رہ سکتا ہو تو جتنی مقدار کھڑا رہ سکتا ہو کھڑا رہے سواری پر یا بیٹھ کر وقوف کرنا مکروہ ہے

(۶) پوری توجہ کے ساتھ یاد خدا میں رہنا چاہیے جو چیزیں اس کو پریشان کر دیتی ہیں ان سے آپ کو دُور رکھ کر نماز میں مشغول ہو۔

(۷) نماز ظہر اور عصر کو اَدل وقت میں ادا کرے اور نماز ظہر کے لئے اذان و اقامت اور نماز عصر کے لئے صرف اقامت کہنا مستحب ہے۔

(۸) نماز کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجالانے کے بعد سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ

الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور سو مرتبہ آیتہ

الکرسی کو پڑھے اور سو مرتبہ محمد و آل محمد پر درود بھیجے و نیز سو مرتبہ

اِنَّا اِنزَلْنَاهُ بِسُورَةٍ مِّنْ لَّدُنَّا وَلاَ تَقُوۡةُ اِلَّا بِاللّٰهِ اور سو مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد کو پڑھے۔

(۹) دُعا زیادہ پڑھے اور خداوند عالم کی شیطان کے نرستے پناہ چاہے تاکہ یاد خدا سے غافل نہ رہے۔

(۱۰) انسان اپنے ہی حال میں مشغول رہے دوسرے لوگوں کی طرف نظر نہ کرے اور دل و زبان سے بخشش طلب کرے۔

(۱۱) اپنے گناہوں کو شمار کرے اور آئندہ مہلے اگر گویہ نہ کرے تو اپنے کو گریہ پر آمادہ کرے۔

(۱۲) انسان اپنے والدین اور تمام دینی بھائیوں کے لئے اور کم از کم چالیس

مومنین کے لئے دعا کرے کیونکہ خبر میں وارد ہوا ہے کہ اگر کوئی اپنے برابر
دینی کیلئے کچھ دے تو فرشتہ اس کے لئے لاکھ گنا زیادہ خداوند کریم سے چاہتا ہے
(۱۲) پھر سے لے کر غروب تک ذکر خدا و دعا اور استغفار کے علاوہ کسی
اور کام میں مشغول نہ رہے۔

(۱۳) مخصوص دعائیں مثلاً دُعائے ضعیفہ کاملہ اور دُعائے حضرت امام
حسین علیہ السلام اور دُعائے امام زین العابدین علیہ السلام کو پڑھے۔
نیز اس دعا کو پڑھنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَخْيَبٍ وَفِيكَ وَ
ارْحَمَ مَسِيئَتِي إِلَيْكَ مِنَ الْقَبْرِ الْعَمِيقِ اللَّهُمَّ رَبِّ الْمَشْكِ
كُلِّهَا أَنْتَ رَبِّي مِنَ النَّارِ وَأَوْسَعُ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ
وَأَوْرَعُ عَنِّي شَرِّ فَسَقَةِ الْجَنَّةِ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ لَا تُكْرِزْنِي وَ
لَا تَخْذُ عَنِّي وَلَا تَسْتَذِرْجَنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَوْلِكَ وَ
بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَفَضْلِكَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ
السَّابِقِينَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَنْ تُصَلِّيَ
عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا - پھر کذا و کذا
مگر اپنی حاجات کو طلب کرے۔

ترجمہ: میں تیرا بندہ ہوں میں مجھے اپنے پاس آنے والوں میں سے نام

قرار دے بعید رام سے میرے تیری طرف چلی کر آنے پر رحم فرما اے تمام
 مشاغل مقاماتِ مٹا کے سب مجھے نادر جہنم سے آزاد فرما اور طلالِ رقیق
 کو مجھ پر کشادہ فرما اور جن دانش کے فاسقوں کے شر کو مجھ سے دور فرما۔
 اے اللہ مجھے مکاناتِ مکرو فریب میں پھنسا اور مجھے زینہ برینہ اپنے عتاب
 کی طرف نہ بھیج۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری قوت، جود، کرم، احسان اور فضل
 کے واسطے سوال کرتا ہوں۔ اے سب سے زیادہ شے والے اے سب
 بڑھ کر دیکھنے والے اے سب سے تیز حساب والے اے سب سے زیادہ
 رحم کرنے والے کہ محمد و آل محمد پر رحمت فرما اور میری اس اس حاجت کو پورا فرما
 اس کے بعد اپنے ہاتھ بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيْ اِلَيْكَ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا
 مَنَعْتَ قَرَانِ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَ اَسْأَلُكَ
 خَلَامَ رَقَبَتِيْ وَمِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَمِلْكُكَ تَابِعْنِيْ
 بِبَيْدِكَ وَاجْعَلْنِيْ بِعِلْمِكَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُرَوِّقَنِيْ لِمَا يُرْضِيْكَ
 عَنِّيْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّيْ مَا يَكِي الْبِيْ اَرْسِدْهَا خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ
 اَللّٰهِ عَلَيْهِ وَوَلَّتْ عَلَيْهَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ رَحِمْتَ عَمَلَهُ وَاَطْلَعْتَ عَمْرَهُ وَاَحْيَيْتَهُ
 بَعْدَ الْمَوْتِ لِرَالِهِ اَلَا حَلَّهْ وَحَدَّثْهُ لَوْ شِئْتَ لَمَّا لَمْ يَكُنْ وَلَهُ الْعَمَلُ

يُنْعِي وَيُيَمِّتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَ
 خَيْرُ الْقَوْلِ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَافِي
 وَكَسْبِي وَمُعَيَايَ وَمَمَارِي ذَلِكَ تَرَانِي وَيَا كُنْزِي وَمِنْكَ
 قُوَّتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنَ الْوَسَاوِسِ
 الْمُنْكَرِ وَمِنَ شَتَابِ الْأَمْرِ وَمِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الزِّيَادِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيئُنِي
 بِهِ الزِّيَادُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهْلِ اللَّهُمَّ لَعَلَّ
 فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي لَحْيِي
 وَدُمِّي وَعِظَامِي وَعُصْرُوقِي وَمَقْعَدِي وَمَقَامِي وَمَدَامِي وَ
 خَيْرِي نُورًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ نُورِيَا رُبِّي يَوْمَ الْفَاكِ إِنَّكَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ: اے اللہ میری ایک سے بھیج کہ اگر تو اسے پُر کرے تو جو
 حاجتیں پوری نہ کرے ان کا مجھے کوئی نقصان نہ ہو اور اگر تو اسے پُر نہ
 کرے تو جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے بے فائدہ رہ جائے (اے اللہ) میں
 تجھ سے اپنے لئے ناجرتم سے چکا اور اب تباہیوں۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں
 تیرا ملک ہوں میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے اور میری اہل تیرے علم

میں ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس پر موقوف فرما جو تجھے مجھ
 سے راضی کر دے اور میری جانب سے میرے اعمال کو قبول فرما جو تُو نے
 اپنے خلیل حضرت ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہا کو دکھلائے اور میں پر تو نے اپنے
 نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی رہنمائی فرمائی۔ اے اللہ مجھے ان لوگوں
 سے قرار دے جن کے علی سے تو راضی ہوا ان کی عمر و راز کی اور انہیں موت
 کے بعد پاکیزہ زندگی کے ساتھ رکھا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا
 ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے عوامی کے لئے ہے۔ وہ
 جلالتا اور مانتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے اس کے قبضے
 میں ہر طرح کی بہتری ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اے اللہ تیرے لئے
 ہی صوبے جس طرح تو فرمانا ہے اور تو بہتری کہتا ہے اور تمام کہنے والوں
 کے قول سے بڑھ کر اے اللہ میری نماز، میری عبادت، میری زندگی،
 میری موت تیرے ہی لئے ہے میرا ترک تیرے لئے ہے میری طاقت
 تیرے ساتھ اور میری قوت تجھ سے ہے اے اللہ میں ناداری، دل
 کے دوسوئوں امر کی پراگندگی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں
 اے اللہ میں تجھ سے ہواؤں کی خوبی کا طالب ہوں اور اس شتر سے جو ہوائیں
 میرے پاس لاتی ہیں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے رات اور دن کی
 خوبی کا سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے دل، کان، آنکھ، گوشت، خون میں

میری ہڈیوں اور رگوں میں میرے اٹھنے اور بیٹھنے میں میرے داخل ہونے اور خارج ہونے میں نور قرار دے اور میرے رب جب میں تجھ سے ملاؤں تو میرے زور کا منت کر دینا، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

۱۵) جہاں تک ممکن ہو خیرات و صدقہ دے۔

۱۶) رو بقبلہ ہو کر سو مرتبہ کہے سبحان اللہ پھر سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ یہ دعا پڑھے: مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو چاہے (اس پر راضی ہوں) کوئی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ

اور سو مرتبہ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے اور حیا اسی کے لئے ہے وہ جلالتا اور ملتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے ہر طرح کی اچائی اس کے قبضے میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اس کے بعد یہ کہے: يَسِّرْ اللَّهُ لِلرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْعُدَّةَ الْخَاتِبَ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُسْتَقِيمِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔ تا آخر آیت دہم از سورہ بقرہ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں جو رحمان دریم ہے اللہ
 یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں جو پرہیزگاروں کے لئے (باعث)
 ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے اور ہمارے دیے
 سے (ہدای راہ) میں سوچ کرتے ہیں۔

(ع) ایک دفعہ آیتہ الکرسی اور تین مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔
 وہی اس آیت کو پڑھے: اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
 وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ یُعْشِی
 اللَّیْلَ اَنَّهُمْ لَا یُغْلِبُوْنَ حَتِّیْثَا وَالشَّعْسُ وَالْقَمَرُ وَالشُّجُومُ
 مُسَخَّرَاتٌ بِاَمْرِیْ اِنَّ لَہُ الْخُلُقِ وَالْاَمْرِ تَبَارَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ
 ترجمہ: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔
 پھر عرش پر حکم چلایا کہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا جو اس کے پیچھے ہے
 تیزی سے اس کا طالب ہو گیا ہے اور سورج، چاند اور ستاروں کو خلق فرمایا
 کہ اس کے حکم کے تابع ہیں آگاہ رہو کہ پیدا کرنا امر کرنا ہی کہیے ہے جہازوں کا
 پروردگار اللہ برکت والا ہے۔

اس کے بعد قل اعوذ برب الفلق پڑھے۔ قل اعوذ برب الناس پڑھے
 پھر نعمات الہی کو علیحدہ علیحدہ شمار کرے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی نِعْمَتِكَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی بِعَدَدٍ وَلَا تُكَافٰی بِعِلّٰہِ

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے محمد ہے تیری نعمتوں پر جو گنتی میں نہیں
آسکتی اور جن کا کسی کام سے بدلہ نہیں دیا جاسکتا۔

(۱۹) اپنی حاجات طلب کرے اور دعا کرے کہ اُنڈہ بھی خدا اس کو حج
کی توفیق دے۔

(۲۰) ستر مرتبہ کہے: اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ۔ ترجمہ میں تجھ سے جنت مانگا ہوں
اور ستر مرتبہ کہے: اَسْتَغْفِرُكَ رَبِّیْ وَ اَلْتُوبُ اِلَیْکَ۔

ترجمہ: میرا اپنے رب سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

پھر کہے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ لِنَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَأَغْفِرْ لِي إِنَّكَ
خَيْرُ الْغَافِرِينَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ بِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ لِنَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَأَغْفِرْ لِي
إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّجِيحُ ۵

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود

نہیں میں نے بُرے کام کئے ہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں اپنے
گناہ کا مترق ہوں پس مجھ بخش دے بے شک تو سب سے بہتر بخشتے

والا ہے اے اللہ میں تیری تسبیح و حمد کرتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں

میرے بُرے کام کئے ہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہ

کا اقرار ہی ہوں۔ پس مجھے بخش دے۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا
رحم فرمانے والا ہے۔

پھر جب غروب آفتاب ہو جائے تو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ الْفَقْرِ وَمِنْ كَسَتْ الْأَمْْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا یُخْذِلُ
بِالْیَلِّ وَالنَّهَارِ اَمْسِیْ ظُلُمِیْ مُسْتَجِیْرًا یَعْفُوْكَ وَاَمْسِیْ
خَوْفِیْ مُسْتَجِیْرًا یُوجِبْكَ الْبَاقِیَ یَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَا
اَجْوَدَ مَنْ اُعْطِیَ یَا اَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْجِعَ عَلَیَّیْ بِرَحْمَتِكَ
وَ اَلْیُسْنٰی عَافِیَّتِكَ وَ اَصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ جَمِیْعِ خَلْقِكَ ه
ترجمہ: اے اللہ میں ناداری، امر کی پراندگی، رات دن کے حادثات
کی بدی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میرا ظلم تیرے عفو کے ساتھ اور میرا
خوف تیرے دیر باقی کے ساتھ پناہ پکڑے ہوئے ہے اے سب سے
بہترین مسئلہ اے سب عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی اے اے سب
سے زیادہ رحم کرنے والا جن سے رحم کی استدعا کی گئی ہو مجھے اپنی رحمت
سے ڈھانپ لے مجھے اپنی عافیت میں لے لے اور مجھ سے اپنی تمام
مخلوق کے شر کو پھیر دے۔

مشعر الحرام

۵

مستحبات

مشعر الحرام میں شہر نے کے لئے چند چیزیں ہیں۔

(۱) سکون و قلم کے ساتھ مشعر الحرام کی طرف جانا اور استغفار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ **اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ الْخِرَافَةَ** **وَالْوَقْفَ وَالزُّقْفَى الْيَعُودَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَأَهْلِي** **الْيَوْمَ مَعْلِي حَامِئًا مَسْتَجَابًا لِي مَرْحُومًا مَحْفُورًا لِي بِأَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ أَحَدٌ مِنْ دُنُوكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْعَمَلِ** **وَأَهْلِي الْيَوْمَ مِنَ الْكَلِمِ دُنُوكَ عَلَيْكَ وَأَعْطِنِي أَفْضَلَ** **مَا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ**

وَاللّٰهُ مُؤْمِنٌ وَالْمَغْفِرَةُ وَبَارِكْ رَبَّنَا اَرْجِعْ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ
اَوْ مَالٍ اَوْ قَلْبِي اَذْكُرْ بَارِكْ لَهْفَرَقْ -

ترجمہ: اے اللہ اسے (میرے لئے) اس موقع کی آخری زیارت
نہ قرار دے اور جب تک مجھے باقی رکھے ہمیشہ اس کی طرف بار بار آنا
نفیب فرما اور مجھے آج کے دن فلاح پانے والا، کامیاب، مستجاب اللہ
رحم کیا ہوا، اور بخشا ہوا، بنا کر اس شے سے افضل چیز کے ساتھ لوٹا کر مجھے
تیرے پاس آنے والوں اور میرے گھر کے حاجیوں میں سے کوئی لوٹ کر
جائے اور آج کے دن مجھے تو اپنے پاس آنے والوں سے عزت والا بنا
اور ان میں سے ہر ایک سے زیادہ مجھے خیر و برکت دے رحمت و رضوان
اور مغفرت عطا فرما اور میں جہاں چلتا کر جا رہا ہوں میرے خاندان اور مل
میں قلیل ہو یا کثیر برکت فرما اور ان کے لئے مجھے بابرکت بنا۔

نیز کثرت سے کہے: اَللّٰهُمَّ اَعِثْنِيْ مِنْ النَّاْرَةِ
ترجمہ: اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

۱۱) جب ٹیلہ سُرخ (جو کہ دائیں طرف واقع ہے) کے قریب پہنچے تو یہ
دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَحْبِنِيْ وَكَفِّنِيْ ذُرِّيْ فِيْ عَمَلِيْ وَسَلِّمْ لِيْ دِيْنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ مَنَاسِكِيْ
ترجمہ: اے اللہ مجھ پر رحم فرما میرے دین کو میرے لئے محفوظ فرما اور

میرے عبادات کو مجھ سے قبول فرما۔

پھر کثرت سے کہے: اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِيْ مِنَ الشَّارِ-

ترجمہ: اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

(۲) جب ولدی کے میدان میں پہنچے تو دائیں طرف اگر پیادہ ہو جائے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِّیْ نِیْهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ
رَبِّیْ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَهُ لِّیْ فِیْ قَلْبِیْ
ثُمَّ اُطْلَبُ بِكَ اَنْ تُعَرِّفَنِیْ مَا عَرَفْتَ اَوْ لَیَّا لَكَ فِیْ مَثَرِیْ
هَذَا اَوْ اَنْ تَقِیْنِیْ جَوَامِعَ الشَّرِّ-

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اس میں میرے لئے
خوبی کو اکٹھا کرنے والی چیزیں جمع کر دے۔ اے اللہ مجھے اس خوبی سے
مالوس نہ فرما جس کے لئے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے دل میں
جمع فرما۔ پھر میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اس جگہ اترنے میں مجھ اس
کی معرفت نصیب کر جس کی معرفت تو نے اپنے اولیاء کو دی ہے اور یہ کہ مجھے
بدی کے جمع کرنے والی چیزوں سے بچا۔

(۳) وقوف مشعر کے لئے غسل کرے اور وضو کر کے حمد و ثناء الہی کو بجا
لائے کتب ادعیہ میں جو دعائیں درج ہیں وہ پڑھے نیز اس دعا کو پڑھے:

اللَّهُمَّ رَبَّ مَشْعَرِ الْحَرَامِ فَكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَوْسِعْ
 عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الْكَثِيرِ وَأَوْزِعْنِي شَرْكَسَةً
 الْحَقِّ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَيْرُ مُطْلُوبٍ وَخَيْرُ مَدْعُوٍ
 إِلَيْهِ وَخَيْرُ مَسْئُولٍ وَإِلَى كُلِّ وَاقِدٍ جَائِزَةٌ فَأَجْعَلْ جَائِزَتِي
 فِي مَوْضِعِي هَذَا أَنْ تُقِيلَنِي عَثْرَتِي وَتَقْبَلَ مَعْدَرَتِي وَأَنْ
 تَتَجَاوَزَ عَنِّي خَطِيئَتِي ثُمَّ اجْعَلِ الثَّغْوَى مِنَ الدُّنْيَا رَادِي
 وَتُقْلِبْنِي مُفْلِحًا مُنْجِيًا مُسْتَجَابًا إِلَى بِأَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهِ أَحَدٌ
 مِنْ دُنْدِكَ وَرُؤَاكِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ -

ترجمہ: اے اللہ اے مشعر الحرام کے رب - مجھے نار جہنم سے آزاد فرما
 اور مجھ پر اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو کشادہ فرما - مجھ سے جن دانس کے
 ناستقوں کے شر کو دفع کر اے اللہ تو بہترین مطلوب ہے اور ان سب سے
 بہتر ہے جن کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو بہترین مسئل ہے ہر قاصد کے
 لئے ایک انعام ہوتا ہے پس میرا انعام اس جگہ یہ قرار دے کہ میری لغزش
 معاف فرما - میری معذرت قبول فرما پھر دنیا سے میرا زاد تقویٰ قرار دے
 اور مجھ (میں) سے) فلاح یافتہ کامیاب، مستجاب الدعوت بنا کر اس چیز سے بہتر
 شے کے ساتھ لوٹا جس کے ساتھ تو نے اپنے پاس اپنے عدلوں اور اپنے مقدس
 گھر کے زائرین میں سے کسی کو بھی لوٹایا ہو۔

۵، نماز مغرب و عشاء کو مشعر الحرام میں پڑھے۔ ہاں اگر نصف رات سے پہلے نہ پہنچ سکے تو مشعر الحرام سے قبل کسی مقام پر نماز پڑھ لے۔

۶، نماز مغرب اور عشاء کے درمیان فاصلہ نہیں ہونا چاہیے اور نافلہ مغرب کو نماز عشاء کے بعد بجالائے۔

۷، نماز مغرب کے لئے اذان و اقامت اور عشاء کے لئے صرف اقامت کہنا چاہیے۔

۸، عبادت میں صبح تک مشغول رہے خبر میں ہے کہ اس رات کو در بائے آسمان کھول دیئے جاتے ہیں اور مومنین کی دعائیں قبول ہو جاتی ہیں خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں تیرا خالق و معبود ہوں اور تم میرے بندے ہو میرے حق کو ادا کرو گے تو مجھ پر لازم ہے کہ تمہاری دعاؤں کو قبول کروں، انسان اپنے لئے اور والدین و اہل بیت و مالی اور فرزندان کے لئے کثرت سے دعا کرے۔

۹، جب آفتاب کی دھوپ کوہِ ثبیر پر لگے تو سات مرتبہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے۔

۱۰، سکون و وقار کے ساتھ مٹی کی طرف روانہ ہو راستہ میں ذکر استغفار کرنا چاہیے۔

۱۱، جب وادیِ محسر (ایک مقام کا نام ہے) میں پہنچے تو اگر پہلے ہو

تو اونٹ کی مانند تیز ہو کر چلے اور اگر سواری پر ہو تو اس کو تیز ملائے
اور یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِيْ وَ اٰقِبِ لِيْ كَوْنِيْ وَ اٰحِبِّ دَعْوِيْ
وَ اَخْلِفْنِيْ بِخَيْرٍ فَيَمْنَنْ تَرَكْتُ بَعْدِيْ رَبِّ اِنْفِرْ لِيْ وَ اِنْ رَحِمْتَ
وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْزُذُ الْاَكْرَمُ۔

ترجمہ : اے اللہ میرے محمد کو محفوظ رکھ، میری توبہ قبول فرما میری

دعا سن اور میرے پیچھے والوں میں میرا عوض ہو جا۔ اے میرے

رب مجھے بخش دے محمد پر رحم فرما اور میرے گناہوں سے جنہیں توجاتا ہے

درگزر فرما، بے شک تو ہی سب سے عزت و کرامت والا ہے۔

۱۳، اگر انسان ہرولہ کو قبول جائے تو واپس لوٹ کر اسی جگہ سے شروع

کرے۔ یعنی اونٹ کی مانند تیز ہو کر چلے۔

پتھر مارنے کے مستحبات

۱، سنگریزے جرات کو مارنے کے لئے ایسے ہونے چاہئیں کہ

رنگین و نقطہ دار ہوں اور مقدار میں سہرا نگشت کے برابر ہوں۔ اور

ایک ایک کر کے زمین سے اٹھا کر جمع کرے۔

۲، پتھر مارتے وقت پیادہ ہو اور با وضو قبلہ کی طرف پشت

کر کے جبرہ کی طرف متوجہ ہو۔

۱۳، اپنے اور جبرہ کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ رکھتے اور ہاتھ کا حساب کہنی سے لے کر انگلی کے سرے تک ہوگا۔
۱۴، جب پتھر مارنے کے لئے ہاتھ میں لے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ حَصِيّٰتِيْ دَفَا حَصِيَّتِيْ وَارْزُقْنِيْ فِيْ عَسَلِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ بے شک یہ میری کنکریاں ہیں ان کو شمار میں رکھ اور میرے عمل میں ان کو بلند فرما۔

۱۵، پتھر کو انگوٹھے پر رکھتے اور انگلی شہادت کے ذریعہ حرکت دے۔

۱۶، ہر پتھر کے مارتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِذَا حَرَعَنِي الشَّيْطَانُ اَللّٰهُمَّ تَصَدِّقًا بِحَسَنَاتِكَ وَعَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ حَاجًّا مُّزْبِلًا وَمَعْلًا مَّقْبُولًا وَسَعْيًا مَّشْكُورًا وَذَنْبًا مَّغْفُورًا۔

ترجمہ: اے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ مجھ سے شیطان کو دفع کر۔ میں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں۔

اور تیری نبی محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت
پر قائم ہوں اے اللہ اسے میرے لئے مقبول حج و مقبول
عمل اور قابل جزائے خیر کو بخش بنادے۔ اور بخشا ہوا
گناہ قرار دے۔

وہ، جب اپنے خیمہ میں لوٹ آئے تو کہے :

اَللّٰهُمَّ يَا وَثِيقٌ وَعَلِيكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ
الْكَفَى وَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔

ترجمہ : اے اللہ مجھے تجھ ہی پر اعتماد اور توکل ہے۔

تو بہت اچھا رہا ہے۔ بہت اچھا آگاہ ہے۔ بہت اچھا
مددگار ہے !

منی میں روز عید ظہر کی نماز کے بعد سے پندرہ نمازوں کے بعد یہ
تکبیر کہنی مستحب ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى
مَا هَذَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقْنَا مِنْ بَيْتِمْةِ الْاَنْعَامِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰى مَا اَنْبَلَاْنَا

قربانی کے مستحبات

قربانی میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

(۱) قربانی کے لئے اونٹ بڑا اس کے بعد گائے اور اس کے بعد بکری

ہونا چاہئے۔ نیز مستحب ہے کہ قربانی والا حیران موٹا تازہ ہو۔ اگر اونٹ یا گائے کوئی قربانی میں دینا چاہتا ہو تو ادھ ہرنی چاہئے اور بھیر بکری کی قربانی کرنی چاہئے تو نہ ہونا چاہئے۔

(۲) اونٹ کو بچھرتے وقت کھڑا ہونا چاہئے اور پاؤں کو زانو کے ساتھ ملا کر باندھ دینا چاہئے۔

(۳) جو شخص اونٹ کو بچھرنا چاہے تو اونٹ کے دائیں طرف کھڑا ہو کر چھری یا نیزہ یا خنجر کو گردن اور سینے کے درمیان والی جگہ میں زور سے مارے اور داخل کرتے وقت یہ دعا کرے:

وَجَعَلْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا
مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَواتِي وَتُسْلِي وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ
أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَتِلْكَ بِسْمِ
اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي۔

ترجمہ میں نے اپنا رخ اس کی طرف کیا ہے جس نے زمین و آسمان کو خلق فرمایا، ہر طرف رخ پھیر کر اور مسلمان ہو کر اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اے اللہ یہ تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! مجھ سے قبول فرما۔

(۴) حاجی خود ہی اپنے ہاتھ سے قربانی کو ذبح یا مٹھر کرے اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو اپنا ہاتھ ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر رکھ دے۔

مستحباتِ حلق

(۱) انسان کو سر منڈواتے وقت قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھنا چاہئے۔

(۲) سر کو لگے حصہ سے منڈانا شروع کرے اور اس دھما کو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُّوْمًا اَيُّوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اے اللہ مجھے ہر بال کے بدلے میں نئے قیامت کو نور عطا فرما۔

(۳) بالوں کو مقامِ منیٰ پر اپنے خیمہ میں دفن کرے۔

طواف زیارت

مستحبات

راج کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ روزِ عید بعد از نماز و قربانی اور تقصیر، طوافِ زیارت کے لئے مکہ کو آجائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے دن مکہ میں داخل ہو کر طواف وغیرہ کمالائے۔
(۲) مکہ پہنچ کر غسل کرے اور خداوندِ عالم کا ذکر کرتے ہوئے محمد و آلِ محمد پر سلاوۃ پڑھتے ہوئے مسجد الحرام کی طرف جائے۔

(۳) جب مسجد الحرام کے دروازہ پہنچے تو یہ دعا پڑھے:
اللَّهُمَّ ارْحِنِي عَلَى نَسِيكَ وَسَلِّمْ عَلَيَّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ أَسْأَلُكَ
مَسْئَلَةَ الْعَلِيلِ الدَّلِيلِ الْمُعْتَرِبِ بِدُنْيِهِ أَنْ تُغْفِرَ لِي

ذُنُوبِي وَأَنْ تَرْجِعَنِي بِحَاجَتِي إِلَيْهِ رَأْفَتِي عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ
بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَ
وَأَوْفَ طَاعَتِكَ مُتَّبِعًا لِأَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ أَسْأَلُكَ
مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ إِلَيْكَ الْمَطِيعِ لِأَمْرِكَ الْمُشْفِقِ مِنْ
عَذَابِكَ الْخَائِفِ بِعَفْوِكَ أَنْ تُبَلِّغَنِي عَفْوَكَ -

ترجمہ اسے الترمیزی اپنی عبادت پر مدد فرما، مجھے اس کے لئے اللہ
اسے میرے لئے محفوظ فرما، میں تجھ سے طیل، ذیل اور اپنے
گناہ کے معترف کی طرح سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش دے
اور میری حاجت کو پورا فرما۔ اسے الترمیزی تیسرا بندہ ہوں اور یہ
شہر تیسرا شہر ہے اور یہ گھر تیسرا گھر ہے میں تیری رحمت کا طالب
ہو کر آیا ہوں اور تیری فرمانبرداری کا قصد رکھتا ہوں۔ تیرے امر کی
اتباع کرنے والا اور تیری تقدیر پر راضی ہوں۔ میں تجھ سے
تیری طرف مضطر، تیرے امر کے مطیع، تیرے عذاب سے
خوف کھانے والے اور تیری عفویت سے ڈرنے والے
کی طرح سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے عفو تک پہنچا دے۔

(۴) دوسرا ختم ہونے کے بعد ہاتھ کو حجر اسود پر
دکھ کر چوم لے۔

منیٰ کے مستحبات

۱۔ جب مکہ سے لوٹ کر منیٰ میں پہنچے تو یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَذَلِكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ

تَوَكَّلْتُ كَيْفَ مَلَكَتْ وَيَقَعُ الْمَوْتُ وَيَقَعُ الْقَبْرُ۔

ترجمہ ہے اللہ میں نے تجھ پر سہارا کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری

فرمانبرداری کی اور تجھ پر توکل کی، پس تو بہت اچھا رب،

بہت اچھا مولیٰ اور بہت اچھا دو گار ہے۔

(۴) اگر ۱۲، ۱۳، ۱۴ کے دنوں کو منیٰ سے باہر نہ جائے۔

۱۵۔ جب انسان حجرہ ابدلی اور وسطیٰ کو پتھر مارنا چاہے تو اس

کے دائیں طرف کھڑا ہو اور قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر پھینکے۔ البتہ حجرہ

عقبہ پر سنگ باری کرتے وقت اس کے مقابل میں کھڑا ہو کر اور قبلہ کی طرف

پشت کر کے پتھر پھینکے۔

(۱۶) پتھر پھینکنے کے وقت تکبیر کہے اور خداوند عالم کی حمد و ثنا و محمد

وآل محمد پر صلوات بھیجے پھر تھوڑا آگے جائے اور کہے :

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اے اللہ میری طرف سے قبول فرما۔

پھر تھوڑا آگے جائے اور روزِ دم پتھر پھینکتے وقت جو دعا پڑھی تھی اب

بھی پڑھتے ہوئے مارے۔

(۵) انسان کو تپہ پھینکتے وقت باطہارت ہونا چاہئے اور تپہ کو اترنے پر رکھ کر انگلی شہادت کے ناخن سے پھینکے۔

(۶) منی میں تکبیر کہنے کو ترک نہ کرے۔

(۷) عید کی ظہر سے لیکر ۱۵ اعد نماز کے بعد یہ عا پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ صَلَّی مَا عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا اَدْلَاْنَا ذَرَقْنَا مِنْ بَیْہِمَیۡہِ الْاَنْعَامِ۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے رُخ

کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

(یہ تکبیر ہے) اس پر جو اس نے ہیں ہدایت بخشی اور اسی کے لئے

حمد ہے اس پر جو اس نے ہم پر انعام فرمایا اور ہیں چر پاسے

رزق میں دیئے۔

(۸) جب بارہ کے دن کو منی سے حرکت کرے تو اکیس ستریز سے

وہاں پر دفن کرے۔

(۹) ۱۲، ۱۳ کی واجبی اور مستحبی نمازیں مسجد خیف میں پڑھنی چاہیے

روایت میں ہے کہ اگر کوئی منی سے خارج ہونے سے پہلے ایک سو

رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھے تو تشر سال کی عبادت کے برابر ثواب

ہوگا اور اگر کوئی ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو یہاں تک گیا کہ ایک غلام کو راہِ خدا میں آزاد کیا ہے اور اگر سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے تو گویا کسی کو موت سے نجات دی ہے اور اگر سو مرتبہ الحمد للہ کہے تو گویا کہ طوافِ عراقین کو راہِ خدا میں خرچ کیا ہے۔

۱۱) متی سے باہر نکلنے سے پہلے چار رکعت نماز مسجدِ نبویں پڑھے۔

طوافِ وداع

اگر انسان پہلے طوافِ واجبِ دوسی وغیرہ بجلا چکا ہو تو مستحب ہے کہ دوبارہ طوافِ وداع کے لئے مکہ جائے روایت میں ہے کہ اگر کوئی خانہ کعبہ میں داخل ہو تو گویا کہ خداوندِ عالم کی رحمت میں داخل ہوا۔ جب باہر نکلے تو گناہ سے آزاد ہوگا اور آئندہ مکہ کے لئے خداوندِ عالم اس کو گناہ سے محفوظ رکھے گا۔

افسان کو نکلے پاؤں داخل ہونا چاہئے اور داخل ہونے سے قبل غل کرے اور یہ دوسٹر در کر کر کرے :

اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتَ بَيْنَتِكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَكَدَقْتُكَ وَمَنْ
وَحَلَّتْكَ اَنْتَا فَاَوْفِ مِنْ عِدَّتِكَ وَاَجِزْنِي مِنْ شُحَّتِكَ
اے اللہ یہ عمر تیرا ہے اور (میں) بندہ تیرا بندہ اور تو نے فرمایا

ہے، اور جو اس گھر میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے پس مجھے اپنے
عذاب سے امن میں رکھ اور مجھے اپنی ناراضی سے پناہ دے۔
پھر داخل ہونے کے بعد کہے :

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اِمْنًا اَللّٰهُمَّ فَارِنِيْ
مِنْ عَذَابِكَ عَذَابِ النَّارِ۔

اے اللہ تو نے فرمایا اور جو شخص اس میں داخل ہو گیا امن میں
ہے۔ اے اللہ پس مجھے اپنے عذابِ جہنم کے عذاب سے امن
نصیب فرما۔

پھر دونوں ستون کے درمیان سرخ پتھر پر دو رکعت نماز پڑھے
کہ رکعت اول میں حمد کے بعد حم سجدہ اور رکعت دوم میں حمد کے
بعد ۵۴ آیات قرآن میں کہیں سے پڑھے اور خانہ کعبہ کے چاروں کونوں میں
بھی نماز پڑھے پھر اپنے شکم کو حجر اسود کے اندر والے رکن سے مس کرے پھر
ستون کے ارد گرد گھومے اور شکم اور پشت کو ستون سے مس کرے پھر
باہر نکلتے وقت سیڑھی کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر اُٹھے، پھر نزدیک خانہ کعبہ
دو رکعت نماز پڑھے۔

کثرت سے طواف کرنا مستحب ہے کیونکہ حج کرنے والے کے
لئے مستحبی نمازوں کی برکت طواف مستحبی کا ثواب بشیر ہے۔ اُمّہ

علیہم السلام کی طرف سے نیت کر کے طواف کرنا یا دیگر مومنین کی طرف سے طواف کرنا کافی ثواب رکھتا ہے اور ۳۶۰ مرتبہ طواف کرنا مستحب ہے اور اگر اتنا نہ ہو سکے تو ۵۲ مرتبہ طواف کرے۔ (ہر طواف میں ۷ دُور ہوتے ہیں)۔

انسان کے لئے مستحب ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک قرآن ختم کرے اور مقام تولد پیغمبر کی زیارت کرے، جناب خدیجہؓ کے گھر کو دیکھے، غارِ حرا جہاں پر حضرت عیساؑ کیا کرتے تھے وغارِ ثور جہاں پر حضرت منحنی رہے تھے، ان کی بھی زیارت کرنے اور قبر الوطائب کی زیارت کرے، اسی طرح جب مکہ سے خارج ہونا چاہے تو مستحب ہے کہ غسل کر کے طوافِ وداع بجالائے اور ہر دور میں ہاتھ یا دیگر بدن کو حجرِ اسود رکنِ میمانی سے مس کرے جب مستحار کے قریب پہنچے تو دعائے سابقہ کہ پڑھے پھر اپنے شکم کو خاکِ کعبہ سے مس کرے اور ایک ہاتھ حجرِ اسود پر رکھے اور دوسرا ہاتھ کھول کر خدا کی حمد و ثنا بجالائے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السلام پر صلوات بھیجے۔

نیز مستحب ہے کہ رکنِ شامی والے دروازہ سے باہر نکلے۔ باہر جا کر دوبارہ زیارت کے لئے مکہ آنے کا قصد کرے اور دُعا مانگے کہ اللہ تم اس کو پھر موفق فرمائے۔ شہرِ مکہ سے باہر نکل کر ۱۲،۶ غزوہِ ذین میں چاندی

ضرر یہ کہ تصدق کرے مبادا حالت احرام میں کوئی فعل ممنوع اس سے
 سرزد ہوا ہو اور روایت میں کافی تاکید کی گئی ہے کہ مکہ معظمہ سے فارغ
 ہو کر زیارت پیغمبرؐ اور ائمہ بقیع علیہم السلام کے لئے مدینہ منورہ میں حجا
 روایت میں ہے کہ اگر کوئی اعمال حج بجالانے کے بعد پیغمبر اکرمؐ کی
 زیارت نہ کرے تو گویا کہ حضرت پر حجا کی ہے۔ دستور زیارت پیغمبرؐ
 و ائمہ علیہم السلام آخر کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

دُعائے حضرت امام حسینؑ

در روز عرفہ در عرفات

غالب اسدی کے بیٹے بشر و بشیر روایت کرتے ہیں کہ میدانِ عرفات میں روز عرفہ امام حسینؑ نے خیمے سے باہر نکلی کر کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھی تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ بِقَضَائِهِ دَافِعٌ وَلَا لِعَطَائِهِ مَآئِمٌ
تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں کہ جس کی قضاء قدر کو کوئی روک نہیں سکتا اور اس کی بخشش
وَلَا كَمَنْعِهِ صُنْعٌ صَارَ لَهُ وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ
کو کوئی منع نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس جیسا مانع ہے اس کی سخاوت وسیع ہے اس نے
اَجْنَأَ السُّبْدَ اَرَبٌ وَاَتَقَنَ حِكْمَتِهِ الصَّنَائِعُ لَا تَخْفَى عَلَيْهِ
(مختلف جنسوں کو خلق فرمایا اس نے حکمت کا طرہ ہے تمام مصنوعات پر حکم جاری کیا۔ گذشتہ
الظَّلَامِیُّ وَلَا تَصْنِیْعُ عِنْدَهُ الْوَدَایِعُ جَازِئٌ كُلِّ
مستے اس سے مخفی نہیں ہیں اس کے پاس امانتیں فائز نہیں ہوتی وہ ہر جس کو جزا دیتا ہے

صَانِعٌ وَزَالِيْشُ كُلِّ قَارِنٍ وَرَاجِعٌ كُلِّ ضَارِعٍ مُّزِلٍ
 والا ہے۔ وہ ہوتا ہے کہ زندگی منہ راہ کرنے والا ہے۔ ہر ناکہ کرنے والے پر دم کرنے والا ہے۔ منت
 الْمُنَافِعِ وَالْكِتَابِ الْجَامِعِ بِالتَّوْحِيدِ السَّاطِعِ وَهُوَ
 اور کتاب جامعہ کو در سطح کے ساتھ نازل کرنے والا ہے۔ وہ لوگوں کی دعاؤں
 لِلدَّعَوَاتِ سَامِعٌ وَلِلْكُذِبَاتِ دَافِعٌ وَلِلدَّرَجَاتِ
 کو سنتا ہے۔ گرفتاریوں کو دفع کرتا ہے۔ درجات کو
 زَائِعٌ بِلُجْبَابِ رِقَّةٍ قَائِمٌ فَلَا إِلَهَ غَيْرُهُ وَلَا شَيْءٌ يُّغْدِلُهُ
 بلند کرتا ہے اور جابرِ عالم، لوگوں کا قلعہ قمع کرتا ہے۔ پس اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس
 وَكَيْسَ كَيْسِلُهُ شَيْءٌ وَهُوَ السَّيِّئُ الْبَعِيْثُ الْلَطِيْفُ
 کے برابر اور مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ سننے والا دیکھنے والا، لطیف و
 الْخَبِيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللَّهُمَّ ارْفُ
 اگلا اور ہر چیز پر قادر ہے۔ خدایا میں تیرا شائق
 أَرْغَبُ إِلَيْكَ وَأَشْهَدُ بِالتَّوْبُوْبِيَّةِ لَكَ مُقَرَّبًا أَنْكَ
 ہوں، میری ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں۔ اور استدار کرتا ہوں کہ
 رِقِّي وَإِلَيْكَ مَرْوِيٌّ ابْتَدَأْتَنِي بِبِعْمَتِكَ قَبْلَ أَنْ
 تو میرا رب ہے۔ اور تیری ہی طرف میری بازگشت ہے۔ قبل اس کے کہ

اَكُونُ شَيْئًا مِّنْ فَخْرٍ اَخْلَقْتَنِي بِمِنْ الثَّرَابِ ثُمَّ اَسْكَنْتَنِي
 میں اگر کوئی یا کوئی جانے۔ کرنے میرے نعمت و جود کا آغاز کیا تو نے مجھے تراب سے
 الْأَهْلَابِ أَمَّا السَّرِيبُ الْمَتُونِ وَأَعْيَالُهَا الذُّهُورِ وَ
 پیدا کرنے کے بعد اپاک، پشتوں میں سبک و سبک، موت اور اخلافت زمانہ اور
 السَّيِّئِينَ فَلَمَّا أَزَلْ ظَالِمًا مِنْ صُلْبٍ إِلَى رَجْعٍ فِي تَعَادِيهِمْ
 سالوں کی آفات سے آلودہ تھا۔ میں ایام گزشتہ اور زمانہ ماضی میں برابر پشت سے دم کی طرف متقل
 مِنَ الْأَيَّامِ الْمَاضِيَةِ وَالْمَقْرُونِ الْخَالِيَةِ لَمْ تُخْرِجْنِي
 ہر زمانہ۔ جن کمند نے میرے جہد و پیمان
 لِيَأْتِيكَ فِي بُلْطُوكَ لِيُؤَاحِسَايَكَ إِلَى كَيْفِ دَوْلَةِ اِسْمَاءِ
 کہ توڑا اور میرے انبار کی محراب کی، ان کے مدد حکومت میں تو نے اپنے
 الْكُفْرِ الْوَيْتِ لَقَعْنُوْا عَهْدًا وَكَذَّبُوا رُسُلَكَ لَكِنَّكَ
 لعنت و کرم اور احسان سے مجھے دنیا میں جہا۔ لیکن تو نے مجھے اس پستی کے لئے پیدا کیا جو
 أَخْرَجْتَنِي إِلَيْنِي سَبَقَ لِي مِنَ الْهُدَى الَّذِي يَسْرَتُنِي
 میرے لئے مقدور تھی اور مجھے تو نے میری فرمائش۔ اور اس میں تو نے میری نشوونما
 وَفِيهِ اَلْعَاقِبَةُ وَمِنْ قَبْلِ ذَلِكَ رَوْفَتِي فِي بَيْتِي
 کی اور اس سے پہلے بھی میرے ساتھ تو نے بہترین وسیع انعام

صُنْعِكَ وَسَوَالِغِ نِعَمِكَ فَأَبْتَدَعْتَ خَلْقِي مِنْ مَنِي
 دامن سے مہرانی فرمائی۔ پس تو نے میری مورت کو نظرِ مطلب سے
 یُسْنِیْ وَأَسْكَنْتَنِي فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثِ لَيَالٍ لَّحْمٍ وَدَمٍ وَ
 سے پیدا کر کے گوشت و خون اور پرست کے دریاں تین نواد کیوں میں ساکی
 جِلْدٍ لَمْ تُشْهِدْ فِي خَلْقِي وَلَمْ تَجْعَلْ لِي شَيْئًا مِنْ
 رکھا۔ تو نے میری خلقت پر مجھے گواہ نہیں بنایا اور تو نے میری خلقت میرے
 أَمْرِي شَيْءًا أَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ لِي مِنَ السُّعْدَى إِلَى
 ہرگز کی۔ پھر تو نے مجھے میں دامنِ ہدایتِ مقدر کے ساتھ دنیا میں
 الدُّنْيَا تَامًا سَوِيًّا وَحَفِظْتَنِي فِي الْهُدَى طِفْلًا صَبِيًّا وَرَزَقْتَنِي
 بسمیہ۔ تو نے اہل ہمارے میں میری حفاظت کی اور تو نے دودھ و شیر و میری غذا
 مِنَ الْغِذَاءِ لَبَنًا مَرِيًّا وَعَظَمْتَ عَلَيَّ قُلُوبَ الْخَوَاصِ
 بنائی۔ اور تو نے تربیت دینے والوں کو مجھ پر مہرانی کی
 وَكَلَّمْتَنِي الْأُمَمَاتِ الرُّوَاحِمَ وَكَلَّمْتَنِي مِنَ الْهَوَارِ
 تو نے مجھے میری ہی امت کی کنہات میں رکھا۔ اور مات کو کئے والے جنوں
 الْجَارِ وَسَلَّمْتَنِي مِنَ الْوِيَاذَةِ وَالنَّفْصَانِ فَتَعَالَيْتَ
 سے تو نے مجھے محفوظ رکھا۔ تو نے مجھے ہر کی و زیادتی سے سالم رکھا۔ تو ہی ہرگز

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِذَا اسْتَقَلْتُ نَاطِقًا بِالْخَلَامِ

وہتر رہے۔ اسے رحیم و رحمان تھا کہ وہ وقت آیا کہ میں نے بولنا شروع کیا۔

وَأَشْمَتَ عَلَيَّ سَوَائِمَ الْإِنْعَامِ وَرَبِّيتَنِي زَيْدًا فِي كُلِّ

اندازے مجھ پر دافرنیتیں نام کیں۔ تو نے ہر سال اماند کرتے ہوئے میری پرورش کی۔

عَامٍ حَتَّى إِذَا اكْمَلْتَ لِطَرَفِي فَأَعْتَدْتَ لِي زَيْدًا

تھا کہ میری قسمت کامل ہوئی، اور میری قوت اعتدال کو پہنچی۔ تو نے

جَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِأَنَّ الْهَمَمَتْنِي مَعْرِفَتَكَ وَرَبِّيتَنِي

اپنی مہر پر مجھ پر اہم کر کے اپنی جہت مجھ پر اہم کر دی۔

يَعْبَأُ بِحُجَّتِكَ وَأَيُّقِظُنِي لِمَا ذَرَأْتَ فِي سَمَائِكَ

عیب مٹانے کے لیے شکر کو وہ تو نے زمین و آسمان میں پیدا شد

وَأَرْضِكَ مِنْ يَدِ إِلَهِ خَلْقِكَ وَنَبَّهْتَنِي لِشُكْرِكَ وَ

مختلف مخلوق سے مجھے بوجھ کر۔ تو نے اپنے شکر ذکر پر مجھے اگاہ کیا

ذِكْرِكَ وَأَوْجَبْتَ عَلَيَّ طَاعَتَكَ وَعِبَادَتَكَ فَكُنْتُ

اور تو نے اپنی اطاعت و عبادت مجھ پر واجب فرمادی۔ جو کہ

مَاجَاءَتْ بِهَ رُسُلُكَ وَكَشَرْتَ لِي كَقَبْلِي مَوْضِعَاتِكَ

تیرے رسول کے آئے وہ تو نے مجھے سمجھایا اور تو نے اپنی زمین کی قربت کو

وَمَنْتَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ بِعَوْنِكَ وَأُطْفِكَ ثُمَّ
 مجھ پر آسان کر دیا۔ تو نے اپنے لطف و کرم سے ان سب چیزوں میں مجھ پر احسان کیا۔ پھر
 إِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ التُّرَى لَمْ تَرْضَ لِي يَا إِلَهِي نِعْمَةً
 جبکہ تو نے مجھے بہترین خاک سے پیدا کیا۔ اے الہی تو نے فقط ایک ہی نعمت
 دُونِ أُخْرَى وَرَفَقْتَنِي مِنْ أَثْوَالِ الْمَعَاشِ وَصَوَّبَ
 میرے لئے پسند نہیں فرمائی بلکہ کئی نعمتوں کو میرا ذریعہ مآسوس بنایا۔ اور تو نے
 التَّيَّاسِ بِبَيْتِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ
 بڑی ترین منت اور مستقیم احسان کے ساتھ مجھے کئی نعموں کا لباس فاخر
 الْقَدِيمِ إِلَى حَتَّى إِذَا أَقَمْتَ عَلَيَّ جَمِيعَ النِّعَمِ وَصَرَفْتَ
 مع لے لیا۔ حتیٰ کہ تمام نعمتیں کرنے مجھے عطا کیں۔ اور تو نے ہر
 عَنِّي كُلَّ النِّعَمِ لَمْ يَنْتَعِفْ جَهْلِي وَجُرْأَتِي عَلَيْكَ أَنْ
 کہ مجھ سے برطوت کیا تو میری نادانی و دلیری نے مجھے ان چیزوں پر
 وَلَلَّيْتُ إِلَى مَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ وَوَقَفْتُ بِمَا يُبْعِدُنِي
 میری رہنمائی کرنے تو نہیں دیکھتا تھا کہ میں نے جو مجھے قریب کرتی تھی اور تیرے
 لَدَيْكَ فَإِنْ دَعَوْتُكَ أَجَبْتَنِي وَإِنْ سَأَلْتُكَ أَعْطَيْتَنِي
 نزدیک لاتی ہیں اور اگر میں نے تجھے پکارا تو نے مجھے جواب دیا

<http://fb.com/ranajabirabbas>

يَا إِلَهِي بِحَقِّقَةِ إِيْمَانِي وَعَقْدِ عَزَمَاتِ يَقِيْنِي

اے خدایا میں گواہی دیتا ہوں اپنے حقیقی ایسے اور یقین ارادے اور خالص

وَحَالِصِ صِدْقِهِ تَوْجِيْدِي وَبَاطِنِ مَلَكُوْتِ ضِيْرِی

(اقرار) توحید و توحید باطنی اور نور بعصر اندیشانی دلی کسپردن کے

وَعَلَائِقِ مَجَارِئِ نُورِ بَعْرِی وَآسَارِیْرِ صَفْعَةِ حَبِیْبِي

ماثر اور سلسلے سورخ اور ایک کر

وَحُرُوقِ مَسَارِیْرِ نَفْسِي وَخِذَارِیْرِ مَارِیْرِ عَزِیْبِي وَ

آسری زمرہ اور آواز کینچے دالے

مَسَارِیْرِ صِبَاغِ سَنِي وَمَا ضُمَّتْ وَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِ

کالون کے پردے کے ماحول اور آپس میں منسل ہے

شَفَائِي وَحَرَكَاتِ لَفْظِ لِسَانِي وَمَعْرِیْرِ حَلَقِ قَلْبِي وَ

ہرٹ اور وقت تلفظ اپنے زبان کی حرکت اور تالار اور

فَلْکِي وَمَنَابِتِ أَضْوَائِي وَمَسَارِیْرِ مَطْعَمِي وَمَشْرِیْرِ وَ

جڑ کے پوند اور دائروں کے گنے دالے سوڑے اور کمانچے کے اعلان

جَمَالِي أَمْرِي وَبَلَوِي فَارِیْرِ حَبَائِلِ عُنُقِي وَمَا

کے ماحول اپنے منور کائنات کے اتمام اور گہنے ٹون میں سے مجمع دلی نالی کے ساتھ اور

بِسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ تَامُوا صَدِيْقِي وَحَمْدًا لِّحَبِيْبِي وَتَلِيْقِي
 ان چیزوں کے ساتھ جو میرے ہمنام کے غزن کے اندر ہی اور رگس دل اور
 دُرِیَا طِجَابِ قَلْبِي وَآمَلًا وَخَوَاشِيْ كَلْبِي وَمَا حَوْتُهُ
 دل کے پردہ اور سب کے ٹکڑوں کے ساتھ۔ اور اس کے ساتھ
 شَدَائِدُفْ اَصْلَاعِيْ وَجَفَائِقْ مَفَاصِلِيْ وَقَبِيْقِيْ عَوَاسِلِيْ
 جن کو میری ٹیڑھی پسینے گھیر رکھا ہے اور جوڑوں کے بندھنوں اور
 وَاطْوَابِ اَنَابِيْ وَلَحْصِيْ دُكُوْمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ
 کام کرنے والے اعضا اور انگلیوں کے سرسوں کے ساتھ، میرا رُفْتِ رِزْوَانِ
 وَعَصِيْ وَقَصِيْ وَعِظَامِيْ وَنَحْيِيْ وَعُسُوْقِيْ وَجَمِيْعُ جَوَارِيْ
 میرے بال میرا چڑا میرے ٹپے، سیدم ٹیڑھی دیکھ، تمام مڈیاں، میری رخ اور رگس غزن
 وَمَا لَكْسِيْ عَلَى ذٰلِكَ اِيَّامٌ رَّضَائِيْ وَمَا اَقْلَبُ الْاَرْضُ
 میرے تمام اعضا اور ہر کچھ ایامِ طاعت مجھ میں دگرشت و غیرہ، آگاہ ہو کہ زمین نے مجھے
 وَنُوحِيْ وَيَقْطَعِيْ وَسُكُوْنِيْ وَخَرَكَاتِيْ وَكُوْنِيْ وَ
 اٹھایا اور نیند بیلاری و سکونت اور رکوع و سجود کی حرکات کے ساتھ میں گویا دینا ہوں،
 سَجُوْدِيْ اَنْ لَّوْ حَاوَلْتُ وَاجْتَعَدْتُ مَدِيْ الْاَحْصَاءِ
 اگر میری عمر طرقاتی ہر جہت سے اور تمام زمانے میں گردش کرتا رہوں کہ

وَالْأَحْقَابِ كَوُتُّمْ مَتَّاعًا أَنْ أُودِيَ شُكْرُ وَاحِدَةٍ
 تیری نعمتوں میں سے کسی ایک کا شکر ادا کر لوں۔ پھر بھی مجھ میں
 مِنْ أَنْعَمِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ذَلِكِ إِلَّا بِنِعْمَتِكَ الْوَجِبِ
 قدرت نہیں ہے، سوائے تیرے احسان کے جو ہمیشہ تیرا
 عَلَى يَهْ شُكْرُكَ أَبَدًا أَحَدِيْدًا أَوْ ثَمَاءً طَارِفًا عَيْتِيْدًا
 شکر بجالانے کا ایک نیا موجب اور تیری ثناء تازہ کا سبب بنے گا۔
 أَجَلٌ وَلَوْ حَرَضْتُ أَنَا ذَالْعَاوُونَ مِنْ أَنْعَمِكَ أَنْ تُجَيِّ
 ان اگر میں سوچیں کہ لوگوں کے ساتھ مل کر تیرے بے گزشتہ اور
 مَدَى أَنْعَمِكَ سَالِفِهِ ذَالِغِبِهِ مَا حَصَرْنَاهُ عَدَدًا
 اتنے انعامات کا شمار کرنا چاہوں تو پھر بھی تیرے انعامات
 وَلَا أَحْصَيْنَاهُ أَمَدًا أَهْيَ هَاتِ أَهْ ذَلِكِ وَأَنْتَ الْخَبِيرُ
 کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ تو نے اپنی کتاب
 فِي كِتَابِكَ الشَّاطِقِ وَالسَّاءِ الْعَادِقِ وَإِنْ كُنْتُ ذَالْعَاوُونَ
 تافق اور بے ایمان مسدوق ہیں خبر دی ہے کہ اگر تم خدا کی نعمات
 اللَّهُ لَا تُحْصِيهَا صَدَقَ كِتَابُكَ اللَّهُ ذَالْعَادِقِ
 کا شمار کرنا چاہو تو ہرگز شمار نہیں کر سکتے اسے خدا یا تیری کتاب اور تیری خبر ہی ہے

<http://fb.com/ranajabirabbas>

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
 نہ اس کو کسی نے جنم دیا ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ حمد خدا کرتا ہوں
 الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا يُعَادِلُ حَمْدَ مَلَائِكَتِهِ الْمُرَبِّينَ
 جو مقرب فرشتوں اور انبیاء مرسلین کی حمد کے برابر ہے۔
 وَأَنْبِيَآئِهِ الْمُرْسَلِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
 اس کی بہترین عن غلام الانبیاء محمد اور اس کی پاک و صاحب خاص
 النَّبِيِّينَ وَالْإِلَهِ الطَّيِّبِينَ الْمُحْلَصِينَ وَسَلَّم
 آل پر رحمت خدا و درود و سلام ہو

امام کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ الفاظ

زبان پر جاری تھے بھر فرمایا

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَحْسَنَ مَا فِي آثَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسُودُ فِي
 اسے خدا یا مجھے اپنا خاتم بنا دے گرا تجھے دیکھ رہا ہوں اور تیرے کے ساتھ
 بِقَوْلِكَ وَلَا تُشَقِّقْنِي بِمَعْمِيَّتِكَ وَخِدْنِي فِي مَخَائِكَ
 خوشنخت بن دے اور مجھے اپنی صحبت کے ساتھ بد نعت نہ بنا دے میرے تقدیر میں خیر لکھا

<http://fb.com/ranajabirabbas>

الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى أَللَّهُمَّ لَكَ
 ہاں دنیا و آخرت میں سیکر درجات بلند فرما۔ عبادا تو نے مجھے
 الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي سَمِيعًا بَصِيرًا وَلَكَ
 حق کرنے کے ساتھ سب سے بڑا سید بنا دیا ہے یہی تیری ہی حمد
 الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي خَلْقًا سَوِيًّا رَحْمَةً بِئِي
 کرتا ہوں و تو نے اپنی رحمت کے ساتھ مجھے حق فرما کر صحیح و سالم رکھا، اس لئے
 وَقَدْ كُنْتُ عَنْ خَلْقِي غَنِيًّا رَبِّ بِمَا بَرَأْتَنِي فَقَدْ
 تیری حمد کرتا ہوں۔ حالانکہ تو میری خلقت سے بے نیاز تھا۔ لے پروردگار تجھے تیری
 فِطْرَتِي رَبِّ لَأَقْسَأُ نَفْسِي فَإِحْسَنْتَ صُورَتِي رَبِّ بِمَا أَحْسَنْتَ
 اسی قدرت کا واسطہ ہے کہ ساتھ تو نے مجھے پیدا کیا۔ تو نے مجھے اچھی صورت دیکر پیدا کیا۔ تیرے پھر
 إِلَيَّ ذَنبِي لَفْسِي عَاقِبَتِي رَبِّ بِمَا كَلَأْتَنِي وَوَقَّعْتَنِي
 احسان کیا، تو نے مجھے خیر مانیت دی۔ تو نے میری خلالت کی اور توفیق عطا فرمایا
 رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَقَدْ بَرَأْتَنِي رَبِّ بِمَا أَوْلَيْتَنِي
 اور تو نے مجھے نعمت ہدایت سے نوازا۔ خدا یا تو نے مجھے احسان کیا ہر خیر عطا
 وَمِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَعْطَيْتَنِي رَبِّ بِمَا أَطْعَمْتَنِي وَسَقَيْتَنِي
 فرمایا۔ اور تو نے مجھے کھلایا پلایا۔ خدا یا

رَبِّ بِمَا أَغْنَيْتَنِي وَأَقْنَيْتَنِي رَبِّ بِمَا أَعْلَيْتَنِي وَأَعَزَّجَنِي
 تو نے مجھے بے نیاز رکھا تو نے ہی میری حفاظت فرمائی تو نے ہی میری مدد
 رَبِّ بِمَا أَلْبَسْتَنِي مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِي وَكَسَرْتَ لِي مِنْ
 کی اور مجھے عزیز بنایا۔ خدا یا تو نے مجھے حافان لباس سے مزین کیا اور تو نے اپنی
 صُنُوفِكَ الْكَافِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
 صنعت کو میرے لئے ہموار کیا۔ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت بھیج اور
 أَيْمَتِي عَلَى بَوَائِقِ الدُّهُورِ وَصُرُوفِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ
 دن رات کی گردش اور بد زمانے سے مجھے محفوظ فرما۔
 وَتَجَنَّبِي مِنْ أَهْوَالِ الدُّنْيَا وَكُتُبِ الْأَخْصَرِ وَأَكْفَيْتَنِي
 مجھے خطرات دنیا اور آخرت کی گرفتار سے نہوت دے اور
 شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ فِي الْأَرْضِ أَلَسْتُ مَا أَخَافُ
 زمین میں ظالموں کے شر کو مجھ سے دُعا مسترد ما۔ خدا یا جو چیز سے میں ڈرتا
 فَأَكْفَيْتَنِي وَمَا أَخَذَ رُفِيقِي وَفِي كُفْيِي وَوَيْتِي وَأَعْرَضْتَنِي
 ہوں تو ہی نہایت کر ہر نکتہ میں میرے نفس اور دین کی حفاظت فرما۔ حالت
 وَفِي سَكْرَتِي وَأَخْفَيْتَنِي وَفِي أَهْلِي وَمَالِي فَخَلْفَتَنِي
 سمندر میں میری نگہبانی کر میرے اہل و عیال و مال میں تو ہی پائش

وَفِيمَا رَزَقْتَنِي فَبَارِكْ لِي وَفِي نَفْسِي فَذَلِّلْنِي وَفِي عَمَلِي
 بن جواد میرے رزق میں برکت دے مجھے اپنے نفس میں کٹر بنادے یہی لوگوں کا طریقہ
 النَّاسِ فَعَظَّمْنِي وَفِي شَرِّ الْحَيَاتِ وَالْآلِيسِ فَسَلِّمْنِي
 میں مجھے محترم اور جن اور انہی کے شر سے مجھے سالم قرار دے
 وَفِي نَوْمِي فَلَا تَفْضَحْنِي وَفِي سِرِّي فَلَا تُخْزِنِي وَفِي عَمَلِي
 مجھے گناہوں کے سبب سے رسوا نہ کر اور نہ ہی مجھے باطنی دُعا سے عریض
 فَلَا تَبْتَلْنِي وَفِي عَمَلِي فَلَا تُسَلِّبْنِي وَفِي غَيْرِكَ فَلَا تُكَلِّبْنِي
 میں گرفتار نہ فرما اور نہ ہی اپنی نعمات مجھ سے چھیننا، مجھے اپنے غیر کے سپرد نہ فرما،
 إِلَهِي إِلَى مَنْ تَكَلَّمْتُ إِلَى قَدِيبٍ فَيَقْطَعَنِي أَمْ إِلَى بَعِيدٍ
 خدا یا اگر تو مجھے میرے کسی قریب یا کسی دور سے جدا کر دے گا۔ یا کسی قریب کے
 فَيَتَجَهَّمَنِي أَمْ إِلَى السُّتُوفِ فَيَنْفِتْنِي بِي وَأَنْتَ رَبِّي وَهَلِيلُكَ
 سپرد کیا تو وہ ترش روی ہو گا کہ کہے یا وہ مجھے ضعیف سمجھے یہی حال ہوتی ہے میرے رب
 أُمِرْتَنِي أَشْكُو إِلَيْكَ غُرُوبِي وَبُعْدَ دَارِي وَهَوَانِي عَلَى
 میرا کہہ۔ میں اپنی غربت و دوری و دوری اور اس سے جس کو تیرے میرے
 مَنْ مَلَكَتْهُ أُمِرْتُ إِلَهِي فَلَا تَحِلُّ عَلَيَّ غَضَبُكَ فَإِنَّ
 کام پر ملوث کیا ہے، فقط تیرے ہاں شکایت کرتا ہوں خدا یا تو اپنے غضب کو مجھ پر چلا نہ کر

لَمْ تَحْكُنْ فَعَضِبْتَ عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي سُبْحَانَكَ غَيْرُ
مَدَامَ تَبْرَأُ غَضِبَ مُحَمَّدٌ بِرَبِّهِ لَوْلَا أَنَا لَمْ يَكُنْ كَوْنِي بِرَدَاهِ نَبِيٍّ هِيَ
أَنْتَ حَافِيَتِكَ أَوْ سَمِعْتُ لِي فَا سَمِعْتُكَ يَا رَبِّ بِرَبِّكَ وَجْهَكَ
وَأَنْتَ هِيَ تَحْتِمْ نَبِيٍّ هِيَ خَيْرٌ وَأَمَانٌ بِرَبِّهِ لَوْلَا أَنَا لَمْ يَكُنْ كَوْنِي بِرَدَاهِ نَبِيٍّ هِيَ
الْبَيْتِ أَشْرَفَتْ لَهُ الْأَرْضُ وَالسَّمَاوَاتُ وَكُشِفَتْ
فَرْكَرُ جَسَدِ وَجْهِهِ زَيْنُ الدُّنْيَا رُشْدُ بَدَنِهِ وَجْهِهِ هِيَ
بِهِ الْكَلِمَاتُ وَصَلَّمَ عَلَيْهِ أَمْرُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
وَمَوْلَى رُوحِهِ وَجْهِهِ هِيَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ هِيَ
أَنْ لَا تَبِيَّتَنِي عَلَى غَضَبِكَ وَلَا تُنْزِلْ بِي سَخَطَكَ لَكَ
كَادَ يَطْرُقُ دِيَارُكَ كَرَمِي أَفْضَلُكَ كَرَمِي هِيَ
الْحَبْلُ لَكَ الْمُشْبِي حَتَّى تَرْضَى قَبْلَكَ ذَلِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا
كَرِيمٌ بِأَنْزَلِكُ نَبِيٍّ هِيَ نَبِيٍّ هِيَ نَبِيٍّ هِيَ نَبِيٍّ هِيَ
أَنْتَ وَبِئْسَ الْمَلِكُ الْحَدَامُ وَالْمُشْعِرُ الْجَدَامُ وَالْبَيْتُ الْعَبْقُ
كَرِيمٌ بِأَنْزَلِكُ نَبِيٍّ هِيَ نَبِيٍّ هِيَ نَبِيٍّ هِيَ نَبِيٍّ هِيَ
الْبَيْتُ أَخْلَصَتْ الْبِرَّةُ وَجَعَلَتْهُ لِلنَّاسِ مَسَائِلًا مَنْ
وَهُوَ كَرِيمٌ بِأَنْزَلِكُ نَبِيٍّ هِيَ نَبِيٍّ هِيَ نَبِيٍّ هِيَ نَبِيٍّ هِيَ

عَفَا عَنْكَ عَظِيمُ الذُّكُوبِ بِحِلْمِهِ يَا مَنْ أَسْبَغَ
 لے وہ ذات جہاں علم سے گاہ کبیر کو عفو کر دیتی ہے، اسے وہ ذات
 الشَّعْمَاءُ يَفْضِلُهُ يَا مَنْ أَعْطَى الْجَزِيلَ بِكَرَمِهِ يَا عَدْنِي
 کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے نجات کو وسیع کر دیا اور اپنے فیض سے کثرت کے
 فِي شِدْقِي يَا صَاحِبِي فِي وَحْدِي يَا غِيَاثِي فِي مُكْرَبِي
 ساتھ بخشش کی تو ہی میری شدت کو دور کرنے پر آمادہ ہے تو ہی غوثت میں
 يَا وَلِيَّيْ فِي نَعْبَتِي يَا إِلَهِي وَإِلَهَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَ
 نامہ اور گواہی میں وادوں اور میری نعمت کا سر پرست ہے۔ اے میرا اور میرے باپ ابراہیم
 إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَرَبَّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ
 واسمعیل، واسحاق، اور یعقوب کا معبود و اسے جبرائیل و میکائیل و
 وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَإِلَهَ الْمُتَجَبِّينَ
 اسرائیل اور محمد خاتم الانبیاء اور اس کی منتخب آل کے پروردگار
 مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ وَمُنْزِلَ
 توہم تورات و انجیل و زبور اور فرقان اور قرآن، مگر
 كَهَيْهَاتَى وَطَهَ وَلَيْسَ وَالْفُرْقَانِ الْحَكِيمِ أَنْتَ كُنْهِي
 ویس اور مستران حکیم کو نازل کرنے والا ہے۔ جیسا کہ میں جانتے

جِئْتُكَ يَٰمُنِي الْمَلَأْتُ فِي سَعَتِهَا وَتَوَهَّيْتُ فِي الْأَرْضِ
 مجھے عاجز کر دیں۔ اور غرض زمین میرے لئے تھک چکی تو وہیں میری بیاہ
 بِرُحْمِهَا وَلَوْلَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِينَ وَأَنْتَ
 امید ہے۔ اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا اور تیری میری غرض
 مُقِيلُ عَثْرَتِي وَلَوْلَا سَتْرُكَ إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْفُتُوحِينَ
 سے دور کر دیتا۔ اگر تیری طرف سے پرہیز نہ ہوتی تو میں رسوا تھا اور تیری
 وَأَنْتَ مُؤَيِّدِي بِالْقِيَامِ عَلَى أَعْدَائِي وَلَوْلَا نَصْرُكَ
 دشمنوں پر غالب ہونے کے لئے میری نصرت کرنے والا ہے۔ اگر تیری نصرت
 إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْخَالِيَيْنِ يَا مَنْ حَقَّقَ لِنَفْسِهِ
 نہ ہوتی تو میں مغلوب ہو جاتا۔ اے وہ ذات جس نے بندے اور نبی
 يَا تَسْمِيَةَ وَالزَّفَرَ مَا أَوْلِيَا لَكَ بِعَدُوِّكَ يَا مَنْ جَعَلْتَ
 کو اپنے لئے عام کی ہے۔ پس اس کی عزت سے اس کے ادویا جس با عزت ہی
 لَهَا الْمُلُوكُ يَكُونُ الْمَذْلُومُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ ذَهَبُ مِلْفٍ
 لئے وہ جس کے لئے بادشاہوں نے اپنی گولیاں پر ذلت کا جواڑاں رکھا ہے وہ جس کا
 سَطْوَاتِهِمْ خَائِفُونَ يَفْلَسُ عَمَّا يَنْتَهَى الْأَعْيُنُ وَمَا تُخْفِي الصُّلُفُ
 کی عظمت سے ڈرتے ہیں وہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں میں مخفی چیزوں کو

وَعَزِيبٌ مَا تَأْتِي بِهِ الْأُزْمِنَةُ وَالذُّهُورُ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ
 جانتا ہے۔ اور ازل سے دوسرے غائب چیزوں کو جانتا ہے۔ وہ کہے سراس کی کیفیت
 سکتا ہے۔ اَلْهُوَيَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ اَلْهُوَيَا مَنْ
 کو کوئی نہیں جانتا۔ سوائے اس کے اس کو کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے۔
 لَا يَعْلَمُ اَلْهُوَيَا مَنْ كَبِنَ الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ وَسَدَّ
 وہ ذات جس نے پانی پر زمین کا فرش بچھایا اور ہوا کو آسمان پر بند کیا اور جس کے
 الْمَكَامُ يَا بَسْمَاءُ يَا مَنْ لَكَ الْوَمُ الْأَسْدَاءُ يَا ذَا الْعَرْشِ
 بہترین نام میں۔ اے صاحبِ احسان جو
 الَّذِي لَا يَقْطَعُ أَبَدًا يَا مُقَيِّضَ التَّوَكُّبِ لِيُؤَسِّدَ الْبَلَدَ
 ہمیشہ جاری ہے۔ اے وہ ذات جو بیابان میں (حضرت یونس
 الْقَفْرَ وَمُخْرِجَهُ مِنَ الْجَبِّ وَجَاعِلَهُ بَعْدَ الْعُذْرِ دِينَهُ
 کے لئے قافلے کو لانے والی پھر اسے کہ چاہے کھلے دیا اور جس نے بندگی
 مَلِكًا يَا آدَمَ عَلَى يَفْعُولِكَ بَعْدَ أَنْ ابْتَيْضَتْ عَيْنَاكَ
 کے بعد ان کو بادشاہ بنایا اے وہ جس نے یعقوب کے لئے یوسف کو لایا اور
 مِنَ الْحَزَنِ فَهُوَ كَظِيمٍ يَا كَاثِبَ الْمُسْرِ وَالْبُلْغَى
 غم کی وجہ سے یعقوب کی آنکھیں سفید ہو چکی تھیں مگر وہ غم کو پسینہ دلا دیا۔ وہ ذات جس نے

615

فِي يَوْمِهِ يَا كُلُّونَ رِزْقَكَ وَيَعْبُدُونَ غَيْرَهُ وَتَدَّ
 يَانْتِهَ اس کے کائنات کے کھانے والے اور غیر کی عبادت کرنے والے تھے حالانکہ وہ
 حَادُّوْكَ وَنَادُوْكَ وَكَذَّبُوْا رُسُلَكَ يَا اَللّٰهُمَّ يَا اَبَدِيَّةُ
 اس کے مد مقابل بنے ہوئے تھے اور اس کے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے بے خدا
 لَا اِيْدَ لَكَ يَا دَائِمًا لَا تُفَادُ لَكَ يَا حَيًّا حَيِّنَ لَا حَيِّ مَيَّا
 اے خدا اے پیدا کرنے والے تیرا کوئی ہمسر نہیں، تو ہمیشہ ہے تجھے فنا نہیں ہے
 مُخَيِّئِ الْوَفِيِّ يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
 وہ جو اس وقت بھی زندہ ہے جب کوئی بھی زندہ نہ رہے گامے مردوں کو زندہ کرنے والے
 يَا مَنْ تَلَّ لَهُ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْمُرْ مِنِّيْ وَعَظُمْتُ خَطِيئَتِيْ
 اے ہر نفس کو اپنے کئے ہوئے فعل پر احمقینے والا، میری کم نمکری کے باوجود اس نے مجھے غلام
 فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ وَتَاَنِيْ عَلَى الْحَاجَتِيْ فَلَمْ يَشْفُرْنِيْ يَا مَنْ
 نہیں رکھا، اگرچہ میری خطا بزرگ تھی لیکن اس نے مجھے رہا نہیں کیا اس نے مجھے گناہگار
 حَقِيقَتِيْ فِيْ حَيْفَتِيْ يَا مَنْ اُرْقِيْ فِيْ كِبَرِيْ يَا مَنْ اِيَادِيْهِ
 پایا اگر مجھے مٹا دینا کیا اس نے مجھ پر میری حفاظت کی اور بڑھاپے میں مجھے رزق دیا
 بَدُوْنِيْ لَا تُحْصِيْ وَنِعْمَةُ لَا تُحْاَزِيْ يَا مَنْ عَاوَضَنِيْ بِالْغَنِيِّ
 نے وہ جس کے احسان میرے شمار سے باہر جس کی نعمتیں بے بدل ہیں جس نے تیرا احسان

وَارْحَمَنِي وَعَازِضَتَكَ يَا لِسَانِي وَالْجُحْشِي يَا مَنْ هَذَا بِي
 کیا اللہ میرے برائی و عیاق سے کام لیا اے وہ جس نے مجھے ایمان کی ہدایت
 يٰلَيُّمَانٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ أَغْرِفَ مَشْكَرَ الْإِيمَانِ يَا مَنْ
 کہ قبل اس کے کہ میں اس کے احسان کا شکر بجا لاتا میں نے اپنے حالت بیماری
 وَعَوِضَتَكَ مِيرَافَتًا فَشَفَانِي وَعَوِيْلًا فَلَاسَانِي وَحَايَةً
 میں اس کو پکارا تو اس نے مجھے شفا دی میں عرض کیا تھا اس نے لباس دیا، بھوکا تھا
 فَأَشْبَعَنِي وَطَشَانًا فَأَادَرَانِي وَذُلِيلًا فَأَعَزَّنِي وَحَاجِلًا
 اس نے مجھے سیر کیا، نہیں پیسا تھا اس نے سیراب کیا میں کمتر تھا اس نے عزت دی، میں
 فَتَوَدَّعَنِي وَفَرَحَنِي أَفَلَمْ يَجْعَلْ دُعَايَا ضَعْفِي فِي دُمُوقَلَا فَأَعَزَّنِي
 جاں تھا اس نے مفرقت دی، میں اکیلا تھا اس نے کثرت دی، دور تھا اس نے لگایا
 وَكَثُورَةً فَتَوَدَّعَنِي وَغَنِيًّا فَكَلَّمَ يَسْلَبِي وَأَمْسَكَتُ عَنْ
 میں تنگ مت تھا اس نے غنی بنایا، میں نے نصرت چاہی اس نے نصرت دی مجھے ثروت
 جَبِينِمْ وَأَبْلَسَ فَبَلَبَهُ أَفْنَى فَلَمَّا الْعَمْدَ وَالشُّكْرَ يَا مَنْ أَقَالَ
 لہذا چین میں ان تمام اشیاء سے محبت ہے اس نے ہموار کیا وہ جس نے میری فقر سے
 عَلَوِيَّ وَكَلَّمَنِي سَكْرَتِي وَأَجَابَ دُعَايَايَ وَسَقَرَتُ عَفْوَ رِقِي
 دور کر دیا اس نے میری گرفتاری کو برطرف کیا اور میری دعا کو قبول کیا، میرے عیب کو

وَعَفَرُ دُنُوْنِي وَبَلَّغْنِي طَلِيْقِي وَنَصَرْنِي عَلَى عَدُوْنِي
 چھاپا۔ میرے گناہوں سے بچاؤ دے اور میرے دشمن پر میری نصرت کی فرما
 وَإِنْ أَعَدَّ يَنْفَعَكَ وَمِنْكَ نَصْرًا يَمْنَحُكَ لَا
 لئے عہد و ٹکڑے اگر تیری نعمت و احسان اور اچھی بخشش کو شمار کرنا چاہوں تو شمار نہیں کر سکتا۔
 أَحْصِيْهَا يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَنْعَمْتَ
 سہ مرا تو نے ہی احسان کیا ہے تو نے ہی مجھے نعمت سے نوازا تو نے ہی احسان کیا تو نے
 أَنْتَ الَّذِي أَحْسَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَحْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي أَفْضَلْتَ
 مجھے نیک رفتار بنایا۔ تو نے ہی مجھے نصیحت دی۔ تو نے مجھے کمال بنایا۔
 أَنْتَ الَّذِي أَكْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي رَزَقْتَ أَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتَ
 تو نے ہی مجھے روزی دی تو نے ہی مجھے توفیق دی تو نے ہی مجھے
 أَنْتَ الَّذِي أَنْعَمْتَ أَنْتَ الَّذِي أَغْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَوْثَقْتَ
 عطا کیا۔ تو نے مجھے غنن بنایا تو نے میری حفاظت کی۔ تو نے ہی
 أَنْتَ الَّذِي كَفَيْتَ أَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَ أَنْتَ الَّذِي عَصَمْتَ
 مجھے نہاد دی تو نے ہی میری نجات کی، تو نے مجھے ہدایت کی تو نے مجھے بچایا۔
 أَنْتَ الَّذِي سَكَّرْتَ أَنْتَ الَّذِي عَفَوْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقْلَمْتَ
 تو نے میری پردہ پرش کی، تو نے ہی مجھے معاف فرمایا۔ مجھ سے تو نے درگزر کیا
 أَنْتَ الَّذِي مَلَكْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعَزَّزْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعْتَمَدْتَ أَنْتَ الَّذِي
 تو نے ہی مجھے قلم بنایا تو نے ہی مجھے عزیز بنایا تو نے ہی میری مدد کی تو نے ہی میری

عَصَدْتُ أَنْتَ الَّذِي أَيْدَيْتَ أَنْتَ الَّذِي لَعَنْتَ أَنْتَ الَّذِي شَقَّيْتُ

ہاتھ پکڑا کر تھے ہی میری تائید کی تونے ہی لعنت کی ، تونے ہی مجھے شقا بنائی

أَنْتَ الَّذِي عَاقَبْتِ أَنْتَ الَّذِي أَلْوَمْتِ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتِ

تو نے مجھے عاقبت کی ، تو نے مجھے غرت دی تو بڑی برکت و رفعت والا ہے ، بیشک تیری ہی

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَا فَلَا تُكْرِهُوا وَاصْبِرُوا أَبَدًا شَعْرًا أَفْأَيَا إِلَهِي الْمَعْرُوفِ

حمد اور تیرا ہی شکر ابد است ہے ، اس جس کے بعد اے خدا یا میں اپنے گناہوں

يَذُنُونِي فَأَعْتَرُهَا لِي أَنَا الَّذِي أَسَأْتُ أَنَا الَّذِي أَخْطَأْتُ

کا معترف ہوں مجھے بخش دے۔ میں نے معصیت کی میں نے خطا کی ۔

أَنَا الَّذِي جَحَلْتُ أَنَا الَّذِي جَهَلْتُ أَنَا الَّذِي عَفَلْتُ أَنَا الَّذِي

میں جاہل ہو کر کر رہا ہوں جاہل ہوں ، میں نہیں جانتا ہوں ، میں غلط کر رہا ہوں

سَهَوْتُ أَنَا الَّذِي اعْتَمَدْتُ أَنَا الَّذِي تَعَمَّدْتُ أَنَا الَّذِي

گرنے والا ہوں ، میں اعتماد کر رہا ہوں ، میں ہیچ تھا کرتا ہوں ، میں

وَعَدْتُ أَنَا الَّذِي أَخْلَفْتُ أَنَا الَّذِي نَكَلْتُ أَنَا الَّذِي أَدْرَسْتُ

وعدہ خلاف ہوں ، میں نے پیمانہ کو توڑا اور میں نے انکار کیا

أَنَا الَّذِي اعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي هَلَى وَعِندِي وَالْجَوْدُ بِذُنُوبِي

تیری نعمت جو مجھ پر ہے ان کا میں اعتراف کرتا ہوں ۔ میرے گناہ کا جو بوجھ ہے

فَأَعْفِرْ هَالِي يَا مَنْ لَا تَصْرُكَ ذُنُوبُ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفِيُّ
 قریبی مجھے بخش دے، اے وہ ذات جس کو بندوں کے گناہ معز نہیں مٹا دیتا اور وہ ان کی آفات
 عَنْ طَاعَتِهِمُ وَالْمُؤَفَّقُ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْهُمْ
 سے مستفی ہے۔ وہ اپنی نصرت و رحمت کے ساتھ نیک اعمال کی توفیق دیتے ہیں۔ اے میرے
 سَمْعُونِي وَرَجِمْتِهِ فَلَاكُ الْحَمْدُ إِلَهِي وَسَيِّدِي
 معبود اے میرے سردار میرے لئے حمد و ثناء ہے۔ الہی تو نے مجھے
 يَا إِلَهِي أَمَرْتَنِي فَعَصَيْتُكَ وَنَهَيْتَنِي فَأَزْتَكِبْتُ نَهْيَكَ
 حکم دیا میں نے نافرمانی کی، تر نے مجھے منع فرمایا میں نے تیری نہی کا مرتکب ہوا۔ اس
 فَأَصْبَحْتُ لَا ذَا بَرَاءَتِي فَأَعْتَذَرَ وَلَا ذَا فُوقِ
 حالت میں میں میں گناہوں سے بری نہیں ہوں کہ یہاں پیش کروں اور نہ ہی قوت
 فَأَنْتَصِرَ فَيَأْتِي شَيْءٌ أَسْتَقْبِلُكَ يَا مَوْلَايَ أَبَسْمِي
 رکھتا ہوں کہ غالب آؤں پس کیا اے کر تیرے سامنے آؤں اے میرے مولا
 أَمْ بِبَصَوْنِي أَمْ بِبِلْسَانِي أَمْ بِسَيِّدِي أَمْ بِرُجُلِي أَلَيْسَ
 کیا میں کان یا آنکھ یا زبان یا ہاتھ یا پاؤں کے ذریعے تیرے سامنے
 كُلُّهَا يَعْظَمُ عِنْدِي وَيَكْبُرُ عَائِصِيكَ يَا مَوْلَايَ
 آسکتا ہوں کیا تیری سب نعمتیں میرے پاس نہیں ہیں، باوجود ان کے نافرمان ہوں

<http://fb.com/ranajabirabbas>

لَمْ أَعْمَلْ سُوءًا وَمَا عَسَى الْعُجُودُ وَلَوْ جَعَدْتُ
 کیا اور نہ ہی بد اعمال سے انکار ہے۔ اے مولا اگر میں انکار کروں تو میرے لئے ناز و نند
 يَا مَوْلَايَ يَنْفَعُنِي كَيْفَ وَآتَى ذَٰلِكَ وَجَدَ حَيًّا كُلُّهَا
 نہیں ہے۔ میں کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ حالانکہ میرے تمام اعضاء زندہ ہیں جو کہ
 شَهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا قَدْ عَمِلْتُ وَعِلْمُتُ يَقِينًا
 میں نے کیا ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ٹک نہیں ہے۔ تر
 غَيْرُ ذِي شَيْءٍ أَنْتَ سَائِلِي مِنْ عَظَائِمِ الْأُمُورِ
 بزرگ کاموں کے متعلق مجھ سے سوال کرے گا تو ماحکم مادل ہے ،
 وَأَنْتَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الَّذِي لَا تَجُورُ وَعَدْلُكَ
 ظلم نہیں کرتا۔ - نسیری عدالت مجھے ہاک
 مُفْلِكِي وَمِنْ كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبٌ فَإِنْ تُعَذِّبْنِي
 کرنے والی ہے تیری ہی عدالت سے بھاگتا ہوں۔ اے خدا اتم
 يَا إِلَهِي قَدْ كُنْتُ بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ وَإِنْ تَعَفُّ
 محبت کے بعد تیرے اگر عذاب دے گا تو میرے ہی گناہوں کی ثامت ہے۔
 عَنِّي فَيَجْلِبِكَ وَجُودُكَ وَكَوْنُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اور اگر توجہ سکھائے کہے تو تیرے علم وجود اور کرم کا نتیجہ ہوگا۔ تیرے سوا کوئی ہو

أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
 تیسرے۔ تیری ذات منور ہے۔ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ تیسرے
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ السَّافِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں تجھ سے دُعا ہوں بس تو ہی معبود ہے۔
 سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُتَخَذِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 تو ہی پاک ہے میں غلو کا طالب ہوں تو معبود حقیقی ہے تو ہی پاک ہے میں تیری دُعا
 سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَالِعِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 کا اقرار کرتا ہوں، تیسرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی پاک ہے میں تجھ سے دُعا ہوں بس تو ہی
 سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْوَحِلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 معبود ہے تو ہی پاک ہے میں تجھ سے خائف ہوں، تو ہی معبود ہے تو ہی پاک ہے میں تو
 سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرُّجُلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
 امیڈاؤں سے ہوں تو ہی معبود تو ہی پاک میں نصیرا ہی مشتاق ہوں۔
 إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْغَافِلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
 تیسرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں غافل کرنے
 إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهْلِكِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
 والا ہوں۔ تو ہی معبود تو ہی پاک، میں تو سب کو ہوں

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الشَّاكِلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
تو معبود ہے۔ تو ہی پاک ہے میں تسبیح کرنے

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
والا ہوں۔ تو ہی معبود۔ تو ہی پاک

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُكْذِبِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
میں تو کبیر کہنے والا ہوں۔ تو ہی معبود ہے تو ہی پاک ہے

رَبِّ وَرَبِّ آبَائِي الْأَوَّلِينَ اللَّهُمَّ هَذَا شَأْنِي بِكَ
تو میرا اللہ میرے ہمیشہ پدران کا پالنے والا ہے۔ خدایا میں تیری ہی شتا

مُجِدِّدًا وَإِخْلَاصِي لِذِكْرِكَ مُوجِدًا وَإِقْرَارِي
کرتا ہوں۔ میں اعلاص کے ساتھ تیری توحید کا ذکر کرتا ہوں، تیری نعمات کا اقرار کرتا

بِالْآيَاتِ مُعَدِّدًا وَإِنْ كُنْتُ مُقِرًّا بِكَ لَمْ أُحْصِهَا
ہوں، ان کو شمار کر کے، اگرچہ مقرر ہوں کہ میں ان کو شمار نہیں کرتا، ان کی کثرت، فزاد اللہ

لِكثْرَتِهَا وَسُبُوحُهَا وَتَقَاهُ رُحَاهَا وَتَقَادِمُهَا إِلَى حَادِثٍ
اجتماع اور ان کی ابتداء میرے اوپر ہمیشہ رجبی نام کے ساتھ سابق کی جیسے جو تو

ثَالِمٌ تَذَلُّ تَتَعَمَّدُ فِي يَمِّهَا مَعَهَا مِنْذُ خَلَقْتَنِي وَبَرَأْتَنِي
میری ابتدا و عمری سے یعنی جبکہ تو نے مجھے پیدا اور خلق فرمایا مجھ پر کہ اے نبی مجھے نادار سے

مِنْ أَوَّلِ الْعُسْرِ مِنَ الْإِغْنَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشَفِ
 بے پردہ رکھنا، مجھے تنگ دیکھ کر دودھ کرنا سہولت کے اسباب سمجھا کرنا اور سختی
 الْعُسْرِ وَكُسَيْبِ الْيُسْرِ وَذَوِ الْعُسْرِ وَتَفْرِئِهِ الْكَرْبِ
 کو دور کرنا، گرفتاری کو برطرف کرنا، بدن کو صحت یاب کرنا
 وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ وَكَوْزُودِنِي
 اور دین کو سالم رکھنا۔ اگر تمام عوالم کے تمام
 عَلَى قَدَرٍ وَكَرْبِي نَعْمَتِكَ جَمِيعُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ
 اولین و آخرین میرے ساتھ ہو کر میری نعمتوں کا شاکر کریں
 وَالْآخِرِينَ مَا قَدَّرْتُ وَلَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ كَقَدَّسَتْ
 تو نے مجھ میں شمار کی قدرت ہے اور وہ ان میں سے اے کریم
 وَتَعَالَيْتَ مِنْ رَبِّ كَرِيمٍ عَظِيمٍ رَحِيمٍ لَا تَخْطِئُ
 اور عظیم و عظیم پروردگار تو ہی پاک اور بہتر ہے
 الْأَوَّلُ وَلَا يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ وَلَا تَعَالَى نَعْمَاؤُكَ صَلِّ
 تیری نعمتوں کا شمار نہیں ہے۔ تیری حمد و ثناء بھی کی جاسکتی دیر پا رہے گا
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْتُمْ عَلَيَا نِعَمِكَ وَ
 بدلا دیا جاسکتا ہے۔ تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور اپنی نعمت ہم پر تمام کر

أَسْعِدْنَا بِطَاعَتِكَ سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ

اور ہمیں اپنی اطاعت میں سعادت عطا فرما۔ تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں

إِنَّكَ تَجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الشُّوْعَ وَتُعْثِقُ الْكَرْبَ

اے خدا یا تو بے چاروں کو جواب دیتا ہے تو ضرر کو دور کرتا ہے، تھی گزندیں

وَتَكْشِفُ الشَّقِيقَ وَتُعْثِقُ الْفَقِيرَ وَتَجْبِرُ الْكَبِيرَ وَتُكْرِمُ

کو بڑھوں کرتا ہے۔ تو مرہوں کو شاد دیتا ہے، تو غیر کو غنی کرتا ہے تو لگتے کو جوڑتا ہے۔

الصَّغِيرَ وَتُعْثِقُ الْكَبِيرَ وَكَيْسَ ذُو نَكَاطٍ هَيْئًا لَا فَرْقَ

چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی تک کرتا ہے، تیرے سوا کوئی پست پناہ نہیں، تیرے اور کوئی

قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ الْمَكْبُولِ

تو در نہیں تو ہی اعلیٰ اور بزرگ ہے۔ اے قیدی کو آزاد کرنے والے، اے

الْأَسِيرِ يَا زَارِقَ الْوَيْلِ الصَّغِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَالِفِ

چھوٹے بچے کو روزی دینے والے، طے غوث زدہ پناہ گیر کو پانے والے

الْمُسْتَعِينِ يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا ذَرِيَّةَ عَلَيْهِ خَلَّدْ

اے کثیر الکرل شریک ہیں اور نہ ہی کوئی ذریعہ ہے۔ تو عود ال محمد

وَالْأَهْلَ الْمُحْسِنَ وَأَعْطِنِي فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ أَفْضَلَ

پر رحمت عطا فرما، اس شب کو تو مجھے بہتر عطا فرما، اس سے جو

مَا أَعْطَيْتُمْ وَأَنْتُمْ أَعْدَاؤُكُمْ مِنْ نِعْمَةِ تُولِيَهَا

ترجمہ اپنے بندوں میں سے کبھی کوئی عداوت نہیں ہے۔ یعنی وہ نعمت جو تو نے

وَالْأَنْفِ حَقِيقَةً هَذَا وَبَلِيَّةٌ لِمَنْ يَرْكَبُهَا وَكَذِبَتْ تَكْشِفُهَا وَ

کہتا ہے اللہ وہ نعمتیں جو تازہ کرتا ہے اور تو جیسے رکھتا ہے اور اگر تو قاری کو بظن

وَقَوَّةٌ تَسْمَعُهَا وَحَسَنَةٌ تَتَقَبَّلُهَا وَسَيِّئَةٌ تَتَعَمَّدُهَا

کہتا ہے اور وہ ماکر کہتا ہے اور نیکی کو قبول کرتا ہے اور برائی کو چھپاتا ہے۔

إِنَّكَ تَلْفِظُهَا لَشَاءٍ خَيْرٌ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَفِدْنٌ

بے شک تو لفظیں ہے تو ہر شے سے آگاہ ہے تو ہر چیز پر قادر ہے۔

لَهُمْ ذَلِكَ أَهْوَابُ مَنْ دُحِيَ وَأَسْرَعَ مَنْ أَمَابَ

لے غلبا تو ہر کام سے جلدی دے سے نزدیک تم ہے اور ہر قبول کرنے والے سے

وَأَصْرَمُ مَنْ عَقَى وَأَسْرَعَ مَنْ أَعْطَى وَأَسْمَعُ مَنْ

جلدی قبول کرتا ہے، تو ہر گزور کرنے میں کہیں تو ہے۔ ہر دینے والے سے

سُئِلَ يَا رَحْمَتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمُهُمَا لَيْسَ

تو زیادہ دینا ہے اور ہر مسئلہ سے زیادہ سننے والا ہے۔ لے دنیا و آخرت کو بخشے والے اور

صَحْبُكَ مَنْ سَأَلَ وَلَا سَأَلَكَ مَا لَمْ يَسْأَلْكَ فَكَيْفَ تَقْضِي

ہر مان تیرا دل کوئی مسئلہ نہیں تیرے سوا کسی پر امید نہیں ہے۔ میں نے تجھ پر راز کرنے

وَسَمَّلْتُكَ فَأَعْطَيْتَنِي وَرَغِبْتُ إِلَيْكَ فَجَعَلْتَنِي
 جُزْأً دِيَا، میں نے نکالنے کے عطا کیا، میں تیری طرف راغب ہوا تو نے جسم کی
 وَدَقِئْتُ بِكَ فَجَعَلْتَنِي وَفَضَّلْتَ إِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِي
 میں نے تجھ پر اعتماد کیا تو نے نہایت دی، میں تیری طرف ہراساں ہو کر آیا تو نے کمائی کی
 اللَّهُمَّ فَصِّلْ عَلَيَّ مُحَمَّدًا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ وَنَبِيَّكَ
 اے خدا تو اپنے بندے اپنے رسول اور نبی محمد اور اس کی تمام پاک پاکیزہ
 وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَبَدَّلْنَا
 آل پر رحمت نازل فرما۔ تو اپنی نعمتوں کو ہم پر تمام
 نِعْمَاتِكَ وَهَيِّئْ لَنَا عَمَلَكِ وَالْثَبَاتُ لَكَ شَاصِرِينَ
 کر دے۔ تو اپنی عطا کر خوش گوار کر دے۔ تو ہمیں شکر گزاروں اور
 وَلَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ ذَاكِرِينَ آمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ
 اپنی ہر بانی کا ذکر فرما دے آمین آمین اے دو جہاں کے مالک۔ اے خدا
 يَا مَنْ مَلَكَ فَقْدَرٌ وَقَدَرٌ فَقَهْرٌ وَعُظْمَى فَتَرَوُاسْتَقْبَلِي
 تو ملک و تقدیر ہے اور قادر و قہار ہے۔ ہماری نافرمانی پر پردہ ڈالنا ہے۔ تو طلب
 فَغَفَرَ يَا غَايَةَ الظَّالِمِينَ الرَّصِيَّةِينَ وَمُشْتَهَى آمِلِ الْعَالَمِينَ
 مغفرت کو بخش دیتا ہے توہم طلب کی انتہا ہے۔ تلامبہ داروں کی انتہا کی طرف ہے

يَا مَنْ أَحْكَمَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَبَسَّحَ السَّمَوَاتِ
تَبَّحَ طَمَعُ مَنْ كَرِهَ الْإِسْلَامَ - ہر دہشت و طمع میں تو نے ہر توبہ مانجھ
رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَجَلَسْنَا لِلْهُدَى الْكَانَتْ نَوَاجِدُ الْيُكُفِ فِي
دائے گمراہی و گمراہی سے خدا یا ہم تیری طرف متوجہ ہیں۔ اسی لائے
هَذَا الْعَرِشِيَّةِ الْإِلَهِيِّ شَرَفَتُنَا وَعَظَمَتُنَا بِسَحْنِ
میں جس کو تو نے شرف و بزرگی عطا فرمائی ہے تجھے عظمیٰ و عظیمیہ دے
نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَأَمِينِكَ عَلَى
کمر جو تیرے نبی و رسول و خیر و خیرات سے بزرگ و تیری وحی کے امین و بشیر و نذیر
وَعَيْتِكَ الْبَشِيرِ الْبَشِيرِ السَّارِجِ الْمُبِيرِ الْوَحْيِ أَنْعَمْتَ
اور سراج و میر ہیں۔ جس کے ذریعے تو نے مسلمان پر نعمت تمام
بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَجَعَلْتَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ
کی، جس کو تو نے دو جہان کے لئے رحمت بنایا اسے اللہ و عسدر و ان کو
عَلَى مُجَسَّدِ دَالِ مُعْتَمِدٍ مَعْنَاهُ حَمْدُ أَهْلِ لَذَائِكَ
پر رحمت نازل فرما بھیجے کہ وہ اس کے اہل ہیں۔ اے بزرگوار
مِنْكَ يَا عَظِيمَ فَصِّلْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْمُتَتَجِبِينَ
تو ان پر اللہ ان کی تمام اہل نجیب اللہ پاک و پاکیزہ پر رحمت بھیجے،

الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَعَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا
 ہمیں اپنے دامن مغفرت میں چھپائے۔ تیری ہی طرف مختلف زبان میں
 فَالَيْكَ عَجَبُ الْأَصْوَاتِ بِصُوفِ اللِّغَاتِ فَاجْعَلْ
 آوازوں میں بلند ہیں۔ پس اے اللہ اس رات میں اس ٹکڑے
 لَنَا الْهَدْيَ فِي هَذِهِ الْعَشِيَةِ نَحْيِيًا مِنْ كُلِّ حَيْرٍ
 ہمارا حصہ بھی مقرر فرما جو تو اپنے بندوں میں تقسیم کرتا ہے۔
 نَفْسُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ وَتُوِّرْ تَهْدِي بِهِ وَرَحْمَةً
 اور اس نور سے جس سے تو ہدایت کرتا ہے اور رحمت سے جو تو ہدایت
 تَنْشُرُهَا وَبَرَكَاتٍ تَنْزِلُهَا وَعَافِيَةٍ تَجْلِيهَا وَرِزْقٍ
 ہے اس برکت سے جسے تو نازل کرتا ہے اور اس عافیت سے جس سے تو مہربانی
 تَبْسُطُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ أَقْلِبْنَا فِي هَذَا
 ہے اور اس رزق میں سے جسے تو پہنچاتا ہے اسے سب سے زیادہ رحم کرنے والے
 الْوَقْتُ مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ غَائِبِينَ وَلَا
 عذاب اس وقت تو ہمیں کامیابی و نجات و توبہ قبول عمل اور غنیمت کے ساتھ پہنچائے ہمیں
 تَجْعَلْنَا مِنَ الْمُنَاطِبِينَ وَلَا تُخْلِنَا مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُخْزِنَا
 ناسیدوں میں سے قرار دے اپنی رحمت سے ہمیں ظالمی زکوہ اور اپنے فضل و

مَا نُوَدُّهُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُومِينَ
 کرم سے ہمیں محروم نہ فرما میں اپنی رحمت سے محروم نہ فرما۔ جس
 وَلَا يُفْضِلْ مَا نُوَدُّهُ مِنْ عَطَايِكَ فَإِنَّا طِينٌ وَلَا تَرْقُتْنَا
 بخشش کی ہم امید رکھتے ہیں اس سے ناامید نہ مسمدا۔ توہیں ناکام نہ
 خَائِبِينَ وَلَا مِنْ بِلَايِكَ مَطْرُودِينَ يَا أَجُودَ الْأَجُودِينَ
 اور نہ اپنے دروازے سے ہمیں ماند دے اے سب سے زیادہ سخاوت اور ملین
 وَأَكْثَرُ الْأَكْثَرِينَ إِلَيْكَ أَقْبَلْنَا مُوقِنِينَ وَلَيْسَ لَكَ
 دُکرم کرنے والے ہم اعتقاد کے ساتھ تیری طرف بڑے ہیں تیرے بیت
 الْمَعَادِ أَوْفِينَ فَاصْبِرْ عَلَيْنَا عَلَيْنَا عَلَى مَنَاسِيحِنَا وَأَكْمِلْ لَنَا
 الحرام کا تمہارے واسے ہیں توہیں ہمارے اعمال میں مدد فرما توہیں
 حَجَّتْنَا وَاعْفُ عَنَّا فَإِنَّا قَدْ مَدَدْنَا إِلَيْكَ أَيْدِينَ
 جگہ کو کان کر رہے ہیں معاف کرنے میں خیریت عطا فرما ہم نے داغ معصیت
 فَبِأَيِّ بَذْلَةٍ إِلَّا عِزًّا مَوْسُومَةً اللَّهُمَّ فَاعْظِنَا فِي
 دے اے تیری طرف جس کے ہیں۔ اے خدایا اس بات کو ہمیں عطا فرما،
 هَذَا الْعِيشَةِ مَا سَأَلْنَاكَ وَالْآخِرَةِ مَا سَأَلْنَاكَ فَلَا
 جس کا ہم نے سوال کیا، جو کہ ہم نے جاہلہ لطف فرما۔ تیرے سا

كَالْيَسَاءِ الْكَافِيَةِ لَنَا غَيْرُكَ مَا فِدَرْنَا حَمْدَكَ
 ہماری کوئی کفایت کرنے والا نہیں تیرے سوا کوئی پہلے والا نہیں۔ تیرا حکم
 مُحِيطٌ بِمَا عِلْمُكَ عَدَلٌ فِينَا قَضَاؤُكَ إِقْبَضُ لَنَا الْخَيْرَ
 جاری ہے تیرا علم ہم پر جاری ہے۔ تو ہمارے فیصلے میں عدالت کرتا ہے ہیں خیر عطا فرما اور
 وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ اللَّهُمَّ أَوْجِبْ لَنَا بِجُودِكَ
 ہمیں الٰہی خیر میں سے قرار دے۔ اے خدا! اپنے جود و کرم کے ساتھ ہمارے
 عَظِيمَةِ الْأَجْرِ وَكِرَامِ الدَّخْرِ وَدَوَامِ الْبُخْسِ وَتَعْمُرْ لَنَا
 لئے والہما و سائش اچھے وغیرہ اور اجر منعم کو لازم قرار دے تو ہمارے سب گناہوں کو
 ذُرُوبَنَا أَجْمَعِينَ وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِينَ وَلَا تُصِرْ
 بخش دے تو ہمیں ہلاک نہ فرما اپنے لطف و کرم و کرم سے دور نہ فرما اے
 عَنَّا أَرْقُتْكَ وَرَحِمْتَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 زیادہ رحم کرنے والے خدا یا اس وقت ہمیں ان لوگوں
 اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِي هَذَا الْوَقْتِ مِنْ سَائِلِكَ فَأَعْظِيتَهُ
 میں سے قرار دے جو تجھ سے سوال کریں تو تو عطا کرتا
 وَشَكَرَكَ فَيَرْفُثُهُ وَتَأْتِيكَ إِلَيْكَ فَقِيلَتْهُ وَتَمْتَلِكُ إِلَيْكَ
 ہے اور شکر کرتے ہیں تو تو زیادہ دیتا ہے جنہوں نے توہم کی تڑپنے میں

مِنْ ذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَاغْفِرْهَا لَهٗ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

کیا اور جہاں نے اپنے تمام گناہ سے برائت کی تو تم نے بخش دیا ہے صاحب

الْمَلِكِ وَلَقْنَا وَاسِقَةً ذُنُوبِنَا وَقَبِلَ لَنَا غُفْرَانًا يَا خَيْرَ مَنْ

جہاں و کلام کے خدا ہیں پال کر ہماری دہریہ کا گناہ داری غاری کو قبول فرمائے تمام

سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتُجِبَ يَامَنِي لَا يَخْفَى عَلَيْهِ

سُئِلَ سے افضل ہے زیادہ رحم کرنے والے ہے وہ ذات جس پر یوں کا مقول ہوتا

إِنَّمَا هُوَ الْجَوُّوِي وَاللَّهُ الْعَلِيُّوِي وَلَا مَا اسْتَقَرَّ

بہی معنی نہیں ہے۔ اور وہی آسمانوں کا چھپکا ہوا معنی ہے، نہ پردہ میں کوئی شے

فِي الْكَشْفِوِي وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُخْتَمَرَاتُ الْقُلُوبِ

پہچیدہ ہے اور نہ ہی دلوں کا مجید مخفی ہے۔ وہ تمام چیزیں تیرے

الْأَعْلَى مَا لَكَ قَدْ أَخْصَاءُ عِلْمُكَ وَوَسِعَتْ حِلْمُكَ سُبْحَانَكَ

علم میں محدود ہیں ان کو تو علم کے بحر ہے تو بالکل ہے تو بلند ہے۔ ان تمام

وَعَالِيَتِ عَمَّا يَقُولُوْنَ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيرًا نَسْتَبِيعُ

استیاد سے جو غلام تو کہتے ہیں۔ مافوق آسمان اور

لَكَ السَّنَوَاتُ السَّبْعِ وَالْأَرْصُوفُ وَمَنْ فِيهِمْ وَإِنْ مِنْ

زمینیں اور جو کہ ان میں ہے تیری ہی تسبیح کہتے ہیں۔ ہر شے تیری

شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَعَلَوُ
 سُبْحِ كَرْتِي هے تیرے لئے حمد و بزرگی و بلند مرتبہ ہے، اے
 الْعَبْدُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ وَالْإِيلَافِ
 صاحب جلال و اکرام نفسِ دہقان اے صاحب عطیہ
 الْإِحْسَامِ وَأَنْتَ الْعَبَادُ الْكَرِيمُ الزَّوْءُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ
 بزرگ توجہ و ادو کریم اور مہربان و رحیم ہے۔ خدایا
 أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْجَلَالِ عَافِيَّتِي يَدَيَّ وَدِينِي
 اپنا جلال رزق میرے لئے وافر کرے اور میری دھن کو حفاظت رکھ
 وَأَمِنْ خَوْفِي وَأَعِزَّنِي رَقَبَتِي مِنَ الشَّارِ اللَّهُمَّ لَا تَسْكُرْنِي
 مجھے امن میں رکھ میری گردن کو جہنم سے آزاد کرے، خدایا مجھے مکر کا بدلہ
 وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي وَلَا تَخْذَعْنِي وَادْرُدْ عَنِّي شَرَفَ فَقَةٍ
 بزدل سے اور مجھے استدرج میں مبتلا نہ کر اور مجھ سے فساد و فتنہ کے
 الْبُحْنِ وَالْإِلَافِ -
 بڑھ کر دینے فرمائے۔
 ✽ اس کے بعد امام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کیا آنکھوں سے آنسو
 جاری تھے اور باوازا بلند فرمایا۔

يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ الْبَصِيرِينَ يَا أَسْرَعَ
 لِي سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ شَرِيكٌ فِي عِلْمِكَ
 الْخَاسِيَةِ وَالْأَعْمَادِ الْوُجُوهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ لِي نِزَاهٍ رَحِمَ كُنْتَ دَلَّ تَوَكُّدَ دَلَّ تَوَكُّدَ دَلَّ تَوَكُّدَ
 مُحَمَّدٍ الشَّادِقِ الْيَمِينِ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ حَاجَتِي الَّتِي
 مَا بَانَ بَرَكَةُ مُرَارِي - خدایا میں تجھ سے حاجت طلب کرتا ہوں
 اِنِّ اَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَعْزُؤْنِي مَا مَنَعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا
 كَرَّرْتَنِي نَبِيٍّ كَوْنِي تَوَكُّدَ دَلَّ تَوَكُّدَ دَلَّ تَوَكُّدَ
 لَمْ يَعْزُؤْنِي مَا مَنَعْتَنِي وَأَسْأَلُكَ فِي حَقِّكَ قَبِي
 بُدِي زَكِيٍّ تَوَكُّدَ دَلَّ تَوَكُّدَ دَلَّ تَوَكُّدَ
 مَعَ الشَّارِ لَإِلَهِ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ
 کہ میری گروہ کو ہم ہے اُنہ کو ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو کہتا ہے تیرا
 الْمَلِكُ ذَلِكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 کوئی شریک نہیں ہے، ملک تیرا ہے، حمد و ثناء تیرے لئے ہے لے رب کے
 يَا رَبِّ يَا رَبِّ
 پر مددگار تو ہر شے پر قادر ہے

زیارات درمکہ معظمہ

جنت المعلیٰ (شعب ابیطالب) میں بزرگان اسلام کی قبور میں وہاں
جا کر ہر ایک بزرگ کی زیارت پڑھیں۔ شعب ابیطالب کی دیوار کے اندر
داخل ہوتے ہی جناب خدیجہ ام المومنین کی قبر پر یہ زیارت پڑھیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ رَسُولِ اللَّهِ سَيِّدَةِ الْمُسْلِمِينَ

اے جناب: رسول خدا سیدہ زینب کی زوجہ اے خاتم انبیاء پیغمبر

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ نَبِيِّ اللَّهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَةِ شَبَابِ

الْجَنَّةِ الزَّهْرَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنَاتِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَةَ الْمُخْلِصَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ

مَنْعَسِ عَرَقُونَ كِ سِدَارِ لَے شہرِ حرم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنَاتِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَةَ الْمُخْلِصَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ

مَنْعَسِ عَرَقُونَ كِ سِدَارِ لَے شہرِ حرم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَةَ الْمُخْلِصَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ

مَنْعَسِ عَرَقُونَ كِ سِدَارِ لَے شہرِ حرم

<http://fb.com/ranajabirabbas>

يَا بَنِي نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
سلام ہو ۔ اسے فرزند حبیب خدا سے فرزند مصطفیٰ آپ اور آپ کے

يَا بَنِي الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى مَنْ حَزَلَتْ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَ

اطراف میں جو مومنین و مومنات دفن ہیں سب پر سلام ہو ۔ اللہ تعالیٰ

وَالْمُؤْمِنَاتِ رَحِمَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْحَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

آپ لوگوں پر راضی ہو اور آپ کو بہترین طور پر راضی کرے اور

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَا ذِكُّكُمْ

آپ لوگوں کا ٹھکانا جنتہ مستار دے

زیارت جناب اُمّتہ مادرِ حضرت رسول خدا

اگرچہ اس خاتون کی قبر کے متعلق دو قول ہیں ایک یہ کہ مقام

البواء میں دفن ہیں جو کہ مکہ مدینہ کے درمیان واقع ہے اور دوسرا

قول یہ کہ شعب ابی طالب میں مدفون ہیں اس قول کی بناء پر زیارت

پڑھ لیں ثواب انشاء اللہ مل جائے گا۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الظَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

اے پاک و پاکیزہ خاتون اے طہرہ و فاخرہ ابی بقی آپ پر

اَيُّهَا الشَّهِيدَةُ الْمُفْتَخِرَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَّفَهَا
 اَبٍ پر سلام ہو۔ اے وہ بی بی جن کو خدا نے اعلیٰ
 اللہ! يَا عَلِيَّ الشُّرُوفِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقٍ بَعْدَ الْوَرَمِ
 شرف مطہرات سے وہ بی بی کہ بزرگوار جلیل القدر کی نصیب
 سَلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ سَطَمَ مِنْ جَبِينِهَا كَوْرُ سَيْدِ
 وارث ہیں آپ پر سلام ہو۔ سلام ہو جس کی پیشانی سے سرد انبیاء کا نور
 الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَّا نَشْ بِصَوْنِهِ الْأَرْضَ وَالسَّمَاءَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 ساحل ہوا اور پشانی نے ہی نور کی وجہ سے زمین و آسمان کو روشن کر دیا۔ سلام ہو
 يَا مَنْ نَزَلَ لَهَا الْمَلَائِكَةُ الْأَصْفِيَاءُ وَضُرِبَ لَهَا حُجُبُ
 جن کے لئے پاک فرشتے نازل ہوئے۔ اور جن کے لئے جنت کے
 الْجَنَّةِ كَمَا ضُرِبَ لِمُزَيِّنَةِ السَّيِّدَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 پرے لگائے گئے جیسے کہ سیدہ فاطمہؑ کے لئے پرے لگائے گئے تھے
 يَا أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَةَ جَبِينِ اللَّهِ كَذْ
 لے خاتون رسول خدا کی ماں لے حبیب خدا کی ماں آپ پر سلام ہو بخیر
 حَمَلَتْ يَسِيدَ الْعَالَمِينَ وَجِئْتَ بِأَشْرَفِ الْمَوْجُودَاتِ
 آپ نور سرد کائنات کی حامل تھیں۔ اور اشراف موجودات
 وَمَسَلَى إِلَهُكَ عَلَيْكَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 کہنے کر آئیں آپ پر رحمت خدا اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت ابوطالب و المحترم امیر المومنین علیہ السلام
 اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ یَا سَيِّدَ الْخَلَائِقِ وَ اَنْتَ رَئِیْسُهَا اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ
 اے بلو کے سردار اے زمین بلو کے فرزند اے تاسیس کبر کے
 یَا ذَارِیْتَ الْكَعْبَةِ یَعْنِیْ تَأْوِیْنُهَا اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ یَا كَا فِل
 بعد اس کے دلش آب پر سلام ہو۔ اے جناب رسول خدا کے گھریں
 رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ یَا حَافِظَ دِیْنِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
 اے حافظ دین خدا آب پر سلام ہو۔ اے جناب
 عَلَیْكَ یَا عَمْرَؤَ الْعَظَمٰی اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ یَا ذَا الْاِزْمَةِ
 مسئلے کے بچے اے ائمہ مہدی کے والد (محترم)
 اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ یَا مَنِّ زُیْنٍ وَ لَدَا هُوَ خَیْرٌ
 آپ پر سلام ہو۔ آپ پر سلام ہو اے وہ بہن نہج کو تم سے بہتر نہ ملے
 مَوْلُودٌ وَاِمَامٌ الْاُمَّةِ وَ اَنْبَاؤُ الْبَیْتِ هُوَ قَبْلُ الْعَمَّةِ
 کیا گویا جو امت کا امام اور تمام ان کا بپ ہے جو جنت و مدینہ
 وَ الشَّارِعِ نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلَی الْاَبْدَانِ وَ نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلَی
 نیک لوگوں کے لئے خدا کی نعمت ہے اور فخر و فائز دلوں کے لئے
 الْفَخْرُ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ وَ عَلَیْهِمْ وَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ
 قرعہ ہے۔ آپ اور ان پر سلام اللہ علیہم و علیٰ آئینہ و برکتیں ہوں۔

زیارت حضرت عبدالمنان جد جناب پیغمبر اکرم

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ النَّبِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

اے عزیز سردار اے وہ جس کو خدا نے عظمت و بزرگی عطا فرمائی آپ

اَلْوَمَّةُ اللّٰهُ يَا تَبِجِيلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبْدَ خَيْرِ

پرسم ہو۔ اے افضل مخلوقات محمد مصطفیٰ کے

النَّوَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ

جد بزرگوار اے برگزیدہ انبیاء کے فرزند آپ پر سلام ہو۔

عَلَيْكَ يَا بَنَ الْأَوْصِيَاءِ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ

اے اولیاء و وصیاء کے سرزند اے حرم کعبہ کے سردار آپ پر

الْحَرَمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ مَغَاوِمَ وَ مَزْمَمَ

سلام ہو۔ اے مغل و مروجہ و زمزم کے مالک اے مقام ہمدان

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ

کے وارث آپ پر سلام ہو۔ اے عظیم بیت اللہ کعبہ

بَيْتِ اللَّهِ الْعَظِيمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِمَ الْأَشْرَافِ يَا عَالِيَا

کے بلند علم اشرف آپ پر سلام ہو۔ اے کمال

بِكُلِّ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ هَذِهِ الْأَمْصُوفِ

اوصیاء کے بند و مرتبہ ہر طرف اے سرور قریب نام جبرائیل سے مشہور آپ

يَعْبُدُ مَنْافِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آبَائِكَ الْقَادِمِينَ اللَّاحِقِينَ
 پر سلام ہو۔ آپ پر اور آپ کے قبائِل اجداد پر جو ماضی میں اللہ
 اُمْنَاءُ اللّٰهِ فِي الْعَالَمِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
 کے امین تھے سلام اور خدا کی رحمت و برکت نازل ہوں۔

زیرِ ایت جناب عبدالمطلب جدِ بزرگوار حضرت پیغمبر اکرمؐ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْكَعْبَةِ وَالْبُطْحَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

اے کعبہ و بطن کے سردار اے صاحبِ شان و شوکت اور حسن

یا صاحبِ المہابۃ و البہاء السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْكَرَمِ

و جمال آپ پر سلام ہو۔ اے جو درخشاں معدن اور اصل اے

وَأَصْلَ السَّخَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ مَنْ قَالَ يَا بَدَأَ

اولین بہ مقتدین بدآ آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ يُحْشَرُ فِي سَيِّئَاءِ الْأَنْبِيَاءِ السَّلَامُ

اے علاماتِ انبیاء کے ساتھ مشہور ہونے والے اے زمین و آسمان

عَلَيْكَ يَا مَعْرُوفًا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

میں مشہور و معروف آپ پر سلام ہو۔ اے وہ شخص کہ جس کو ان

نَادَا هَاتِيكَ الْغَيْبُ يَا كَرِيمَ يَدَا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي

غائب نے اچھڑا کر آواز سے بلا کر اے ابراہیم خلیل اللہ کے

إِسْمَاعِيلَ الْخَلِيلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَارِثَ الدَّرِيحِ إِسْمَاعِيلُ

سدرزد لے اسماعیل ذریح کے وارث آپ پر سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَهْلَكَ اللَّهُ بِدُعَائِهِ أَصْحَابَ الْفِيلِ

لے وہ ہستہ جن کی دعا سے خدا نے اصحابِ فیل کو ہلاک کیا اور

وَجَعَلَ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا

اس نے ان کی تدبیروں کو ناکام کیا۔ اور اس نے جنڈ کے جنڈ ابابیل کے

أَبَابِيلَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَاقِيَ الْعَجِيحِ وَخَافِرَ

ذریحے اصحابِ فیل پر نکلیاں برائیں۔ لے حجاجِ دکر ام کو سیراب کرنے والے

زُومُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْطِئَ حَوْلِ الْحَقِيَّةِ وَجَلَّ

لے چاہِ زوم کو کھینے والے لے کعبہ کے گرد سات چکر لگانے والے آپ پر

سَبْعَةَ أَشْوَاطِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَوْرَ الْحَكِيمِ وَابْنَ هَلَمَّ

سلام ہو۔ لے اور ہرم لے دغاب اثم کے فرزند آپ سلام

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں

چند امور مستحبہ

۱۔ اے حجاجِ کرام جب تک آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں رہے۔

۱، تمام نماز پنجگانہ مسجد الحرام میں بجالاتیں کیونکہ روایت میں ہے کہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے جیسے کہ مسجد نبوی میں زیادہ مستحبی نمازیں بجالاتے کی سفارش کی گئی ہے اسی طرح مسجد الحرام میں زیادہ طواف کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ مگر کسی کی نمازیں قضاء ہوں تو ان کا بجالانا نہایت ضروری ہے۔

۲، ختم قرآن مجید روایت میں ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ میں ختم قرآن کرے تو نہیں مرے گا جب تک جناب رسول خدا کی زیارت نہ کرے اور بہشت میں اپنی منزل نہ دیکھ لے۔

۳، مقام ولادت جناب سرور کائنات کو دیکھیں۔

۴، منزلی ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ کو دیکھیں۔

۵، مسجد بلال میں دو رکعت نماز بجالاتیں محل ولادت حضرت زہراء اور کوہ البقیس کو دیکھیں اور ہر مقام پر دعائیں مانگیں۔

۶، غار ثور اور غار حرا کو جا کر دیکھیں۔

۷، جب تک منیٰ میں قیام رہے واجب و مستحبی نمازیں مسجد خیف میں بجالاتیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ جو شخص مسجد خیف میں ایک سو رکعت نماز بجالاتے تو ستر سال کی عبادت کے برابر ہے

۸، منیٰ سے روانہ ہونے سے پہلے چھ رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھنا مستحب ہے۔

آداب زیارت

معصومین کی زیارت سے قبل چند چیزوں کو بجالانا مستحب ہے۔
 ۱۔ غسل ۲۔ طہارت از حدیث ۳۔ پاکیزہ لباس ہو بہر خوشبو
 لگا کر لکینہ دھار کے ساتھ حرم مطہر کی طرف متوجہ ہو کر چلے اور زبان پر
 ذکر خدا جاری ہو ۵۔ ہر حرم مطہر کے سامنے کھڑا ہو کر اذن دخول
 مانگو اور پڑھ کر اندر جانا چاہیے۔

فضیلت زیارت قبر رسول اکرمؐ

اولاً آنحضرتؐ کی زیارت کا ثواب بیان کیا جاتا ہے۔
 تمام اہل اسلام کے لئے سنت مؤکدہ ہے خاص کر خلیج کرام کو
 چاہیے کہ اعمالِ حج سے فارغ ہو کر جناب رسالتؐ کی زیارت سے
 مشرف ہوں کیونکہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج بیت اللہ سے
 مشرف ہو اور میری قبر کی زیارت نہ کرے تو گویا اُس نے مجھ پر جھاک ہے
 نیز قرب الاسلام میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا ہے کہ میرے جد
 بزرگوارؑ نے فرمایا تھا کہ جو شخص میری حیات و ممات میں میری زیارت
 کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔
 ایضاً امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہم تمام ساکنین بلاد پر فضیلت رکھتے

ہیں (خواہ مکہ مکرمہ ہو یا کوئی اور بلد) اس لئے کہ ہم زیارت رسول
خدا سے مشرف یاب ہوتے ہیں۔

اذن دخول

باب جبریل پر کھڑے ہو کر یہ اذن دخول پڑھنا چاہیے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوتِ

لے خدا تیرے ہی کے گھر میں سے ایک گھر کے دروازے پر کھڑا

نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَفَدُ مَنْعَتَا

ہوں، تیری رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر۔ تحقیق تو نے لوگوں کو

النَّاسِ اَنْ یَّعْدُوْا خُلُوْا بِاَذْنِهِ فَقُلْتُ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ

منع کیا ہے کہ تیرے سبب کے اذن کے بغیر ان کے گھر میں داخل ہوں پس تم نے فرمایا

اَمْسُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ

کہ لے ایمان والے! واجب تک نہیں اجازت نہ دیا جائے میرے گھر میں داخل نہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقَدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الشَّهَدِ

ہوا کرو۔ لے خدا یہ اس شہد شریف والے کی غیبت میں بھی ان کے احترام کا

السَّیْرِیْنَ فِیْ غَیْبَتِهِ کَمَا اَعْتَقَدُهَا فِیْ حَضْرَتِهِ

معتقد ہوں جیسے کہ ان کی موجودگی میں احترام کا معتقد ہوں اور

وَأَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَكَ وَخُلَفَاؤَكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

اور میں جانتا ہوں کہ تیرا رسول تیرے خلفاء زندہ ہیں کچھ سے

أَحْيَاءٌ عِنْدَكَ يُزَوِّتُونَ يَزُونُ مَعَارِجِي وَيَسْمَعُونَ

رزق کھاتے ہیں میرے مقام کو دیکھتے ہیں اور میرے کلام

كَلَامِي وَيَزِدُّونُ مَنَاجِي وَأَنَّكَ حَبَبْتُ عَنِّي سَمْعِي

کرسکتے ہیں اور میرے سلام کا جواب دیتے ہیں، تو نے مجھ میرے کانوں سے

كَلَامَهُدْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَيْفِي بِلَذِيذِ مَنَاجَاتِهِدْ

ان کے کلام کو مسترد رکھا ہے اور ان کی لذیذ مناجات سے تو نے مجھ میرے بائیں کانوں کو

وَأَنِّي أَسْتَاذِنُكَ أَوْلَا وَأَسْتَاذِنُ رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہے۔ اور میں اولیٰ تجھ سے اجازت چاہتا ہوں پھر تیرے رسول سے اجازت چاہتا

وَالِيهِ ثَانِيًا وَأَسْتَاذِنُ خَلِيفَتَكَ إِهْمَامَ الْمُفَوِّضِ عَلَى

میں ان پادشاہ کی ایک پرست ہے پھر بعد میں خلیفہ اہم ہے اجازت چاہتا ہوں جن کی

طَاعَتُهُ وَالْمُكَلَّمَةُ الْمُؤَكَّلَاتِ بِهَدِيَّةِ الْبَقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا

طاعت تجھ پر ہے اور مکمل سے ان چاہتا ہوں جو اس بقعہ مبارکہ پر مقرر ہیں،

أَدْخُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْخُلْ يَا حُجَّةَ اللَّهِ أَدْخُلْ يَا

اے رسول خدا کیسے داخل ہوجاؤں اے حجت خدا کی داخل ہوجاؤں اے خدا

مَلَأَ لَكَ اللَّهُ الْمَقْدَرَيْنِ الْقَيِّمَيْنِ فِي هَذَا الشَّهْرِ
 کے مقرب مندرشتہ جو اس شہد میں مقیم ہو کیجئے داخل ہونے کی اجازت
 وَأَدْخُلْ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَأَذِنَ لِي يَا مَوْلَايَ
 ہے۔ اے فاطمہ دختر محمد کیلے میں داخل ہو جاؤں۔ اے مولا مجھے بہتر قبول
 فِي الدُّخُولِ أَفْضَلَ مَا أَذِنْتَ لِأَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ فَإِنْ
 کی اجازت دے جو نے اپنے کسی دوست کو دی ہے۔ اگرچہ میں اس کا
 لَمْ أَكُنْ أَهْلًا لِذَلِكَ فَأَنْتَ أَهْلٌ لِذَلِكَ
 اس میں نہیں ہوں مگر تو اس کا اسل ہے۔
 پھر داخل ہو کر یہ دعا پڑھے :

يَسْمِعُ اللَّهُ وَيُبَايِعُ اللَّهُ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ
 خدا کے نام سے خدا کی ذات اور خدا کی راہ میں اور ملت رسول خدا
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَ
 پرہیز ہونے ابدا کرتا ہوں۔ اے خدا مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔
 تَبَّ عَلَى رَأْسِكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ
 اور میری قرب قبول سزا کی کہ تو قرب قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

پھر باب جبریل سے داخل ہو کر ۱۰۰ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا چاہیے
 اور دو رکعت نماز تحیت مسجد پڑھ کر آنحضرت کی قبر کے قریب جا کر

نبرات پر ہی جلسے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ

اے رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ اے نبی خدا آپ پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

اے محمد ابن عبد اللہ آپ پر سلام ہو۔ اے خاتم انبیاء آپ پر سلام ہو۔

اَشْهَدُ اَنْكَ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اَتَيْتَ

میں گواہی دیتے ہوں کہ آپ نے رسالت تک پہنچایا۔ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا

الرِّزْقَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

کی۔ آپ نے اچھی چیزوں کا حکم دیا اور بُری چیزوں سے روک دیا۔

وَ عَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتٰیكَ الْیَقِیْنُ فَصَلَّوْا لِلّٰهِ

اور دم آخر تک آپ نے خدا کے ساتھ خدا کی عبادت کی۔ آپ اور آپ کی

عَلَیْكَ وَ رَحْمَتُهُ وَ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِكَ اَطْمَاسُ سِدْرِیْنِ -

پاک اہل بیت پر خدا کی رحمتیں اور درود و سلام ہو۔

اس کے بعد قبر کی دائیں طرف پہلے ستون کے قریب رو بہ قبلہ

کھڑا ہونا چاہیے تاکہ بائیں کندھا آنحضرت کی قبر کی طرف دایاں

کندھا منبر کی طرف ہو یعنی آنحضرت کے سر ہاتھ کھڑے ہو کر یہ

پڑھنا چاہیے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
 میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں
 أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ
 اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔ نیز گواہی دیتا ہوں کہ
 اللَّهُ وَأَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ
 آپ خدا کے رسول ہیں۔ اور آپ محمدؐ بن عبد اللہ ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اپنے
 بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِمَتِّكَ وَجَاهَدْتَ
 کما حقہ اپنے رب کے پیغامات کو پہنچایا۔ اور اپنی امت کی خیر خواہی کی نیز اپنے
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَبَدْتَ اللَّهَ حَتَّى آتَيْكَ الْيَقِينَ بِالْحِكْمَةِ
 راہِ خدا میں جہاد کیا اور اس قدر وقت تک اپنے خدا کی عبادت کی ہے، حکمت
 وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَدَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ
 اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اور آپ نے اپنا حق ادا کر دیا جو خدا کی طرف آپ پر
 وَأَنَّكَ قَدْ رَوَيْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَغَلَّظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ
 واجب تھا۔ حقیقہ اپنے مومنین پر نرمی کی اور کفار پر سخت گیری کی ہے
 قَبْلَهُ اللَّهُ بِكَ أَفْضَلُ شَرَفٍ مَحَلِ الْمُكَرَّمِينَ الْحَمْدُ
 پس خدا نے آپ کو ملے سب سے اعلیٰ و شرف سے اعلیٰ مقام تک پہنچایا ہے۔ حمد و
 لِلَّهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ
 ثنا ہے اس خدا کی جس نے آپ کے واسطے سے ہمیں شرک و ضلالت سے نجات دی ہے

اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ الْمُسَلِّمِينَ
 اے خدا یا تو اپنی رحمتیں اور مقرب فرشتوں کی صلواتیں اور انبیاء
 وَأَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَأَهْلِي
 مرسلین کی صلواتیں اور سچے صالحین بندوں کی صلواتیں اور اہل آسمان و
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ سَبَّحَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ
 زمین کی صلواتیں اے عالمین کے پالنے والے
 مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
 اور اولین و آخرین میں سے جو تیری تسبیح کرتے ہیں ان کی صلواتیں مقرر فرما اپنے بندے
 وَنَبِيِّكَ وَأَمِينِكَ وَخَلِيقِكَ وَحَسْبِكَ وَصَفِيكَ وَخَاتَمِكَ
 محمد پر جو تیرے رسول ہیں نبی اور امین ہیں اور تیرے ہرگز اور حبیب ہیں اور تیرے پتے
 وَصَفْوَتِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ اعْطِهِ الذِّكْرَ
 جو سے مخلوق پر گزیدہ اور تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اے خدا یا جناب محمد کو
 الرَّفِيعَةَ وَأَتِهِ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
 بلند درجات عطا فرما اور جنت کے لئے ان کو وسیلہ قرار دے اور مقام
 مَحْمُودًا يُعْطَى بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ
 محمد پر پہنچا جس پر پہلے سے اولین و آخرین رشک کریں اے خدا یا تو نے

إِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ

فرمایا کہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تو اگر تیرے

فَاَسْتَغْفِرُوا لِلّٰهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا

پاس ملے رسول اگر انہوں نے خدا سے مغفرت چاہی ہوتی اور رسول نے بھی ان کیلئے

مَغْفِرَةً تَوَّابًا رَّحِيمًا وَإِنِّي أَنُتِّكَ مُسْتَغْفِرًا تَابًا مِّنْ

طلب مغفرت کی ہوتی تو وہ اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے لے رسول نما میں کیا ہوں

ذُنُوبِي وَإِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لِيُغْفِرَ

آپ کے پاس اپنے گناہوں کی بخشش کیلئے اور میں آپ کے واسطے سے خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

إِنِّي ذُنُوبِي

جو میرا اور آپ کا رسیبہ نامہ وہ میرا ہی گناہ ہے اور آپ کے

جب آپ زیارت پڑھنے سے فارغ ہو جائیں تو قبلہ کی طرف

متوجہ ہو کر ہاتھ بلند کر کے اپنی حاجات خداوند کریم سے طلب کریں

انشاء اللہ تمام حاجات پوری ہونگی معتبر روایت میں ہے کہ محمد بن

مسعود کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ حضرت رسول

خدا کی قبر کے قریب اگر امام نے قبر پر رکھ کر فرمایا۔

أَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي اجْتَبَاكَ وَاخْتَارَكَ وَهَذَاكَ وَ

میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کو چنا اور منتخب کیا اور جس نے آپ کی رہنمائی کی اور

هَدَىٰ بِكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ

پکے بگ دایت کی کہ آپ پر رحمت بھیجے۔

اس کے بعد امام نے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا

تحقیق خدا اور اس کے فرشتے حضرت نبی اکرمؐ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو!

الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

تم بھی آنحضرتؐ پر درود و سلام بھیجو۔

پھر وضو سے فارغ ہو کر آپ منبر کی طرف چلے جائیں اور ہاتھوں

کو منبر سے مٹس کریں بلکہ منبر کے نیچے والے حصہ پر اپنے چہرے اور

آنکھوں کو مٹس کر لیں کیونکہ اس سے آنکھوں کو حفاظتی ہے نیز منبر کے

قریب خدا کی حمد و ثناء اور حاجات طلب کریں کیونکہ خاب سرور کا نانا

نے فرمایا ہے۔

مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

یعنی میری قبر اور منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔

اور جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر میرا منبر رکھا ہے۔

اس کے بعد آنحضرتؐ کے مقام و محراب کی طرف بلکہ نماز بجالائیں بلکہ

آنحضرتؐ کے زمانہ میں جہاں تک مسجد کی حدود عقین وہاں جہاں کہیں جگہ

مل جائے نماز پڑھ لینی چاہیے نیز مسجد نبویؐ میں نمازیں زیادہ سے زیادہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ وہاں کی ایک نائز و بلند ہزار کے برابر ہے قضاء نمازوں کے بجالانے کا زین موقع ہے اور دو رکعت نماز بدیہ والدین بجالانے میں بھی خاص اہمیت ہے۔

جب ہی مسجد میں داخل ہوں یا باہر نکلیں تو آنحضرتؐ پر صلوٰت پڑھنی چاہیے اور جناب فاطمہ زہراؑ کے گھر کے قریب کوئی نماز بجالانی چاہیے پھر مقام جبریلؑ ہیں جا کر یہ کہو

أَسْأَلُكَ أَيُّ جَوَادٍ أَيْ كَرِيمٍ أَيْ قَرِيبٍ أَيْ بَعِيدٍ أَنْ
میں تجھے سوال کرتا ہوں اے سخی و کریم اے نزدیک و اے بید کہ اپنی

تَرْدُّ عَلَيَّ نَفْسَكَ

نفس کو مجھ پر لوٹا دے

زیارت حضرت فاطمہ الزہراؑ علیہا السلام

اے فاطمہؑ! میں تجھے دعا کرتا ہوں کہ تیرا دل ہمیشہ اللہ کے راستے میں رہے

يَا مُسْتَحَنَّهُ اُمْتَحَنِكَ اللهُ الَّذِي خَلَقَكَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكَ

اے امتحان شدہ خالقون جس خدا نے تجھے خلق کیا اس نے تیرا امتحان بھی کیا اور ظاہر کیا

فَوَحَّدَكَ لِمَا اُمْتَحَنَكَ صَابِرَةً وَرَعْمَنَا اَنَا لَكَ

خلفت قبل ان میں جب خدا نے تیرا امتحان کیا اس نے تجھے صابرہ پایا اور ہم اپنے خیال

اُولِيَاءُ وَمُصَدِّقُونَ وَصَابِرُونَ بِكُلِّ مَا اَنَّا نَابِهَ الْوُكُ

سے تربیت یافتہ موالی اور محب ہیں۔ اور جو کہ احکام (خدا کی طرف سے) آجے با پسند و غم اور ان کے دلی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآتَى بِهِ وَصِيَّةً فَاِنَّا نَسْئَلُكَ

و علی، لکھنے میں ہم اُنکی تصدیق کرتے ہیں اور ان کو صبر کے ساتھ کھلانے والے ہیں پس ہم سوال

اِنْ كُنَّا صَدِّقًا اِلَّا اَلْحَقُّنَا بِتَصَدِّيقِنَا لِهٰمَّا

کہتے ہیں کہ اگر ہم گواہی میں راست گو ہیں تو جیسے

لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهَّرْنَا بِوَلَايَتِكَ

کی تصدیق سے بلا جیسے ہم اپنے نفوس کو نشاستہ سے دھوئیں کہ اُنکی ولایت کے سبب ہم پاک و طہر ہیں

اس زیارت کو پڑھنا نیز مستحب ہے۔

وَأَنَّ مَنْ سَوَّكَ فَقَدْ سَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 اور گویا دیتا ہوں کہ جس نے آپ کو خوش کیا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ جَفَاكَ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللہ علیہ وسلم کو خوش کیا۔ اور جس نے آپ پر جفا کی گویا اس نے جناب رسول خدا پر جفا کی اور
 اللہ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ أَذَىٰ فَقَدْ أَذَىٰ رَسُولَ اللَّهِ
 جس نے آپ کو اذیت دی گویا اس نے رسول خدا کو اذیت دی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ وَصَلَكَ فَقَدْ وَصَلَ رَسُولَ اللَّهِ
 اور جس نے آپ سے اتصال کیا گویا اس نے رسول خدا
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ قَطَعَكَ فَقَدْ قَطَعَ
 سے اتصال قائم کیا۔ اور جس نے آپ کا ساتھ چھوڑا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِأَنَّكَ بِضْعَةٌ
 بتحقیق اس نے جناب رسول خدا کا ساتھ چھوڑا۔ کیونکہ آپ پیغمبر
 وَرُوحُهُ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ أَشْهَدُ اللَّهَ وَ
 اکرم کا ٹکڑا ہیں اور آپ آنحضرت کی جان ہیں۔ میں گواہ فراہم دیتا ہوں
 رُسُلَهُ وَمَلَأَتْهُ أَيْ رَاحِنَ عَقَلٍ رَحِيصَةٍ سَعْنَةٍ
 خدا اور تمام رسل اور فرشتوں کو کہ جس پر آپ راضی ہیں ان پر میں بھی راضی ہوں

سَاخَطُ عَلَى مَنْ سَخَطْتَ عَلَيْهِ مُتَبَرِّئٌ وَمَنْ تَبَرَّئْتَ
 جَمْعُ بَرٍّ رَاضٍ بِمَا فِيهِ مِنْ عَيْبٍ اِنْ يَرَا مَا فِيهِ مِنْ عَيْبٍ اِنْ يَرَا مَا فِيهِ مِنْ عَيْبٍ
 مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ ذَاكَ الْبَيْتُ مُعَاوِدٌ لِمَنْ عَادَيْتَ
 اِسْمُ بَنِي اَبِي هُرَيْرَةَ كَوْنُ آبٍ وَدَسْتِ رَحْمَتٍ هِيَ فِيهِ وَدَسْتِ رَحْمَتٍ هِيَ فِيهِ
 مُبَغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتَ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتَ
 دُشْمَنٌ لِمَنْ دُشِمَ جَبَرُ آبٍ غَضَبُكَ فِيهِ مِنْ عَيْبٍ اِنْ يَرَا مَا فِيهِ مِنْ عَيْبٍ
 وَكَفَى يَا دُلُوْ شَهِيْدًا اَوْ حَسْبًا وَجَارِيًا وَمُتَشَبِّهًا
 خوش ہوں۔ گواہی اور سب اور جزاء و ثواب کے لئے خدا ہی کافی ہے۔
 اس کے بعد محمد و اہل محمد پر درود و سلام پڑھا جائے۔

۱۱) زیارت ائمہ البقیع علیہم السلام

یعنی حبیب آپ حضرت امام حسن علیہ السلام اور امام زین العابدین
 علیہ السلام اور امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی
 زیارت سے مشرف ہونا چاہیں تو جیسے کہ آداب زیارت میں گذر چکا
 ہے غسل کر کے با وضو پاکیزہ لباس پہن کر اور خوشبو و عطر لگا کر
 جنت البقیع کے دروازے پر کھڑا ہو کر یہ اذن دخول پڑھے۔

يَا مَوَالِيَّ يَا أَبْنَاءَ رَسُولِ اللَّهِ عَزَّ وَاجَلُ وَأَبْنِ أُمَّتِكُمْ
 لے میرے سردارو! خباب رسول خدا کے بیٹو! آپ حضرات کو انیل غلام اور
 الدلیل یقیناً آئیں گے اور الضعف فی علو قد رکب
 کیززادہ اور آپ کی بلند منزلت کی نسبت ایک ناقول
 وَالْعَقْرُ بِحَقِّكُمْ جَاءَكُمْ مُسْجِدًا بِكُمْ قَاصِدًا
 وضعیف اور آپ کے حق کا اقرار کرنے والا آپ کے ذریعے پناہ پہنچے
 إِلَى حَرَمِكُمْ مُتَقَرِّبًا إِلَى مَقَامِكُمْ مُتَوَسِّلًا
 اور آپ کے حرم مبارک کا قریب ہونے والے آپ کے مقام کا قریب پہنچنے والے
 اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ
 آپ ہی کا واسطہ بنائے ہوئے آپ کے اس واسطہ ہوا ہے

أَدْخُلْ يَا مَوَالِيَّ أَدْخُلْ يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَأَدْخُلْ
 لے میرے سردارو! اور اولیاء خدا کی میں داخل ہو جاؤں لے اس حرم کے گرد
 يَا مَلَائِكَةَ اللَّهِ الْحَدِيقَيْنِ يَهْدِي الْحَرَمَ الْمُقِيمِينَ
 پھر لگنے والے اور اس زیارت گاہ کے مقیم شدہ شریک مجھے ابازت
 يَهْدِي الشَّهَدِ
 ہے کہ میں داخل ہو جاؤں

اس کے بعد نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ داخل ہو جائیں
 ان کے لئے کہ جنت البقیع میں داخل ہوتے ہی چند قدم پر دائیں
 طرف دیوار کے ساتھ تین قبریں ہیں دو قبریں تو جناب رسول خدا کی
 پہلی صفیہ اور چوتھی عائشہ کی ہیں اور ایک قبر جناب فاطمہ الزہراء
 حضرت عباسی علیہ السلام کی مادر گرامی کی ہے ان تینوں کی زیارت پڑھ لی
 جائے تو بہتر ہے۔

جناب صفیہ اور عائشہ کی زیارت یوں پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا عَمَّتِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ

اے رسول خدا نبی اللہ اور حبیب خدا کی دوڑوں پہرے پہاں

یَا عَمَّتِیْ یٰ اَبُو السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا عَمَّتِیْ حَبِیْبِ اللّٰهِ

اے پر سیرا سلام ہو۔ اے جناب مصطفیٰ

اَللّٰهُمَّ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا عَمَّتِیْ اَلْمُصْطَفٰی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُمْ اَدَّ جَعَلَ

کی دوڑوں پہرے پہاں اے پر سیرا سلام خدا تم پر راضی ہو اور تمہارا مقام

الْجَنَّةَ مَزِیْنًا وَ رَحِمَہُ اللّٰہُ ذَرِّکُمْ اَکْثَرُ

جنت میں قرار دے تم پر خدا کا رحمت اور برکتیں نازل ہوں

پھر جناب فاطمہ الزہراء کی زیارت پڑھی جائے اور زیارت

کے الفاظ یوں ہیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زُجَّةَ وَلِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

اسے زوجہ ولی خدا کے زوجہ امیر المؤمنینؑ کے ام البنین

زُجَّةَ أُمِّيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْبَنِينَ

آپ پر سیرا سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْعَبَّاسِ ابْنِ أُمِّيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ

لے اور عباس ابن امیر المؤمنینؑ آپ پر سیرا

ابْنِ أَبِيطَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

سلام ہو - خدا آپ پر راضی ہو اور آپ کو جنت

مَنْزِلَتِكَ وَمَا فَاتَكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

جنت قرار دے تم پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں

اس زیارت کے بعد تو سب ام البنین جناب باری تعالیٰ سے حاجت

طلب کی جائیں اور جسے فارغ ہو کر قبور ائمہ علیہم السلام کی طرف کئی

قدم چل کر حرم مقدس میں دایاں پاؤں اندر رکھ کر یہ دعا پڑھیں -

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ

خدا بہت ہی بزرگ ہے اور خدا کی بہت حمد کرتا ہوں اور

بِكُرَّةٍ وَأَصِيلًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْعَمِيدِ الْمُنَاجِدِ

سچ و شام تسبیح کرتا ہوں - خدائی بچتا ہے نیاز بزرگوار کا مناجاد

الْأَحَدِ الْمُفَضَّلِ النَّسَائِ الْمَطْوَلِ الْعَنَانِ الَّذِي مَنَ
 نَحْنُ، مِلّت و احسان کرنے والے کے لئے عمدتاً ہے وہ خدا جس
 بِطَوَلٍ وَ سَلَى وَ يَارَاقَةَ سَادَاتِي يَا أَحْسَنَهُ وَ لَدَى جَعَلَنِي
 نے اپنی خاص بخش سے احسان کیا اور میرے سرداروں کی زیارت
 عَنِ يَارَاقَةَ هَيْهَ مِنْهُ عَابِلٌ لَطَوَلٌ وَ مَعَهُ
 پیدل فرمائی اور انکی زیارت کے مجھے محروم نہیں کیا بلکہ طعن کرم فرما کر زیارت کا شرف بخشا
 اس کے بعد طندی کی طرف سے قبور کے نزدیک پشت
 بقبر کے (یہ زیارت) پڑھنی چاہئے۔

الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَرْسَلَهُ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ التَّقْوَى
 اے اہل ایمان یہ روایت اے اہل تقویٰ (دور)، اے اہل دنیا کے لئے خدا کی
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْحَبِيبُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا السَّلَامُ
 خاندانِ نبوی پر مسیحا سلام ہو۔ اے عنوانات
 عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْقَوْمُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
 خاندانِ عادل ترین لئے اہل نعت، کیم پر مسیحا
 أَهْلُ التَّقْوَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَلِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ
 سلام ہو۔ اے خاندانِ رسالت لئے اہل نبوی و صاحبان

عَلَيْكُمْ أَهْلَ النُّجُودِ أَشْهَدُ أَنْكُمْ كَذِبْتُمْ

راز) آپ پر میرا سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے احکام
و کصحت و صبر و شرف ذات اللہ و عقوبت

شرعیہ کی تبلیغ کی لوگوں کو نصیحت کی اور راہ خدا میں مہر کیا۔ لوگوں نے

و اسیٰ اِلَیْكُمْ فَفَقَرْتُمْ وَ أَشْهَدُ

اچکی تخریب اور آپ کے بد رفتاری کی مگر آپ لوگوں نے رگڑ کر کیا۔ اور میں گواہی دیتا

أَنْكُمْ الْآيَةُ الشَّرَاشِدُونَ الْهَادُونَ وَ

ہوں کہ آپ بہیران (است) اور امان دہایت ہیں تحقیق آپ کی اطاعت

أَنْ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ وَأَنْ فَوَکُمْ الْيَقْدُ وَ

سندس کی عس ہے۔ تحقیق آپ کا فرمان سچا ہے اور آپ

أَنْكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوا وَ أَمَرْتُمْ فَلَمْ

دعوت حق دی مگر لوگوں نے قبول نہ کی۔ آپ نے فرمان جاری

طَاعُوا وَ أَنْكُمْ دَعَايُكُمْ الدِّينِ وَ أَرْضَانِ الْأَرْضِ لَمْ

کئے مگر اطاعت نہ ہوئی تحقیق آپ دین کے سترن اہل دین کے ارکان ہیں۔

تَزَالُوا بِعَيْنِ اللَّهِ يَنْصَحُكُمْ مِنْ أَصْلَابِ كُلِّ مَطَهَرٍ يُقَالُ لَمْ

آپ ہمیشہ زیر نظر خدا ہے وہ آپ کو ہر بہتر میں پیرتا اور آپ کو

مِنَ الْأَحْكَامِ الْمُنْظَرَاتِ لَمْ تُدْخِلْنَاهُ الْعِبَادِيَّةَ
 پاکی اور عبادت میں منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ جاہلیت کے عین دور نے بھی آپ کو
 الْجَهْلَاءُ وَلَمْ تَشْرِكْ فِيكُمْ قَاتِنُ الْأَهْوَاءِ طِبْتُمْ
 میلان اور دغا خوار نہ کیا۔ مادی خواہشات کے حق نے آپ میں شرکت نہ کی۔ آپ
 وَطَابَ مَثْبُوكُكُمْ مِنْ بَيْكُمْ عَلَيْنَا دِيَانُ الدِّينِ فَبَجَلَكُمْ
 اور آپ کی بنیاد پاکی ہے۔ آپ کے ذریعے دین کی نیابت کے حق صاحبِ جلال
 فِي بُيُوتِ أَذْكَاءِ اللَّهِ أَنْ تُزْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ
 دغا خوارانے ہم پر احسان فرمایا پر خدا نے آپ کو ایسے
 وَجَعَلَ مَلَأَ مَا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً
 بیوت میں لگا کر جو کہ جس کے حکم دیا اور فرمایا کہ ان بیوت میں ذکر فرمایا جائے۔ اور آپ پر
 لَدُنْ تَوْبِنَا إِذَا اخْتَارَكُمُ اللَّهُ لَنَا وَطَلَبَ حَلَقْنَا
 ہمارے درمیان سے ایسے کو خدا نے ہم سے بہت رحمت بنایا اور ہم سے لگے ہیں کا کفو قرار
 بِمَا مَنَ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِيلٍ لَيْسَ كُنَّا عِندَهُ
 دیا خدا نے آپ کو ہم سے بے مقرب کیا اور آپ کی ملائکہ سب سے اس نے ہیں بائزہ حق فرمایا اور اس کی
 مَسْمُومِينَ بِمَا لَكُمْ مَغْرُوبِينَ بِتَضَدِّيقِنَا إِلَيْكُمْ
 پیشہ میں آپ کے نام ایسے ہیں اور آپ کی تعزیر کے معزز ہیں۔

وَهَذَا مَقَامٌ مِّنْ أَسْوَفَ وَأَخْطَا وَاسْتَخْلَانَ وَأَقْرَبَ

یہ اس شخص کا مقام ہے جس نے اسرار کیا ہو خطا کی ہو اور عاجزی کی ہو اور پناہ جنت

یمنًا جَنِّي وَرَجِي بِمَقَابِلِهِ الْخَلَاصِ وَأَنْ يَسْتَنْقِذَهُ

اعلم کا مقرر ہو۔ بسبب اس مقام خلاصی کا امیدوار ہوں اور اس کو

بِعِزَّتِهِ مُسْتَنْقِذُ الْهَلَكِ مِنَ الدَّرْدِ فَيَكُونُوا إِلَى

اپنے واسطے نجات سے وہ خدا عزوجل کے ہاتھ والوں کو تیری سے نجات دینے پر جو کہ

شَفَعَاءَ فَقَدْ وَفَّقْتُ إِيَّاكُمْ إِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ

میں آپ کی طرف سے کیا لڑا میری شفاعت کریں جبکہ اہل دنیا نے آپ سے منہ

الدُّنْيَا فَأَعْنِدْ ذَا آيَاتِ اللَّهِ هَزُودًا إِذَا اسْتَكْبَرُوا عَنْهَا

مکروں کا ہے۔ اور انہوں نے آیات خدا کو منکر سے یا اور ان سے تکبر کیا۔

اس زیارت کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو وَدَائِمٌ لَا يَلْهُو وَ مُحِيطٌ

اے وہ ذات جو ہر لمحہ اور جن میں سہ نہیں ہے جو ہمیشہ ہے اور جس میں بھول نہیں ہے

يَجْعَلُ شَيْءٌ لَكَ الشَّقَّ يَمَانًا وَفَقْتِي وَ عَسْرَ قَلْبِي

ابہ ہر شے کے خلاف ہے۔ جو خدا کی توسل سے عسری فرمائی اور ان کا وزن ہونے کی

يَمَانًا قَلْبِي قَلْبِي إِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهَلُوا

تو تیری عطا فرمائی یہ پھر اسان ہے جبکہ ان عباد سے تیرے عام بندوں نے پیٹھ پھیر لی

مَعْرِضًا وَاسْتَعْمَلُوا بَعْضُهُمْ أَسْوَاقَ الْآخَرِينَ
 اُنْجَلِي لَمَزَاتِ سَعَةِ تَادِيَانِ رَسْمِ اُور حَقِّ كُو خَفِيفِ سَهْمِ اُور اِس كَغِيرِ كَارِظِنِ مَالِ
 اَلْبَيْتِ وَنَاكِ عَلَى كَسَا اَقْوَامِ خَصْمَتِهِمْ بِاَلْعَصْفِ خَشْفِ
 بَرِخِ خَانِجُو نَسَمِ پُر اُور اِن رُكُونِ پَرِی اِمَانِ قَوَائِمِ جَنَبِی تَوْنِ اِس نَوْتِ
 بِه قُلْتُ اَلْحَقُّ لَكَ اِذْ صَعُتْ سَعْدَكَ فِی مَقَامِی حَذَا
 قَضِی قَرَابِی هِجْجِ عَمْرِی كَمَا هِی بَرِی تَرِی هِی عَمْرُكَ اَبْرَی بَكِی بِمِیْرِ اَعْقَابِ تَرِی بِاِس
 مَدِّ كُو سَا اَمَكُو تَوْنَا فَلا تَحْکُمُ فِی سَا اَزْ حَوْتِ وَلَا تَحْکُمُ فِی
 مَدِّ كُو رُكُوتِ هِی مِیْنِ شَعِ كَا اَمِیْدِ وَرُكُونِ اِس سَعْدِی عِزِّ مَرْفَا-
 فِیْمَا اَدْعُوْتُ بِحُكْمِی مَسْکُوتِ قَالِ اِلَیَّ اَلْاَشْهَادُ
 تَحِیْ عَمْرُ دَا اَلْ پَاكِ كَا مَاسَطِ جُورِ كُجْ جَا جَاهِلِ اِس سَعِ اَلْعِیْدِ مَرْفَا-
 وَصَلَّى اَللّٰهُ عَلٰی مُبَشِّرِیْ وَرَا اَلْحَقِّ
 جَانِبِ عَمْرِ اِس مَلِ اَلْجَبِیْتِ بِوَسْطِ اَلْجَبِیْتِ

زِلْیَلَتِہِ وَارِیْ اَیْمَتِہِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ
 اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیْمَتِہُ اَلْحَدَیْ وَرِشْمَتِہُ اَعْلٰی وَکَرَامَتِہُ
 اے ائمہ ہدایت اکابر سلام ہو غدا کا رحمت اور برکتیں ہوں

اَسْتُوذِعُكَ اِلٰهَ وَاَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ اَمَّنَا يَا ذَا
 مِیں وداع کرتا ہوں اور آپ کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے سلام عرض کرتا ہوں یہ تھا
 وَاِذَا لَرَسُولٍ وَاِذَا بِمَا جِئْتُمْ وَاَلْتَمَعْتُ عَلَيْكَ الْهَدْيَ
 دو رسول اور جو کچھ احکام آپ نے لائے اور ہدیہ ملا، فرمائی ان سب پر امان

فَاكْتَبْنَا مَعَ الشَّاهِدَيْنِ

لکھے ہیں اے خدا میں گوہر میں قرار دے

(۲) زیارت امین اللہ

کتب معتبرہ میں اسی زیارت کو متن و سند کے لحاظ سے
 نہایت ہی معتبر شمار کیا گیا ہے اور ہر امام علیہ السلام کو اس زیارت
 سے مخاطب کیا جاسکتا ہے۔

اَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اَرْزِنِيْهِ وَحَبِّبْنِيْهِ عَلٰى

اے امین خدا اے تمام زندوں پر محبت خدا آپ پر سلام ہو اے تمام

عبادۃ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ

مومنین کے مولا آپ پر سلام ہو میں گواہ دیتا ہوں

نوشہ اگر امیر المؤمنین کے علاوہ کسی دوسرے سلام کی زیارت پڑھ رہے ہوں تو یہاں پر
 اَسْلَامُ عَلَيْكَ یا مَوْلَایَ ہے۔

جَعَلْتَنِي فِي اللَّهِ عَنِّي جِهَادًا وَغَيْلَتَ بِحُتَابِهِ
 کہ آپ نے رافضی میں حق جہاد کیا اور اس کی کتاب پر پورا پورا عمل کیا
 وَاتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَيْثُ
 آپ نے سنت پیغمبر خدا کی پیروی کی حتیٰ کہ خدا آپ کو اپنی طرف بلایا
 دَعَاكَ اللَّهُ إِلَى جَوَارِهِ فَقَبَضَكَ إِلَيْهِ بِاخْتِيَارِهِ
 اور اس نے اپنے اقتدار سے آپ کو جان کر قبض کیا
 وَالْزَمَ أَعْدَاكَ الْحُجَّةَ مَعَ مَا لَكَ يَسَنَ
 اسے سراجی طرح خدا نے تمام مخلوق پر آپ کے لئے یقین دلائل معین کئے اسی
 الْمَحَجَّةِ الْبَالِغَةِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ اللَّهُمَّ رَاجِعُنْ
 طرح آپ کے دشمنوں پر بھی آپ کیسے محبت لازم قرار دیا ہے خدا یا تو اپنی قدرت
 نَفْسِي مُطْمَئِنَّةٌ بِقُدْرِكَ رَاضِيَةٌ بِقَضَائِكَ مُوَلَّغَةٌ
 و قضا پر میری نفس کو مطمئن کر دے اور راضی فرما اور اپنے ذکر و دعا میں حویں
 بِذِكْرِكَ وَدُعَائِكَ مَحِبَّةٌ لِحُطُّوَةٍ
 قرار دے اپنے خالص دوستوں کا ہے محب اور اپنی
 أَوْلِيَائِكَ مَحِبُّوَتِي فِي أَرْضِكَ وَسَمَايِكَ
 زمین و آسمان میں محبوب بنا دے اپنی آزمائش میں

صَابِرَةٌ عَلَى نُزُولِ بِلَادِكَ شَاحِرَةٌ لِنَوَاصِلِ لَعْنَتِكَ
 مجھے صابر قرار دے اپنی وارن لعلوں پر شاکر اور اپنی وسیع
 ذاکرۃ بسواریغِ اَلَايِكَ مُشْتَاقَةٌ اِلَى فَرْحَةِ لِقَائِكَ
 مہربانیوں کا ڈاکر اور اپنی فرحت اور ملاقات کا مجھے مشتاق ہند دے
 مُتَزِدَّةٌ فِي الشَّقْوَى لِيَوْمِ جَزَائِكَ مُسْتَنَّةٌ بِسُنَنِ
 قیامت کے لئے میرا زارِ راہِ تقویٰ ہو اور اپنے خاص بندوں کے راستے پر مجھے
 اُولِيَّائِكَ مُفَارِقَةٌ لِاخْلَاقِ اَعْدَائِكَ مَسْقُوتَةٌ عَنِ
 گامزن فرما اپنے دشمنوں کے (بد) اخلاق سے عُبْد اور دنیا سے میرے نفس
 الدُّنْيَا بِحَمْدِكَ وَمَنَائِكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ قُلُوبُ الْمُحِبِّينَ
 کو دُور کر سے (بس) تیری ہی حمد و ثنا ہے اے خدا صاحبانِ تواضع کے دل تیری
 اِلَيْكَ وَ اِلٰهَةً وَ سَبَلَ الذَّاعِيْنَ اِلَيْكَ شَارِعَةً وَّ اَعْلَامًا
 طرفِ مائل اور تیری طرفِ رغبت کرنے والوں کے لئے راستے وسیع ہیں تیری
 الْقَاصِدِيْنَ اِلَيْكَ وَاَضْعَةً وَّ اَفْئِدَةً الْعَارِفِيْنَ بِمَسْئَلِ
 طرفِ قصد کرنے والوں کے لئے نشان و وضع ہیں اور عامر ہیں کے دل تجھ سے
 فَارِغَةً وَّ اَصْوَابَ الذَّاعِيْنَ اِلَيْكَ صَاعِدَةً وَّ اَبْوَابَ
 نُوُفُوسِ دُوبِیْنِ تیری درگاہ میں دعا کرنے والوں کی آوازیں بلند ہیں اور اُن کیلئے

الْجَابِبَةِ لِهَذِهِ مُفْتَحَةٌ وَدَعْوَةٌ مِّنْ تَالِبِكَ مُسْتَجَابَةٌ
 انجابت کے دروازے کھلیں ہر کارکنِ مایہ کی دعا مستجاب
 وَكَوْنُهُ مِّنْ أَتَالِبِ إِلَيْكَ مَقْبُولَةٌ وَغَيْرُهَا مِّنْ بَلَاغِي
 اور غیر کی طرف لے جانے والے کتبہ قبول ہے تجھ سے خوف زدہ ہر کار
 خُذْ عَلَيْكَ مَحْجُوزَةً وَالْإِعَانَةَ لِنَبِيٍّ اسْتَعَانَ بِكَ
 آنے والا رحمت ہے اور تجھ سے دعا پا سونے والے کے لئے تیری مدد
 مُوْجُودَةٌ وَالْإِعَانَةَ لِنَبِيٍّ اسْتَعَانَ بِكَ مَقْبُولَةٌ وَ
 ہر قسم کی تجھ سے ہر خوف پا سونے والے کے لئے نصیب ہے اور
 جَدَّ لِيكَ إِبْرَاهِيمَ مُنْجِزَةً وَزَلَّلَ مِّنْ اسْتَعَانَكَ
 تیرے واسطے بندوں کے لئے کچھ میں جس نے فرشتوں کے بعد تجھ سے
 مُقَابَلَةً وَأَعْمَالَ الْعَالَمِينَ لَدُنْكَ مَحْجُوزَةً وَأَرْزَاكَ
 گوشتِ جانور کے دیکھ کر کیا اور عالمین کے اعمال کو اس کے حضور میں تمام
 إِلَى الْخَلَائِقِ لَدُنْكَ نَازِلَةً وَعَمَّا أَوْدَ الْمُؤَيَّدِ
 حکمتِ کارِ تجھ سے نازل ہوتی ہے اور ہر مرتجہ زیادتی
 إِلَيْهِمْ رَاحِلَةٌ وَذُنُوبُ الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ وَ
 کے ساتھ ملتا ہے توہ کر لے دلوں کے گناہ معاف ہیں اور

حَوَائِجِ حَقِّكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَةٌ وَبِجَوَائِزِ الشَّيْءِ الْبَاطِلِ
 خلق کی حاجتیں تیرے ہی ہاں رہا ہوتی ہیں سائیں کو تیری طرف سے
 عِنْدَكَ مَوْاسَرَةٌ وَحَوَائِجُ الْمُزِيدِ مُتَوَاشِرَةٌ وَمَوَاسِرُ
 انعام وافر رہتے ہیں اور ہمیشہ زیادہ ہوتے رہتے ہیں جو کوں کے
 الْمُسْتَطْعِمِينَ مَعْدَةٌ وَمَتَاجِلُ الْإِطْمَاءِ كَذِبٌ مُتْرَكَةٌ
 لئے تیرا دسترخوان اور آگاہ ہے اور یاسوں کے لئے تیرا حوضِ سبزی ہے
 الشُّعْرُ فَاسْتَجِيبْ دُعَائِي وَاقْبَلْ ثَنَائِي وَاجْمَعْ بَيْنِي
 اے غلامِ میری دُعا سب جواب اور حمد و ثنا قبول فرما خدا یا بخت
 وَبَيْنَ أَزْوَاجِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَ
 محمد و علی اور خنینؑ مجھے اپنے دوستوں کے
 الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِنَّكَ قَرِيبٌ لِّعَمَائِي وَمُنْجِي مَنَائِي
 ساتھ ایک ہی جگہ پر جمع کر دے کیونکہ تو ہی میری نعمتوں کا وارث اور نہایت
 وَخَالِيَةٌ رَجَائِي فِي مُنْقَلَبِي وَمَتَوَايَ أَنْتَ إِلَهِي وَ
 آرزو اور میری امید کی غایت مقامِ انقلاب اور آخری ٹھکانے میں فقط تو ہی ہے تیری
 مَسِيدَتِي وَمَوْلَايَ إِغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا أَعْدَانَنَا
 میرا معبود و سید اور میرا ملا ہے ہمارے دوستوں کو بخش دے اور ہمارے دشمنوں

وَأَسْأَلُكَ مِنْ أَذَانَا وَأَطْعَمُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا
 کو ہم سے دلچ کر دے ہم کو ان کی اذیت سے محفوظ کر کہ حق کو ظاہر اور اس
 الْعُلْيَا أَذِجْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلَى إِنَّكَ
 کا بول بالا کر دے کلمہ باطل کو زیر پا اور پست کر دے سچیت
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 تو ہر چیز پر قادر ہے

۱۱) فقط زیارت امام حسن علیہ السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 اے پروردگار دو جہان کے فرستادہ نبی کے فرزند اے امیر المومنین کے بیٹے
 يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
 آپ پر میرا سلام ہو اے فاطمہ زہراء کے بیٹے اے خدا
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ
 کے حبیب آپ پر میرا سلام ہو اے برگزیدہ خدا اے امین
 اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ
 خدا اے حجت عند آپ پر میرا سلام ہو

اَللّٰهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اَمَلٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَوَاطِ
اے نور خدا اے راہ

اَللّٰهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيَانَ حُكْمِ اَمَلٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ
وہیل خدا اے حکم خدا کو بین کرنے والے آپ پر سلام ہو

يَا نَاصِرِ دِينِ اَمَلٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ الْوَكِيلُ
اے ناصر دین خدا اے پاک سردار اے خوش کردار

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَرُّ الْوَفِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَائِمُ
اے دما شعار آپ پر سلام ہو اے قائم اور

الْأَمِينُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّوَنُّبِ السَّلَامُ
امین اے تامل کرنے والے عالم آپ پر سلام ہو

عَلَيْكَ أَيُّهَا الْهَادِي الْمُهْدِي السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
ہدایت یافتہ ہادی اے پاک و پاکیزہ آپ پر

الظَّاهِرُ الرَّكِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ
میرا سلام ہو اے پرہیزگار و پاک وامن اے حق مومن

أَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيقُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ الْمَضِي
آپ پر سلام ہو میرا سلام ہو اے شہید و صِدِّیق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَسَلِّ عَلَى اَنْفُسِنا وَتَحِيَّ وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى
 اَبائِنا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً

در زیارت

در زیارت میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے نام سے دعا کی جائے
 امام جعفر صادق کو خطاب کیا گیا ہے اس کو بھی وہی کلمات جو کہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَسَلِّ عَلَى اَنْفُسِنا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَسَلِّ عَلَى اَنْفُسِنا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَسَلِّ عَلَى اَنْفُسِنا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَسَلِّ عَلَى اَنْفُسِنا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبائِنا وَرَحْمَةً

مُوَالٍ لَّا قُلُوبًا يَكْتُمُ بَابِي أَنْتُمْ دَاغِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
 آپ پر قربان ہوں میں آپ کے دشمنوں اور آپ کے دشمنوں کا دوست ہوں آپ پر

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَالِي إِخْرَهُمْ كَمَا تَوَالَيْتُ

کی رحمتیں ہوں اسے خدا یا جیسے میں ان کے آؤں امام کا دوست ہوں ایسے ان میں

أُولَاهُمْ وَأَبْرُءُ مِنْ كُلِّ وَرَيْجَةٍ دُونَهُمْ وَ

مے آخری امام کا بھی دوست ہوں میں ان کے دشمنوں کی دوستی سے بیزار

أَكْفُرُ بِالْجَبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى

ہوں اور جبت طاغوت دلات دغزئی کا منکر ہوں

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ يَا مُوَالِي وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اے میرے سہارا ان آپ پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمَلَكِيَّةِ وَسَلَامٌ كَوَاسِمَتَيْنِ

اے عبارت کرنے والوں کے سردار (امام مہدی) اولاد اسے امام باقر کا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عَلَمِ النَّبِيِّينَ أَسْلَامٌ عَلَيْكَ

علم انبیاء آپ پر میرا سلام ہر اسے امام صادق اپنے ہر قل و فعل

يَا صَلَوحًا قَاصِدًا قَلْبِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِي

میں تصدیق کئے ہوئے آپ پر میرا سلام ہر

زیارت سے فارغ ہو کر وہیں کھڑے ہو کر خدا سے حاجات طلب
کی جائیں چونکہ ہر امام کی زیارت کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی مستحب
اور بقیع میں تو نماز پڑھنے دیتے نہیں۔ لہذا مسجد نبویؐ میں جا کر ہر ایک
امام بقیع کی نماز زیارت بجا لائیں اور ہر نماز کا ثواب ہر ایک امام
کو بدیہ کریں۔

زیارت جناب فاطمہ زہراؑ

والله امیر المؤمنین علیہ السلام

یہ زیارت بھی تجور آئمہ علیہم السلام کے نزدیک کھڑے ہو کر
پڑھی جائے :-

اَللّٰهُمَّ عَلٰی نَبِيِّكَ اَللّٰهُمَّ اَسَلُكَ عَلٰی رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ اَسَلُكَ
نَبِيَّ خَلْقِكَ رَسُوْلَكَ خَلْقِكَ اَوْرَ حَسْبُكَ اَوْرَ مَرْسَلِيْكَ (جناب)

عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلِيْهِ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلِيْهِ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلِيْهِ السَّلَامُ
محمد پر سلام ۱۰۰۰۰ اولیٰں و آخروں کے سوا

الْأَوَّلِينَ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْكَافِرِينَ

(جواب) محمد پر سلام ہو جن ذات کو

السَّلَامُ عَلَى مَنْ بَعَثَ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

خدا نے دو جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اس پر سلام ہو آپ پر سلام

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى قَائِمَةِ

اے پیغمبر خدا اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں اے ہاشمیہ

بِنْتُ أَسَدٍ الْهَاشِمِيَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَدِيقَةُ

فاطمہ بنت اسد اے صدیقہ پسندیدہ آپ

الْمُرُوضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الثَّقِيَّةُ الثَّقِيَّةُ السَّلَامُ

پر سلام ہو اے صاحب تقویٰ و پاک اے کریم

عَلَيْكَ أَيُّهَا الْكَرِيمَةُ الرُّضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلْبَةَ

ورضیہ آپ پر میرا سلام ہو اے خاتم النبیین

مُحَمَّدٍ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَالِيَةَ سَيِّدِ الْوَحِيدِينَ

(جواب) محمد کی کفالت کرنے والی اے سید اہلباء کی مادر محمد آپ پر سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ ظَهَرَ ثَبَتُ شَفَقَتِهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

اے خاتم الانبیاء (جواب) رسول خدا پر شفقت کرنے والی

خَا كَرِ الشَّيْخِ الْإِسْلَامِ عَلَيَّ يَا مَنْ كَرَّمَ بَيْتَهُ الْوَلِيَّ اللَّهُ
خَالِدٌ أَبَدًا بِرِجَالِهِمْ وَرَأْسِهِمْ وَلِيَّ خَدَا وَامِينُ اللَّهِ كِي بِرِيشِهِ
لَا يَمُوتُ الْإِسْلَامُ عَلَيْهِمْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ وَبِكُنُوتِ الظَّاهِرِ
كِرْلَهُ مَالِي أَبَدٍ كَرْمُوحٍ أَوْرِيَاكُ بِيَدِ بَرِّهِمْ بِرِيسْلَامِ
الْإِسْلَامِ عَلَيْهِمْ وَعَلَى وَكُوكِ وَبِحَمْدِ اللَّهِ وَبِرِكَاتِهِ
أَبَدًا بِرِ اللَّهِ أَبَدًا كَرْمُوحٍ أَوْرِيَاكُ بِيَدِ بَرِّهِمْ بِرِيسْلَامِ
أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ
مِي كَرَامَتِهِمْ كَرَامَتِهِمْ كَرَامَتِهِمْ كَرَامَتِهِمْ كَرَامَتِهِمْ
وَاجْتِهَادَاتِهِمْ فِي مَنَاصِبِ اللَّهِ وَبِالْغَيْبِ فِي حِفْظِ رَسُولِ
فَرَسْتِهِمْ خَدَا مِي أَبَدًا بِرِ اللَّهِ أَبَدًا بِرِ اللَّهِ أَبَدًا بِرِ اللَّهِ
أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ
خَالِدٌ أَبَدًا بِرِ اللَّهِ أَبَدًا بِرِ اللَّهِ أَبَدًا بِرِ اللَّهِ أَبَدًا بِرِ اللَّهِ
مُسْتَجِيبٌ دُعَائِهِمْ وَبِحَمْدِ اللَّهِ وَبِرِكَاتِهِ
أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ
عَلَى كَرَمِهِ وَبِحَمْدِ اللَّهِ وَبِرِكَاتِهِ وَبِحَمْدِ اللَّهِ وَبِرِكَاتِهِ
أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنَّكَ مَضِيَّتْ عَلَى الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ بِأَشْرَفِ
 بَيْتِهِمَا كَقَدِّمَ رَحْمَتِي لَكَ بِأَكْبَرِ مَرْمَتِي وَأَمْرِي وَبِذَلِكَ عَمَرُ
 الْأَدْيَانِ رَاضِيَةً سَخِيَّةً ظَاهِرَةً تُرَكِّبُ لِقِيَّةً
 تَسْكُ كِيَاوِدَ مَلَأَتْكَ بِأَكْبَرِ وَبِأَكْبَرِ وَبِأَكْبَرِ

لِقِيَّةً كَرَمِيَّةً مَلَأَتْكَ بِأَكْبَرِ وَبِأَكْبَرِ وَبِأَكْبَرِ
 عَمَرُ رَاضِيَةً بِأَكْبَرِ وَبِأَكْبَرِ وَبِأَكْبَرِ
 مَنْزِلَكَ وَمَا وَبِكَ إِلَهُكَ صَلَوَاتِي عَلَيْكَ يَا
 مُحَمَّدًا قَرَارِيءَ فِي اللَّهِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ بِرَحْمَتِي
 وَبِحَبْلِ الْفَقْرِ يَنْبِزُ بَارِئًا وَكَفَيْتُنِي عَلَى مَحَبَّتِهَا وَلَا
 (ظاہر) ان کی زیارت میرے لئے نفع بخش ہو اور مجھے اللہ کی محبت پر ثابت
 تَحْوِيَّتِي شَفَاعَتَهَا وَشَفَاعَتُكَ الْإِيمَانِيَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهَا وَارْتَبِطُ
 رَحْمَتِي بِجَعْلِهَا وَارْتَبِطُ بِجَعْلِهَا وَارْتَبِطُ بِجَعْلِهَا
 مُرَافَقَتَهَا وَارْتَبِطُ بِجَعْلِهَا وَارْتَبِطُ بِجَعْلِهَا
 خدایا مجھے ان کا دست بنا دے اور اس غارت خانہ کی اللہ تعالیٰ کی عبادت
 اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ خَيْرَ الْعُقَدِ وَلَا يَارِئِي يَا هَادِيًا وَنَدْوِي
 مشورہ فرما خدایا یہ میری آخری زیارت قرار نہ دے بلکہ جب تک زندہ رہے

الْعَوْدِ إِلَيْهَا أَبَدًا مَّا أَبْقَيْتَنِي وَإِذَا تَوَلَّيْتَنِي فَأَعْشُرْنِي
 اس کی زیارت سے ہمیشہ موفق فرماتے رہنا اور جب میں مراؤں تو اس عاتق
 فی رُسُوتِهَا وَأَدْخِلْنِي فِي شَفَاعَتِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا
 کے زمرہ میں مجھے عفو فرمانا مجھے ان کی شفاعت میں داخل کر دے اور رحمت کے

أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ بِحَقِّهَا عُدَّكَ وَمَنْزِلَتِهَا
 ذریعہ سے زیادہ رحم کر دے۔ اے خدا اس عاتق کی شرافت و عظمت کا واسطہ
 لَدَيْكَ أَغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَ
 مجھے اور میرے والدین بلکہ جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے

الْمُؤْمِنَاتِ وَأَمَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
 اعلیٰ پر رہا اور آخرت میں احسان فرما اور اپنی
 وَقَدْ بَرَّحَمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ
 رحمت سے بھی عذاب جہنم سے بچا

ایک قول کی بناء پر اعمال ہے کہ جناب فاطمہ زہرا کی قبر میں
 ہے لہذا سابقہ زیارت یہاں بھی پڑھ لی جائے۔

زیارت حضرت عباس ابن عبدالمطلب

قبور ائمہ علیہم السلام کے ساتھ ہی اس بزرگوار کی قبر ہے موصوف
کی قبر کی طرف متوجہ ہو کر یہ زیارت پڑھی جائے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَاغِبَانِ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ

اے ہمارے سرورِ عباسؑ اے عم رسول خداؐ اے

عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيبِ اللَّهِ

عم پیغمبر خداؐ آپ پر سلام ہو اے عم حبیب خداؐ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفَى

اے عم مصطفیٰؐ آپ پر سلام ہو

ان زیارات سے فارغ ہو کر چند قدم چل کر تین قبریں زینبؑ

کَلثُوم و رقیۃ کی ہیں جناب خدیجہ الکبریٰ کی دہرے سے ان تین بچہ

کی انحضرتؐ نے تربیت فرمائی اُن پر فاتحہ پڑھ کر تھوڑے فاصلے پر

جناب عقیل اور جناب عبداللہ بن طیار کی زیارت پڑھیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَايَا عَقِيلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ

اے ہمارے آقا عقیل بن ابی طالبؑ اے رسول خداؐ

يَا بَنِي عَمْرِو رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي عَمْرِو نَبِيِّ اللَّهِ

اے چچا زاد بھائی آپ پر سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي عَمْرِو حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ

اور حبیب خدا کے چچا زاد بھائی آپ پر میرا سلام ہو

عَلَيْكَ يَا بَنِي عَمْرِو الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاوِلِي

جناب محمد مصطفیٰ کے چچا زاد کے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے بھائی آپ پر

السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّيَّاسِ فِي

سلام ہو اے عبد اللہ بن جعفر طیار آپ پر سلام ہو اور

الْجَنَابِ وَعَلَى مَنْ حَوَّلَكُمْ وَأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ

اصحاب رسول خدا میں سے جو آپ کے گرد و نواحی میں مقرر ہوئے ہیں اُن پر بھی سلام

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَنْصَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

ہو خداوند کریم آپ رگوں پر راضی رہے اور تمہیں نہایت ہی خوش رکھے اور

الْجَنَّةَ مَثَرًا لَكُمْ وَمَسَاجِدَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَا دِيَارُكُمْ إِلَّا

جنت تمہارا مکان و محل قرار دے آپ پر سلام

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔

قبر عقیل کے قریب بعض ازواج نبی اکرمؐ کی قبور ہیں وہاں بھی
نیک ازواج کے لئے فاتحہ پڑھا جائے۔

زیارت جناب ابراہیم بن رسول اللہؑ

جناب ابراہیم کی قبر کے قریب کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِیْ اَللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّیْ اَللّٰہِ اَلسَّلَامُ
(جناب) رسول خدا پیغمبر خدا اور حبیب خدا

عَلٰی حَبِیْبِیْ اَللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَبْغِیْ اَللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّیْ
پر سلام ہو صغیٰ خدا اور ہمران خدا پر سلام ہو

اَللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللّٰہِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ
جناب سردار انبیاء خاتم رسولان

وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَيْرَةِ اَللّٰہِ مِنْ خَلْقِہٖ فِیْ اَرْضِہٖ
زمین و آسمان کی مخلوق میں سے برگزیدہ خدا محمد بن

وَسَمَائِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ
عبداللہ پر سلام ہو (خدا) کے تمام انبیاء و رسولان اور

عَلَى الشُّهَدَاءِ الشُّعَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْنَا

سعادت مندان نیک شہیدان پر سلام ہو ہم اور خدا

وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الرُّومُ

کے نیک بندوں پر سلام ہو اے رومِ پاک تجھ پر

الزَّكَاةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّفْسُ السَّرِيفَةُ

سلام ہو اے نفسِ شریف مائے فحشیت

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السُّلَالَةُ الظَّاهِرَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

ظاہرہ تجھ پر سلام ہو اے نفسِ پالیز

أَيُّهَا النَّسْتَةُ الزَّكَاةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ خَيْرِ الْوَرَى

اے خیر الوری (برگزیدہ عالم) کے فرزند آپ پر سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ النَّبِيِّ الْمُجْتَبَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ

اے برگزیدہ پیغمبر اور مظلومہ الناس پر مبعوثِ نبی

الْمُبْعُوثِ إِلَى كَافَّةِ الْوَسَايِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ الْبَشِيرِ

کے فرزند آپ پر میرا سلام ہو اے بشیر و نذیر

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ السَّرَّاءِ الْمُرِيدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

کے فرزند اے چراغِ تاباں کے فرزند آپ پر میرا سلام ہو اے

يَا بَنِي الْمَوْتِد بِالْقُرْآنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي الرُّسُلِ إِلَى الْإِلَهِ وَالْجَانِ
 فرزندِ انجیلت جن کی قرآن کے ذریعہ تائید کی گئی ہے فرزندِ ستارۂ برائی
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي صَاحِبِ الزَّايَةِ وَالْعَلَامَةِ السَّلَامُ
 تمام انس و جن پر سلام ہو اسے فرزندِ صاحبِ پرچم و نشان اسے فرزندِ شفیع و دوز
 عَلَيْكَ يَا بَنِي الشَّفِيعِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي
 جزا آپ پر سلام ہو اسے فرزندِ انجیلت جن کو خدا نے کرامت
 مِنَ حَيَاةِ اللَّهِ بِالْكَرَامَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 کے ساتھ مخصوص کیا آپ پر میرا سلام اور خدا کی رحمت

وَبَرَكَاتُهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ اخْتَارَ اللَّهُ لَكَ دَارَ انْعَامِهِ
 و برکات نازل ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے آپ کے لئے دارِ نعمت
 قَبْلَ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكَ أَحْكَامُهُ أَوْ يُكَلِّفَكَ حَلَالَهُ
 کو منتخب فرمایا قبل اس کے کہ آپ پر احکام کو واجب کرے اور آپ کو اپنے
 وَحَرَامَهُ فَتَقْلَقَ إِلَيْهِ طَيْبًا رَاضِيًا مَرْضِيًّا طَاهِرًا
 حلال و حرام کا مکلف فرمائے پس خدا نے آپ کو پاک پاکیزہ اور ہر نجاست
 مِنْ كُلِّ نَجَسٍ مُقَدِّمًا مِنْ كُلِّ دَلِيٍّ وَبَوَّارَةً
 و آلودگی سے طاهر رکھے کہ اس مگر جنت کی طرف منتقل کیا اس نے آپ

حَبَّةَ الْمَادَى وَرَفَعَكَ إِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَصَلَّى
 كَرِجَتِ لَدُنِي مِثْلَ عِظَا نَرَانِي أَدْرَأَبْ كَمْ دَرَجَاتٍ بَلَدَ فَرَأَيْتُ أَبْ
 اللَّهُ عَلَيْكَ صَلَوةً لَقَرَّبَ بِهَا عَيْنُ رَسُولِهِ وَتَجَلَّيْنَاهُ
 خُذَا كِي رَحْمَتٍ هُوَ أَيْسَى رَحْمَتِ جِسِّ سَاسُخَرَتِ مَكِّي أَمَكُ شُكْرِي هُوَ
 أَكْبَرُ مَا مَبُولِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَواتِكَ وَ
 اذْكَرَ أَهْلِي بَرْكَاتِكَ وَأَوْفَى أَهْلِي رَسُولِكَ
 يَكْبِرُهُ رَحْمَتِي وَأَوْفَى دَافِرِ دَاكِلِ بَرْكَتِي أَسْأَلُكَ
 وَبَيْتِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ
 وَنَسْبُهُ خُلُقِي فِي سَبْجَةِ بَدْنِي غُلَامُ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٌ كَرَّمَ
 وَصَلَّى مَنْ كَسَلَتْ مِنْ أَوْلَادِهِ الظَّالِمِينَ وَصَلَّى مَنْ
 أَوْرَأَنَ كِي نَسْلٍ فِي سَبْجَةِ بَدْنِي غُلَامُ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٌ كَرَّمَ
 خَلَفَ مِنْ عِزَّتِي الظَّالِمِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
 رَحِيمٍ عَسَتْ كَيْ سَبْجَةِ بَدْنِي غُلَامُ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٌ كَرَّمَ
 السَّاجِدِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَاتِكَ وَ
 كَرَّمَ دَلَمَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَاتِكَ وَ

اِنِّزَاهِيْمَ تَحْلِي نَيْبِكَ اَنْ تَجْعَلَ سَعْيِي بِهْمُ مَشْكُوْرًا
 فرزند ابراہیم کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں کہ میری سہی کو قبول فرما
 وَ ذَنْبِيْ بِهْمُ مَغْفُوْرًا وَ حَيَاتِيْ بِهْمُ سَعِيْدَةً وَ عَاقِبَتِيْ
 میرے گناہ کو بخش دے میری زندگانی کو نیک فرما انجام
 بِهْمُ حَبِيْدَةً وَ حَوَائِجِيْ بِهْمُ مَقْضِيَّةٌ وَ اَفْعَالِيْ بِهْمُ
 بالغیر اور میری حاجات کو پورا کر دے میرے افعال کو
 مَرْضِيَّةٌ وَ اَفْوَارِيْ بِهْمُ مَسْعُوْدَةٌ وَ شُؤْنِيْ بِهْمُ
 ان کے ذریعہ سے پسندیدہ اور تمام امور کو سعادت سے مہرہ دار اور میرے احوال کو
 مَحْمُوْدَةٌ اَللّٰهُمَّ دَاخِلِيْنَ اِلَى التَّوْفِیْقِ وَ نَفْسِيْ عَنِ
 لائق تعریف بنا دے خدایا مجھے عمدہ توفیق عطا فرما اور تمام غم و تنگی
 كُلِّ هَمٍّ وَ ضِیْقٍ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ عِقَابِكَ وَ اَمْنَحْنِيْ
 کو مجھ سے دور فرما دے خدایا مجھے اپنے عقاب سے نجات دے
 تَوَابِكَ وَ اَسْكِنْنِيْ جَنَّاتِكَ وَ اَرْضُ قَبْرِ رِضْوَانِكَ وَ اَمَانِكَ
 اور مجھے ثواب عطا فرما کر جنت میں اپنی خوشنودی و لمان کے ساتھ ساکن فرما
 وَ اَشْرِكْ لِيْ فِيْ صَالِحِ دُعَائِيْ وَ اِلْدَفِيْ وَ اِلْدِيْ وَ جَبِيْمِ
 نہیں میری اچھی دعاؤں میں میرے والدین و فرزندان (بلکہ) تمام

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْأَخْيَارِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ
 زنده و مردہ مومنین و مومنات کو شریک فرما
 اِنَّكَ وَبِئِ انْبِاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ آمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 کیونکہ تیری باقیات صالحات کا سرپرست ہے آمین اسے دو جہانک پل بھلا
 زیارت کے اختتام پر اپنی حاجات طلب کریں خدا برائے
 گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر جناب علیمہ سعدیہ کی قبر کی زیارت کے لئے
 روانہ ہو جائیں وسط راہ میں زخمی شدگان جنگ احد کی قبور کے قریب
 کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھا جائے۔

زیارت زخمی شہداء احد

السلام عليكم يا شهداء يا سعداء يا خبباء يا نقباء
 اے شہیدان (راہِ فدا) اے سعادت مند اے اصحابِ نجیب و نقیب
 يا اهل الصديق والوفاء السلام عليكم يا مجاهدون
 اے اہل صدق و وفا آپ پر سلام ہو اے راہِ خدا میں جہاد کرنے والے
 في سبيل الله حق جهاد السلام عليكم بما صبرتم ففهم
 جیسے جہاد کا حق تھا اے صابرین و ساکنین جنت آپ پر

عُثْبَىٰ الدَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شَهْدَاءُ كَافَّةٍ عَامَّةٍ وَ

سلام ہو اے جینے شہیدان (راہ خدا) آپ پر سلام

رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں

اس کے بعد جناب حلیمہ سعدیہ مادر رضاعی پیغمبر اکرم کی قبر
کے قریب کھڑے ہو کر زیارت پڑھیں۔

زیارت جناب حلیمہ مادر رضاعی پیغمبر اکرم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ صَفِيِّ

اے مادر (رضاعی) جناب رسول خدا اے مادر صفی اللہ اے

اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ

مادر حبیب خدا آپ پر میرا سلام ہو اے جناب محمد

المُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُرْضِعَةَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ

مصطفیٰ کی ماں اے (جناب) رسول خدا کو دودھ پلانے والی اے

عَلَيْكَ يَا لَيْمَةَ السَّعْدِيَّةِ فَرَضَنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَ

حلیمہ سعدیہ آپ پر سلام ہو خدا آپ پر راضی و خوشنود ہو

أَرْضَاكَ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثَلًا لِّكَ وَمَا أَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 آپ کا مقام جنت قرار دے آپ پر خدا کی رحمت

وَبَرَكَاتُهُ

اور برکتیں ہوں

نیز عوام مومنین جو کہ بقیع میں دفن ہیں ان کے لئے یہ زیارت
 بھی پڑھیں۔

أَسْلَامٌ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ أَهْلِ لَا إِلَهَ
 لا الہ الا اللہ کہنے والوں کی طرف سے اہل لا الہ الا اللہ پر
 إِلَّا اللَّهُ يَا أَهْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 سلام ہو اس کلمہ پاک پر اعتقاد رکھنے والوں اس پاک کلمے کا واسطہ
 كَيْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا لَا إِلَهَ
 ذرا جہن بٹلا دو کہ آپ نے اس عقیدے کو قبر میں کیسے پایا اے
 إِلَّا اللَّهُ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنْ غَفِرَ لِمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
 معبود حقیقی اس پاک کلمہ کے ذریعہ ہر ایک اس پاک کلمہ کو کہنے والے
 اللَّهُ وَأَخْشَرُ فَا فِي زُمرَةٍ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 کہ بخش دے اور لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ و علی ولی اللہ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ ۝

کہنے والے کے زمرے میں ہیں بھی داخل کر دے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں جا کر مذکورہ کلمات پڑھے خداوند کریم پچاس سال کی عبادت کا ثواب اس کو عطا فرماتا ہے اور پچاس سال کے گناہ اس کے اور اس کے والدین کے محو فرماتا ہے۔

زیارت جناب اسماعیل فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام

اے حجاج کرام جب آپ بقیع کی زیارت سے فارغ ہو کر باہر

تشریف لائیں تو بخدادل کی طرف جاتے ہوئے شکر کے قریب ہی

جناب اسماعیل کی قبر ہے جا کر زیارت پڑھیں

السَّلَامُ عَلَىٰ حَبَّذِكَ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَىٰ أَيْبِكَ الْمُؤْتَمَنِ

آپ کے جبر (محمد مصطفیٰ) اور آپ کے باپ (علی) مرتضیٰ اور سردار

الرِّضَا السَّلَامُ عَلَى الشَّيْذَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّلَامُ

امام حسن و امام حسین پر سلام ہو سلام ہو جناب

عَلَى خَدِجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

ندیجہ پر جو کہ تمام مومنین اور فاطمہ زہرہ کی ماں ہیں

اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَةَ اُمِّ الْاَسْمَةِ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی
 جناب اُمّہ طاہرین کی ماں فاطمہ زہراء پر سلام ہو آخرت میں
 النَّفْسُ مِنَ الْخَاخِرَةِ مَجْزُورُ الْعُلُومِ الرَّاحِدَةِ شَفَاعَتِي فِي
 میری شفاعت کرنے والے نفوسِ فاخرہ اور موزن بحرِ علوم
 الْاَخِرَةِ وَ اَفْزَلِيَا فِي عَوْدِ الزُّوْجِ اِلَى الْعِظَامِ الْخَيْرَةِ
 پر سلام ہو اس وقت بھی وہ میرے اولیاء ہیں جبکہ پوسیدہ ہڈیوں کی
 اَسْمَةُ الْخَلْقِ وَ وِلَايَةِ الْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّعْبُ
 طرفِ مدح کی برگشت ہوگی وہ امان خلق اور دالیان حق ہیں اسے شخص شریف
 السَّيِّدُ لَيْفُ اسْمَعِيلُ بْنُ مَوْ لَانَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
 (جناب) اسمعیل فرزند مولانا حضرت جعفر صادق و طاہر
 الصَّادِقِ الطَّاهِرِ الْكَرِيمِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
 کریم آپ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے
 وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ مُصْطَفَاهُ وَاَنْ عَلِيًّا وَلِيُّهُ وَ
 کوئی معبود نہیں تحقیق کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے ہیں اور علی اس کے خلیفے
 مُجْتَبَاً وَاَنْ الْاِمَامَةَ فِيْ وَلَدِهِ اِلَى يَوْمِ الدِّينِ نَعْلَمُ
 ہوئے ولی ہیں قیامت تک امامت کا سلسلہ انہی کی اولاد میں جاری

ذَٰلِكَ عَلَیْمُ الْیَقِیْنِ وَنَحْنُ لَیْذَٰلِكَ مُعْتَقِدُونَ وَفِیْ نَعْمِهِمْ مُّجْتَبَدُونَ

رہے گا اسی پر ہمارا اعتقاد ہے اور ہم ان کی نصرت میں کوشاں ہیں

زیارت حضرت عبداللہ والد المحترم

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس نذرگوار کی قبر مسجد نبوی کے باب السلام کے مقابل الٹے

بازار کے آخری کوچ میں واقع ہے وہاں پہنچ کر یہ زیارت پڑھیں۔

السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا دُرِّ الْاَلَاءِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَمِیْنُ اللّٰهِ

اے ولی خدا اے امین خدا

السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نُورَ الْاَلَاءِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مَسْتُودِعَ

اے نور رسول کے محافظ آپ پر

نُورِ رَسُوْلِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا دَانَ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ

سلام ہو اے خاتم انبیاء کے پدر نذرگوار

السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مِیْنَ اَتَتْهٰی اِلَیْهِ الْوَدِیْعَةُ وَالْاَمَانَةُ

اے مضبوط امانت (نور محمدی) کے آخری امین آپ پر

النَّبِیَّةُ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مَنْ اَوْدَعَ اللّٰهُ فِیْ صُلْبِهِ

سلام ہو اے وہ جس کی پشت مبارک میں اللہ تعالیٰ

الطَّيِّبِ الطَّاهِرِ الْكَفِيِّ نُورِ رَسُولِ اللَّهِ الصَّادِقِ الْأَمِينِ
 نے نورِ صادق و امین رسولِ خدا کو امانت رکھا آپ پر سلام
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَشْهَدُ
 آپ پر سلام اے پدرِ سردارِ انبیاء و رسولان میں گواہی دیتا ہوں
 أَنَّكَ قَدْ حَفِظْتَ الْوَصِيَّةَ وَأَذَيْتَ الْأَمَانَةَ عَنْ
 کہ آپ نے وصیت کی حفاظت کی اور دھپہاں کے مالک کی ذمہ داری
 رَبِّ الْعَالَمِينَ فِي رَسُولِهِ وَكُنْتَ فِي دِينِكَ عَلَى
 رسولِ خدا کے بارے میں امانت کو ادا کیا آپ یقین کے ساتھ اپنے دین
 يَقِينٍ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ اتَّبَعْتَ دِينَ اللَّهِ عَلَى مِثْلِ جَهْدِكَ
 پر نازتھے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے جہدِ ابراہیم خلیل اللہ کے
 إِسْرَافٍ يَمْخُلِيلُ اللَّهُ فِي خَلْقِكَ وَبَعْدَ وَفَائِكَ
 طریقہ پر دین کی تابانی کی حیاتِ دعات میں آپ نے
 عَلَى مَرْضَاتِ اللَّهِ فِي رَسُولِهِ وَأَقْرَرْتَ وَصَدَّقْتَ
 خوشنودی خدا کو حاصل کیا جناب رسولِ خدا کی نبوت اور
 بِنُبُوَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَوَلَايَةِ أَمِيرِ
 ولایت امیرِ المومنین اور باقی آمَنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

المؤمنین علیہ السلام والایتہ الظاہرین خلیم
 امانت کا پتہ اتر کیا آپ کی موت و حیات میں
 السلام فصلی اللہ علیک حیا و میتا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 آپ پر خدا کی رحمت ہو اور برکتیں نازل ہوں

زیارت حضرت حمزہ صلوات اللہ علیہ

اے زائرین محترمین اس شہید راہ خدا کی زیارت کو فراموش نہ
 کرنا کیونکہ جناب مرحوم علامہ شیخ عباس قمی نے فخر المحققین سے نقل
 کیا ہے کہ حضرت حمزہ اور باقی شہیدان احد کی زیارت مستحب ہے۔
 بلکہ جناب رسول خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا
 جو شخص میری زیارت کرے اور میرے چچے حمزہ کی زیارت سے مشرف
 نہ ہو گویا اس نے مجھ پر جنگی بعض کتب میں ہے جناب فاطمہؑ آنحضرتؐ
 کی وفات کے بعد ہفتہ میں سوموار اور خمیس کے دن زیارت حمزہ کیلئے
 تشریف لے جاتی تھیں اور نماز و دعا میں مشغول رہتی تھیں تا وقت وفات
 اس سلسلہ کو جاری رکھا محمود بن بسیر کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت
 حمزہ کی زیارت کو گیا دیکھا تو جناب سیدہ دردتاک گریہ میں مشغول ہیں
 میں رُک گیا لیکن معصومہ کے گریہ سے میرا جگر پھٹ رہا تھا جب گریہ

ختم ہوا تو میں نے اگے بڑھ کر کہا اے مادرِ حنین! خدا کی قسم اچھے گریہ نے
میرے رگ و دل کو توڑ دیا ہے فرمایا کیا میں یہاں بھی آنسو بہانے کا
حق نہیں رکھتی جبکہ مجھے مدینے میں گریہ سے روکا گیا ہے۔ لہذا آپ
ہر حالت میں کوہِ احد کے پاس جا کر یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
اَعْوَابُہٗ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَ الشَّہَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَسَدَ
اَللّٰهِ اے افضل شہیدان آپ پر سلام ہو اے خیر خدا

اَللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِہٖ اَشْہَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاہَدْتَ فِی اللّٰہِ
اے تیرے رسولِ خدا آپ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق

عَمَّ وَاَجَلَّ وَاَحَدْتَ بِنَفْسِکَ وَنَهَضْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَسَدَ
آپ نے براہِ خدا میں جہاد کیا اور اپنے نفس کو قربان کر دیا میرے

کُنْتُ فِیْہِ عِنْدَ اللّٰہِ وَحُجَّتُ فِیْہِ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ
ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ نے رسولِ خدا کے ساتھ

لَا غِبَابَ لَیَّہِ اَنْتَ وَاَرْحٰی اَتِیْتُکَ مُتَقَرِّبًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
خفوس رکھا اور احکامِ الٰہی کی تعمیل کی آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ رسولِ خدا سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذَلِكَ رَاغِبًا إِلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ
 تقرب حاصل ہوں ان پر اور انکی آل پر رحمت خدا ہو آپ کی زیارت سے شفاعت کا
 اُبُنَّی بِزِيَارَتِكَ خَلَّاهُ نَفْسِي مُتَعَوِّذًا بِكَ مِنَ النَّارِ
 طالب ہوں نیز انکی زیارت کے سبب سے خلاصی نفس پا ہوں ہر نفس پر ظلم کرنے کی
 اسْتَحَقُّهَا مِثْلِي بِمَا جَلَيْتُ عَلَى نَفْسِي هَارِبًا وَمِنْ
 دوسرے مجھ جیسا جہنم کا مستحق ہے لیکن آپ کے سبب آتش جہنم سے بچنا مانگتا ہوں پست

ذُنُوبِي الْيَقِي اَحْتَطَبْتُهَا عَلَى ظَهْرِي فِرْعًا إِلَيْكَ
 پر جو گناہوں کا بوجھ میں نے ڈالا ہے ان سے آپ ہی کے ذریعے سے فرار کرتا ہوں رحمت
 رَجَاءَ رَحْمَةٍ رَقِي أَتَيْتُكَ مِنْ شِقَّةٍ لَعِينَةٍ
 خدا کا امید ہے کہ آپ کے ہاں پناہ گیر ہوں کہیں (دوسرے آپ کے ہاں مانگتا ہوں
 طَالِبًا فَصَالِكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَ أَذْبَرْتُ
 ہوں دعا لے کر جہنم سے اپنی گردن رہا کر اپنے کا طالب ہوں کہ نیک گناہوں سے میری
 ظَهْرِي ذُنُوبِي وَ أَتَيْتُ مَا أَسْحَطَ رَبِّي وَلَكِنَّا جِدْ
 پشت کو سگھیں بنا دیا ہے معصیت خدا میں مہر لہر جو کہ حاضر ہوا ہوں لیکن آپ
 أَحَدًا أَفْتَرَعُ إِلَيْكَ خَيْرًا لِي مِنْكُمْ أَهْلِي بَيْتِ
 لوگوں کے سوا اور کوئی بہتر نہیں ہے کہ جس کو نبی یاد

التَّجَمُّعُ فَلَنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ فَقِيرِي وَحَاجَتِي فَقَدْ
 سَتَاوَسَ بِيَوْمِ دُغْرَقَارِي كَيْ سَاقِدَ سَفَرِ كَرَكِي آيَا هِي لَهْدَابِي
 سِرْتُ إِلَيْكَ مَحْزُونًا وَآتَيْتُكَ مَكْرُوبًا وَاسْكَبْتُ
 فَعْرَ دِفَاقِ دِنِ (قیامت کو) میری شفاعت فرما دیں تہا آپ کی
 عَافِي عِنْدَكَ بِالْكَفَا وَصِرْتُ إِلَيْكَ مُفْرَدًا وَأَنْتَ
 خِدْمَتِ مِیْنِ عَاضِرِیْنِ دُرِّ حَالِکِ مِیْرَسِ اَنَسْرِ مِہْرِ رِہِجِ ہِیْنِ آپ ان بزرگواران
 یَسْتَنْتِ اَمْرِي فِي اِلَهٍ بِصَلَاتِهِ وَحُثْنِي عَلٰی سِرِّهِ
 مِیْرَسِ ہِیْنِ کَرِہِجِ کِی سَاقِدَ مَقْصَلِ ہِیْرَسِ اَوْرِیْکِی کَرَنے کی خدائے مجھے تشریف
 وَ دَلَّنِي عَلٰی فَضْلِهِ وَ هَدَانِي لِجَنَّتِهِ وَ رَحْمَتِي
 فَرَاہِجِ ۔ آپ کے فضل کی خدائے رہنمائی فرمائی اور مجھے دوستی رکھنے کی
 فِي الْوَفَادَةِ اِلَيْهِ وَ اَلْحَبْنِي طَلَبِ الْوَفَا اِيْجِ
 ہدایت کی اور آپ کے ہاں آنے کا تعزیم دلائی اور آپ کے ہاں کھڑے ہو کر خدائے
 عِنْدَكَ اَسْتَدُ اَهْلَ بَيْتٍ لَا يَشْقٰی مَنْ تَوَلَّاهُ
 حاجات طلب کرنے کا اشارہ فرمایا اسے خاندانِ نبوت آپ کا دوست بد بخت نہ ہوگا
 وَلَا يَحْبِيْبُ مَنْ اَتَاهُ ۔ وَلَا يَخْشَرُ مَنْ يَهْوِيْهِ
 اور ہر آنے والا نا امید نہ ہوئے گا آپ کی طرف جھکنے والا نقصان میں

وَلَا يَسْعَدُ مَنْ عَادَاكُمْ

نہیں ہے اور آپ کا دشمن سعادتمند نہیں ہے

زیارت قبور دیگر شہیدان اُحد (رضوان اللہ علیہم)

حضرت حمزہ کی قبر سے چند قدم آگے دیوار کے ساتھ ان حضرت
کی قبور ہیں وہاں یہ زیارت پڑھیں۔

السلامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ السَّلَامُ

(جناب، رسول خدا پیغمبر خدا جناب)

عَلَى مُحَمَّدٍ ثُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ

محمد بن عبد اللہ اور ان کی پاک اہل بیت پر

الطَّاهِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الشُّهَدَاءُ الْمُؤْمِنُونَ

سلام ہو اے شہیدانِ باایمان اے خاندان

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ بَیْتِ الْاِیْمَانِ وَالتَّوْحِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا
 اِیْمَانِ اور گوید پرست آپ پر سلام ہو اے خدا
 اَنْصَارَ رَسُوْلِهِ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یَمَّا
 اور اس کے رسول کی نصرت کرنے والو آپ پر سلام ہو سبب
 صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ اَخْلَقَكُمْ
 صبر آپ کو کیا خوب جنت پہنچا کر میں گواہی دیتا ہوں
 لِدِیْنِیْہِ وَاَصْطَفَاکُمْ لِرَسُوْلِیْہِ وَاَشْهَدُ اَنْکُمْ قَدْ
 کہ خدا نے آپ کو اپنے دین کے لئے منتخب فرمایا اور اپنے
 جَاہِدْتُمْ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِہِ وَدَبَبْتُمْ عَنْ
 رسول کہنے تہیں چنانچہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے قبول کیا اور دین و رسول خدا
 دِیْنِیْہِ اللّٰہِ وَحَقَّ نَبِیْیْہِ وَجَدْتُمْ بِاَنْفُسِکُمْ حُدُوْدَہُ
 کے دفاع کیا اور ان کے سامنے آپ نے جان بازی حکام
 وَاَشْهَدُ اَنْکُمْ قُتِلْتُمْ عَلٰی مِنْہَا جَوْرًا وَاَمْلَہُ
 میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ طریقہ رسول پر شہید ہوئے خدا آپ کو اپنے
 فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ وَحَقَّ نَبِیْیْہِ وَعِیْنِ الْاِسْلَامِ وَاٰلِہِ
 پیغمبر اور اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہترین

أَفْضَلُ الْجَزَاءِ وَعَرَفْنَا وَجْهَكُمْ فِي مَحَلِّ رِضْوَانِهِ

جزا عطا فرمائے ہم کو خدا مقامِ رضوان اور مدینہ الہام میں آپ کے

وَمَوْضِعِ إِسْطَرَامِيهِ مَعَ الْقَبِيَّينِ وَالصِّدِّيقِيْنَ وَ

رخائے مبارک سے تناسل فرمائے جہاں آپ انبیاء و صدیقین و

وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسَنَ أَوْلِيَّائِكَ رَفِيقَنَا

شہداء و صالحین کی معیت میں ہیں اور وہ بڑے اچھے رفیق ہیں

أَشْهَدُ أَنَّكُمْ حِزْبُ اللَّهِ وَأَنَّ مَنْ حَارَبَكُمْ فَقَدْ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی گروہ میں جس نے بھی آپ سے جنگ کی

حَارَبَ اللَّهَ وَأَنَّكُمْ لَبَيْنَ الْمُقَرَّبِينَ الْفَائِزِينَ

گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا پیار اور مقرب خدا میں

الَّذِينَ هُمْ أَخْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُزْكَوْنَ فَعَلَى

آپ زندہ ہیں اور پروردگارِ عالم سے رزق پاتے ہیں تمہارے

مَنْ قَتَلَكُمْ نَعْتُهُ اللَّهُ فَلَاحِكُمْ وَالسَّائِي

قاتین پر خداوندِ شنگار اور تمام درگن کی نعت ہو

أَجْمَعِينَ أُنِّيْكُمْ يَا أَهْلَ التَّوْحِيدِ زَائِرًا

اے اہل توحید آپ کے حق کو پہچان کر زیارت

وَيَجْعَلُكَ عَارِفًا وَيُزِيلَ زِيكُمُ إِلَى اللَّهِ مُتَقَرِّبًا
 کرنے آیا ہوں میں حال کو آپ کی زیارت سے قریب خدا پہنچانے
 وَيَسَاءَ سَكُونٌ مِّنْ شُرُوفِ الْأَعْمَالِ وَمَوْجِئِ الْأَفْئِلِ
 اور کپ شریف اعمال پسندیدہ افعال کا مجھے علم ہے
 عَالِمًا بِأَفْعَالِكُمْ سَلَامٌ اللَّهُ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ
 پس آپ پر خدا کا سلام و رحمت اور برکتیں نازل ہیں
 وَعَلَى مَنْ قَسَدَكُمُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ وَسَخَطُهُ
 اور تمہارے قاتلی پر خدا کی لعنت و غضب اور سختی نازل ہوگی
 اللَّهُمَّ انْفَعِنِي بِزِيَارَتِهِمْ وَكَيْفِي عَلَى قَصْدِهِمْ
 رہے خدایا ان کی زیارت میرے لئے نفع مند ہو ان کے قصد پر
 وَتَوْفِي عَلَى مَا تَوَلَّيْتَهُمْ عَلَيْكَ وَاجْمَعْ بَيْنِي
 مجھے جس ثابت قدم رکھ جس حق پر تھہرے ہیں مجھے بھی اسی پر جمع
 وَبَيْنَهُمْ فِي مَسْتَقَرِّ دَارِ رَحْمَتِكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ
 خدایا اچھے قرار گاہ رحمت میں مجھے ان کے ساتھ جمع فرماؤ گا وہی دیتا ہے
 إِنَّا قَسَرْنَا وَنَحْنُ بِكُمْ لِأَحْفَظُونَ
 آپ ہلوسہ بیش بیش ہیں اور ہم ہیں پیچھے آپ سے ہمیں

اس کے بعد سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کی تلاوت کریں۔

مساجد در مدینہ منورہ

- ① مسجد قبا کہ جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر ہوئی ہے روایت میں ہے کہ جو شخص اس مسجد دو رکعت نماز بجالائے اس کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا اور مادر ابراہیم بن رسول خدا کے کمرہ میں بھی نماز بجالائیں کیونکہ یہاں آنحضرتؐ نماز پڑھا کرتے تھے۔
- ② مسجد فضیح جو کہ مسجد قبا کے نزدیک ہے اس کو مسجد روز شمس بھی کہتے ہیں اس میں بھی نماز بجالائیں۔
- ③ مسجد فتح جس کو مسجد احزاب بھی کہتے ہیں۔

مسجد سلمان فارسیؑ

۴

مسجد امیر المومنینؑ

۵

مسجد زہراءؑ

۶

بیت الشرف امام زین العابدینؑ اور بیت الشرف امام

۷

جعفر صادقؑ ان سب میں نماز کے بعد اپنی حاجت طلب

کریں۔

مسجد قبلتین اس میں بھی دو رکعت نماز بجالائیں اور دُعا

۸

مانگیں۔ نیز مساجد جو کہ شہر مدینہ میں واقع ہیں مثل مسجد

غمامہ مسجد حضرت علیؑ اور مسجد حضرت زہراءؑ ان میں بھی

نماز پڑھیں۔

زیارت و دارع جناب رسول خدا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَسْتَوْدِعُكَ اللهُ
 میرا سلام ہو رسول خدا اچھو کہو خدا کے سپرد کرتا ہوں آپ کی
 اَسْتَرْعِیْكَ وَ اَسْتَرْعِیْكَ السَّلَامُ اَمْنٌ بِاللّٰهِ
 رعایت کا طالب ہوں اور آپ کو سلام عرض کرتا ہوں میں خدا اور جو
 وَ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَ دَلَّلْتَ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ
 کہہ آپ ساتھ لائے ہیں اور جس چیز کی راہنمائی فرمائی ان سب پر
 اَحْزَنَ الْعَهْدِ مَعًا لِزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَنِيْ
 ایساں رکھتا ہوں اسے خدایا یہ میری آخری زیارت قرار نہ دینا اگر تو نے مجھے دوبارہ
 قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنِّيْ أَشْهَدُ بِكَ مَسَامِيْ عَلَى مَا شَهِدْتُ
 آنے سے قبل موت سے دے دیا تو جس شے کی میں نے زندگی میں شہادت

عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي أَمْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَ أَنْتَ

وہ موت کے بعد بھی اسی کا شاہد ہوں یعنی تیرے سوا کوئی
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ

معبود نہیں اور (جناب) محمدؐ تیرے بندے اور رسول ہیں آنحضرتؐ پر اور

عَلَيْهِ وَ إِلَه

ان کی اکل پر خدا کی رحمت ہو

زیارت شہداء بدر (رضوان اللہ علیہم)

مکتے اور مدینے کے درمیان میں ایک تیسرے بنام بدر آتا ہے۔ وہاں گاڑی سے اتر کر شہداء بدر کی قبور پر کھڑے ہو کر جو زیارت شہداء احد کے متعلق گذر چکی ہے۔ وہی یہاں بھی پڑھنی چاہیے۔ اور مسجد عریش میں نماز تحمیت پڑھیں۔

تنبیہ

اگر کسی کو قلعہ خیبر دیکھنے کا شوق ہو تو مدینہ منورہ ہی سے گاڑی کے ذریعہ جا کر اس منظر عام کو دیکھیں۔ اور واپس لوٹ آئیں۔

طواف النساء

حج تمتع اور عمرہ مفردہ بجا لانے والوں پر طواف النساء واجب ہے
یہ طواف عورت و مرد دونوں پر واجب ہے۔ اگر کوئی طواف النساء نہ
بجالائے تو اس پر عورت کے ساتھ جراح کرنا حرام رہے گا۔ جب تک
طواف النساء نہ بجالائے گا۔ اگر کوئی طواف النساء پر حاکم نہ ہو تو ناسب بنا
سکتا ہے۔ تاہم یوں نیت کرے کہ منوب عنہ کی نیت میں طواف النساء
بجالاتا ہوں واجب قرینۃ الی اللہ۔
عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے
طواف النساء اور اس کی نماز طواف زیارت کی مانند ہے۔

دعا کے روزِ عرفہ

سب توفیق اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جانوں کا
پروردگار ہے۔ بارِ اہلِ بیت سے ہی لئے تمام توفیقیں
ہیں۔ لئے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے، اسے
بزرگی و اعزاز والے اسے پاسے والوں کے پاسے
والے، اسے ہر مسکن کے عبود اسنے ہر مخلوق کے
خالق اللہ ہر چیز کے مالک و وارث۔ اس کے مثل کوئی
بیز نہیں ہے اور نہ کوئی چیز اس کے حکم سے پوشیدہ
ہے۔ وہ ہر چیز پر ملای اور ہر شے پر مگران ہے۔
تو ہی وہ افر ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو
ایکہ ایکہ اور کیا دیکھتا ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے
کو تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو تجھے والا اور آہستہ

وَكَا مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي يَوْمِ عَرَفَةَ -

اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ الْغَلِيظِ اَللّٰهُمَّ لَكَ
السُّكُوتُ بِحَقِّ نِعَمِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ
وَالْجَنَّةِ وَالْاَدْنَىٰ مَلَا مَلَا وَرَبِّ الْكَوْكَبِ
قِيَامَهُ لَيْلٍ مَا كُنُوْهُ وَكَلَامِي كَحَقِّ
مَعْلُوْمِي وَوَارِثِ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَيْسَ
كَشَيْءٌ يَمْنِيُّ وَ لَكَ بِفَضْلِكَ عِنْدَهُ عِلْمٌ
قَدِيْمٌ وَ وَهْوٌ يَكُنِيُّ وَ يَحْيِيُّ دَعْوُو
عَلِيٍّ كَلِيٍّ عَنِ تَوْفِيْقِكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَكَ
اَللّٰهُ اَلَا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الْمُتَّخِذُ الْاَعْرَافَ
الْمُسْتَقْرِزُ وَ اَنْتَ اللّٰهُ لَكَ اَلَا اَنْتَ
اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْمُسْتَكْرِزُ لِمَنْ لَقِيْتَهُمُ الْمُتَّقِيْمُ

تو کس قدر مہربانی کرنے والا ہے۔ اسے محنت والے تو
 کہتا جانتے والا ہے۔ پاک ہے تیری ذات اسے صاحب
 اقتدار تو کس قدر قوی و توانا ہے۔ اسے کہیں تیرا دیکھ
 کم کہتا دیکھ ہے۔ اسے بندہ برتر، تیرا مہربان، بندہ ہے
 تو من و مرغی، شریف و جلیل، مملکت و مہر بادشاہی اور
 عہد و سائنس کا مالک ہے۔ پاک ہے تیری ذات، تو
 نے جہانوں کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے۔ تجھ ہی سے
 برایت کا عرفان حاصل ہوا ہے۔ لہذا جو تجھے دین یا
 دنیا کے لئے طلب کرے تجھے پاگلے گا۔ تو مسند
 و پاک ہے۔ جو بھی تیرے علم ہی سے وہ تیرے سامنے
 سرنگوں، اور جو کچھ اس کے نیچے ہے وہ تیری محنت
 کے آگے سرنگم اور جملہ مخلوقات تیری امانت کا جوا
 اپنی گردن میں ڈالے ہوئے ہے۔ پاک ہے تیری ذات
 کہ وہ اس سے تجھے ماننا جاسکتا ہے۔ دیکھے تو لا
 اور چھڑا جاسکتا ہے۔ دیکھ پر کسی کا خیل پل سکتا
 ہے۔ دیکھے دھوکا جاسکتا ہے۔ دیکھے سے نزاع
 ہو سکتا ہے، دیکھے مقابلہ، دیکھے جھگڑا جاسکتا ہے
 اور دیکھے دھوکا اور قرب دیا جاسکتا ہے۔ پاک ہے
 تیری ذات، تیرا راستہ سیدھا اور ہموار، تیرا فرمان
 سرا سر حق و صواب اور تو زندہ رہے ناز ہے پاک
 ہے تو۔ تیری گفتار محنت آسیر، تیرا فیصلہ قطعی اور تیرا اور
 حق ہے۔ پاک ہے تو، دیکھ تو کوئی تیری مشیت کو رد
 کر سکتا ہے اور نہ کوئی تیری بات کو بدل سکتا ہے۔
 پاک ہے تو اسے دیکھندہ و فانی نہیں ملے۔ اسے آسمان
 کے خلق فرماتے والے اور ذی کرم پیروں کے پیدا کرنے
 والے تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں۔ ایسی تعریفیں
 جن کی بیشک تیری بیشک سے وابستہ ہے اور

يَمَّا كَ وَغِيَرَتِ الْبَدَايَةُ بِمَوْلَاكَ
 كَمَنْ التَّمَسُّكُ لِيَأْتِي بِ
 دُنْيَا وَحَدَاكَ سُبْحَانَكَ خُتَمُ
 لَكَ مِنْ جَدِي فِي جِلْدِكَ
 وَخُتَمُ كَقَطْعَتِكَ مَا كُذِّبَتْ
 عَقْلِيكَ مَا نَقَادَ الْبَشَرِيَّةِ
 لَكَ كَمَنْ خَلَقَكَ سُبْحَانَكَ لَا
 تُعْشَى وَلَا تُنْشَى وَلَا تُفْشَى وَلَا
 تُسْشَى وَلَا تُفْشَى وَلَا تُفْشَى وَلَا
 وَلَا تُفْشَى وَلَا تُفْشَى وَلَا تُفْشَى وَلَا
 لَا تُفْشَى وَلَا تُفْشَى وَلَا تُفْشَى وَلَا
 تُفْشَى وَلَا تُفْشَى وَلَا تُفْشَى وَلَا
 جَدُّ وَ أَمْرُكَ تَرْتَدُّ وَ
 أَنْتَ حَقٌّ صَبَدُّ سُبْحَانَكَ
 قَوْلُكَ خَلْقٌ وَ قَضَاؤُكَ
 خَلْقٌ وَ إِنْ أَدْنَىكَ عِلْمٌ
 سُبْحَانَكَ لَا كَا وَ لِيُفْشَى
 وَلَا مُبْدِلٌ لِيُفْشَى
 سُبْحَانَكَ يَا هُوَ الدِّيَاتِ
 قَا طَرَا لِيُفْشَى بَارِيَّ الْفِيضَاتِ
 لَكَ الْعَمْدُ حَمْدًا كَيْدُ
 يَدَا وَ اِحْتِمْ لَكَ الْعَمْدُ حَمْدًا
 خَالِدًا بِمَغْنَمِكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ
 حَمْدًا بِإِزَائِي صَفْحَكَ وَ لَكَ
 الْعَمْدُ حَمْدًا بِتَوْفِيكَ عَلَى
 يَا صَبَاكَ وَ لَكَ الْعَمْدُ حَمْدًا
 مَعَ حَمْدِ مَنْ حَامِدٌ وَ شُكْرًا

يَقْبَضُ عَنْهُ فَمُخْرَجٌ فَأَكْبَرُ
عَنْهُ لَا يَنْبَغِي إِلَّا أَنْكَرُ
يَنْقَرِبُ بِهِ إِلَّا إِلَيْكَ
عَنْهُ يَسْتَعْدِمُ بِهِ الْأَقْلُ
وَيَسْتَعْدِي بِهِ كَوَامُ الْأَجْرِ
عَنْهُ يَتَحَاكَمُ عَلَى الْوُزْرِ
الْأَمْرَةِ وَيَكْلَهُدُ أَهْوَكَ
سَمَاوَةً عَنْهُ يَنْجُو عَنْ
إِخْطَايَةِ الْحَفْظَةِ وَ يَزِيدُهُ
عَلَى مَا أَحْصَاهُ فِي كِتَابِكَ
الْقَبِيحَ عَنْهُ الْوَالِدُ طَرَفَكَ
الْمُجِيدَ وَ يَكُونُ الْخُرُوجُ
الْقَبِيحَ عَنْهُ يَكُونُ كُنْزُكَ
لَوَائِبَ وَ يَنْتَهِي حَقُّكَ
عَنْهُ عَقْدُكَ عَنْهُ الْكَافُورُ
وَقَدْ كَلَامُهُ وَبِطَانَتِهِ وَ قَدْ
يَصْدُرُ الْخَلْقَ عَنْهُ كَمُ
يَعْلَمُكَ خَلْقُ بَيْتِكَ وَكَأ
يُفْرِكُ أَمْرًا سَوَاكَ تَطْلُعُ
عَنْهُ يَبْكَ مِنْ الْبَيْتِ فِي
خَفَايَاكَ وَ يَزِيدُكَ مِنْ أَعْدَى
تَرْكُكَ كَوْنِيكَ عَنْهُ يَجْمَعُ
مَا تَحْلُمُ مِنَ الْعَالَمِ وَ يَنْظُمُ
مَا أَنْتَ خَالِقُهُ مِنْ بَيْتِكَ عَنْهُ
لَا عَيْنَ أَنْتَ إِلَى قَوْلِكَ
إِمْنًا وَلَا أَحْصَى عَنْ جَمَادِكَ
بِهِ عَنْهُ يَجُوبُ بِكَرَمِكَ

أَلَمْ يَرْجِدْ بِدُفْعِهِ وَتَجَلَدَ بِمِزْنِهِ
 بَعْدَ مَزْنِهِ فَلَوْلَا مَشْكُ حَمَلُهُ
 يَجِبُ بِكُلِّ مِزْنٍ وَبِحَبْلِكَ وَبِقَابِلِ
 عِلَّ حَبْلِكَ ذَاتَ حَبْلٍ عَلَى مِشْكَبِ
 قَالِ مِشْكَبِ أَلَمْ تَنْقَبْهُ الْمَضْطَقِ
 الْمَشْغُورِ الْمُقَرَّبِ أَفَعَلَّ حَبْلُكَ
 ذِيَارَةَ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مَا تَكُ وَ
 تَرْجَمَ عَلَيْهِ أَمْتَكُمْ وَحَبَابِكَ رَبِّ
 صَبَّ عَلَى مِشْكَبِ ذَا إِلَهٍ صَلَوَةٌ
 زَاكِيَةٌ لَا تَكُونُ صَلَوَةٌ إِلَّا بِهَا
 وَصَلَّ عَلَيْهِ صَلَوَةٌ كَاتِبَةٌ لَا تَكُونُ
 صَلَوَةٌ إِلَّا بِهَا وَصَلَّ عَلَيْهِ
 صَلَوَةٌ زَاكِيَةٌ لَا تَكُونُ صَلَوَةٌ
 تَوْفَقًا رَبِّ صَلَّ عَلَى مِشْكَبِ وَ
 إِلَهٍ صَلَوَةٌ مُزْجِيَةً وَخُزْجِيَةً
 عَلَى رِجَالِهِ وَصَلَّ عَلَيْهِ صَلَوَةٌ
 تَوْفِيْقِيَّةٌ وَتَوْفِيْقِيَّةٌ عَلَى رِجَالِهِ
 وَصَلَّ عَلَيْهِ صَلَوَةٌ تَزَاوَلِيَّةٌ
 إِلَّا بِهَا وَلَا تَكُونُ إِلَّا بِهَا أَفَعَلَّ
 رَبِّ صَلَّ عَلَى مِشْكَبِ ذَا إِلَهٍ صَلَوَةٌ
 تَجَارِبُ رِجَالِهِ رَبِّ صَلَّ عَلَى رِجَالِهِ
 بِحَقَائِقِهِ وَلَا تَكُونُ إِلَّا بِهَا أَفَعَلَّ
 كَلْبَانِيَّةٌ رَبِّ صَلَّ عَلَى مِشْكَبِ
 ذَا إِلَهٍ صَلَوَةٌ تَكُونُ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ
 مَلَائِكَتِكَ وَرُسُلِكَ وَ
 رُسُلِكَ ذَا إِلَهٍ صَلَّ عَلَى رِجَالِهِ
 وَكَلْبَانِيَّةٌ عَلَى صَلَوَاتِ عِبَادِكَ

مِنْ جَنَّةٍ قَرِيبَةٍ وَأَعْلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
 وَجِبْرِيلَ عَلَىٰ سَلَوَاتٍ عَلَىٰ سَلَوَاتٍ
 وَتَرَاتٍ مِنْ أَشْأَانِ لَعَلَّكَ
 تَرْتَحِلُ عَلَيْهِ وَأَلَيْهِمْ قَدْرُ
 يَكُنْ سَلَوَاتٍ مَسَافَةٍ وَتَشْتَاقُ
 وَتَكُنْ تَكُنْ وَتَكُنْ لَهُ سَلَوَاتٍ
 لَكَ وَلَيْسَ مَعَكَ وَتَكُنْ مَعَهُ
 ذَاكَ سَلَوَاتٍ تَقْضَاهُ مَعَهُ لَكَ
 السَّلَوَاتِ جَنَّةٍ مَعَ الْقَرِيبِ حَا
 عَلَىٰ كَرَمِهِ الْقِيَامَةِ وَالْقِيَامَةِ
 تَقْضَاهُ مَعَهُ لَكَ سَلَوَاتٍ
 تَجِدُ سَلَوَاتٍ عَلَىٰ أَهْلِ
 بَيْتِهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ لَكَ
 تَجِدُ سَلَوَاتٍ مَعَهُ وَتَكُنْ
 حَقَّقْ وَتَكُنْ وَتَكُنْ
 فِي أَمْرِ جَنَّةٍ وَجِبْرِيلَ عَلَىٰ سَلَوَاتٍ
 وَتَكُنْ تَكُنْ مَعَهُ السَّلَوَاتِ
 وَالَّذِينَ تَكُنْ مَعَهُ لَكَ
 وَتَكُنْ مَعَهُ لَكَ سَلَوَاتٍ
 الْبَسَلُكَ إِلَىٰ بَيْتِكَ تَكُنْ
 عَلَىٰ مَعَهُ لَكَ سَلَوَاتٍ
 لَكَ مَعَهُ مَعَهُ وَتَكُنْ
 وَتَكُنْ لَكَ مَعَهُ لَكَ
 سَلَوَاتٍ لَكَ مَعَهُ لَكَ
 سَلَوَاتٍ لَكَ مَعَهُ لَكَ

رسولوں اور اطاعت کرنے والوں کے درود و رحمت
 کو شامی جو اہل بیت پر نازل ہوا ہے، انہوں نے
 اور تیری رحمت کو قبول کرنے والوں کے درود و رحمت
 پر مشتمل جو اہل بیت پر نازل ہوا ہے، انہوں نے
 قبول کیا اور عالم و مومنین کو اس کی رحمت پر دعا کی
 یہ دعا کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت پر دعا کی
 فرما جو کثرت و اعتدال و سبب و معلول کو محیط ہے۔ ان پر اور
 ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیرے نزدیک
 تیرے وعدہ و وعید کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ اور ان
 و معتزل کے ساتھ ایسی رحمت بھیجتا ہے کہ ان کے
 پیچھے کے وقت بھی رحمت نازل ہوگی کہ ان کے
 و پیچھے کے وقت بھی رحمت نازل ہوگی کہ ان کے
 اتنا بڑھاتا ہے کہ ان کے پیچھے رحمت نازل ہوگی کہ ان کے
 کر کے۔ پھر دعا کہ ان کے آل پر ایسی رحمت نازل
 فرما جو ان کے پیچھے رحمت نازل ہوگی کہ ان کے
 مقرب و راء۔ اپنے علم کا عزیز و وارث اور اپنے دین کا
 اور زمین میں اپنا علیہ و جانشین اور بندہ و پناہی جنت
 بنایا اور ان کے ساتھ رحمت نازل ہوگی کہ ان کے
 ان کی سے پاک و صاف کیا اور ان کے پیچھے رحمت نازل
 کرے اور ان کے ساتھ رحمت نازل ہوگی کہ ان کے
 ہر دو دعا کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت پر دعا کی
 فرما جس کے دلیرانہ ان کے لئے اپنی بخشش و رحمت
 کو کثرت و اعتدال کے لئے علیہ و جانشین و وارث نازل کرے
 اور اپنے رحمت و سبب و معلول کے لئے اپنی رحمت نازل
 فرما کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت پر دعا کی
 ان پر اور ان کے آل پر ایسی رحمت نازل
 فرما کہ ان کی رحمت نازل ہوگی کہ ان کے
 کی کوئی انتہا اور ان کی کوئی آخری گناہ نہ ہو۔ دعا کہ اے

یہ عبادت مالا یفا آیتوں پر مبنی ہے۔
 صَلِّ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ مُحَمَّدُ
 وَ عَلَیْکَ سَلْوَاتُکَ وَ مَا تَوْکَلْتُ
 عَدَدَ اَرْضِیْنِکَ وَ مَا تَحْتُکَ
 بَلَدٌ یَنْتَحِیْنَ صَلَوةً تَعْلُوْهُنَّ مِنْکَ
 زَلَمَی وَ تَنْکَبُوْنَ مِنْکَ وَ لَکُمْ
 مَسْجِدٌ یَنْتَظِرُکُمْ اَبَدًا اَللّٰهُ
 اِنَّکَ اَنْتَ مِنْکَ فِی کَلِمَ اَقَابِ
 یَا مَیْمَنَ اَمْسِکْ عَلَیْکَ
 مَسْکَدٌ فِی بِلَادِکَ یَعْلَمُ اَنْ
 حَبْلُکَ یَحْمِلُکَ وَ حَقْلُکَ الدَّیْنِیَّةُ
 اِلَیْ یَضْرِبُ اَبْنِکَ وَ اَقْبُوْکَ عَلَیْکُمْ
 وَ عَدُوْکَ مَغْصِبُکَ وَ اَمُوْکَ
 یَا مَوْحِلَ اَرَامِیَّةٍ وَ اِلَیْکَ
 لَقِیْمَہِ وَ اَلَا یَقْدَرُ عَلَیْکَ
 لَا یَا اَحْمَدُ عَنَدَکَ مَنَاجِیْرُ
 عِصْمَۃِ الْاَوْدَیْنِ وَ لَقِیْمُ
 الْمُؤْمِنِیْنَ وَ عِلْمُکَ الْمُسْتَبِیْنِ
 وَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
 یَا اَوْفَوْعَ یَا اَرْحَمَ مَا اَنْعَمْتَ
 بِہِ عَلَیْکَ
 وَ اَوْفِیْ عَلَیْکَ فِیْہِ وَ اَسْجِدْ
 مِنْ لَدُنْکَ سَلْطَنًا نَّیْسَیْنًا
 اَفْتَحْ لَہُ قُلُوبًا فِیْہِ وَ اَعِیْذْ
 بِرُتُوْبِکَ اَلَا اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَنْتَ
 وَ قُوْۃُ عَصْبَۃُکَ وَ رَاۃُ
 دَاۃِہِ یُحْفِظُکَ کُلَّ اَمْرٍ
 یَسْکُنُ فِیْکَ کَا مَ دُوْۃُ یَسْکُنُ

ان پر ایسی رحمت نازل فرما کہ جسے کوشش اور ہر کچھ
 ذریعہ پر عمل کر کے نہیں ہو سکتا اور اس مسئلہ کی جو
 کہ آسمانوں اور جو کچھ آسمانوں کے اوپر ہے سب کو
 جو اسے اور زمینوں اور جو کچھ زمینوں کے نیچے اور ان
 کے اندر ہے ان کے شمار کے برابر ہو۔ ایسی رحمت جو ان
 تیرے قریب کی منزل اعلیٰ پر پہنچا دے اور جس سے
 لئے اور ان کے لئے سرایہ خوشنودی جو اب اپنے نبی
 اور سرور معنوں سے ہمیشہ متصل رہے۔ بار اہل بیت
 پر زندہ ہیں ایک ساتھ ہے امام کے قریب اپنے دین کی تائید
 فرمائی ہے جسے تو اپنے نبیوں کے لئے نشانِ ہدایت
 قرار دیا۔ اور شہروں کی مثالِ ہدایت بنا کر قائم کیا ہے
 تو نے اپنے بیانِ اطاعت کو اس کے بیانِ اطاعت
 سے وابستہ کر دیا ہے اپنی رضا و خوشنودی کا دلیلیہ
 قرار دیا جس کی اطاعت فرض کر دی جس کی نافرمانی
 سے ڈرایا جس کے احکام کی عطا و ہدی اور اس کے پاس
 کرنے پر باز رہنے کا حکم دیا۔ اور یہ کہ کوئی اس کے بٹنے
 والا اس سے آگے نہ بڑھے اور کوئی پیچھے نہ رہے
 والا اس سے پیچھے نہ رہے۔ وہ پناہ طلب کرنے
 والوں کے لئے سرورِ مہمانِ حفاظت، اہلِ جہان کے
 لئے ہلے پناہ، وابستہ کوئی دامن کے لئے مقبولِ مہلا
 اور تمام جہان کی رافق و دینا شمس ہے۔ بار اہل بیت
 اپنے دلی و دیشما کے دل میں اس کا تمام پر جیسے فرما
 ہے، انا سے شکر کا الہام فرما اور اس کے دہرے کے
 دیا ہی احاسے شکر کا بندہ ہمارے دل میں پیدا کر
 اور اسے اپنی طرف سے ایسا تسلط عطا فرما جس سے ہر
 طرح کی عود پیچھے اور اس کے لئے کامیابی کا عملیاتی
 راہ آسان محول دے اور اپنے منسوبِ مبارک سے

[illegible]

سرگرم عمل، ان کے زمانہ اقتدار کے متعلق اہل ان کے لئے
چشم بظاہر رہی، ایسی رحمت جو باریک، باریز اور بڑھنے
والی اور ہر صبح و شام نانی جو نہ والی جو اہل ان کے بڑا
ان کے دربار و طبیب پر ملائی جنہوں نے اہل ان کے کاہل
کو صلح و تقویٰ کی بنیادوں پر قائم کیا اور ان کے حالات
کی اصلاح فرما اہل ان کی تو بہ قبول فرما چکے تو بہ قبول
کرنے والہ رحم کرنے والا اور سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔
اور ہمیں اپنی رحمت کے وسیلے سے ان کے ساتھ
داد و سلام (رحمت) ملیا مگر دے۔ اسے سب قبول سے
زیادہ رحم، پروا دے گا اور ہر مرد و دین سے ہے تو
نے شرف، عزت اور عقبت بخشے جس میں ان کی توفیق
پیدا کی اور اپنے محمود و گزشتہ احسان فرمائی اپنے
علیوں کو فرما ان کیا اہل ان کے وسیلے سے اپنے غفلت
پر تفتقل فرمایا ہے اسے اللہ تعالیٰ فرما دے قبول کی
پر توفیق ان کی غفلت سے پیدا اور غفلت کے بعد
انعام و احسان فرما دے۔ اس طرح کہ ان کے ان لوگوں
میں سے توفیق و جنہیں توفیق اپنے دین کی ہدایت کی،
اپنے احسان سے ان کی توفیق بخشی جس میں ان کی توفیق کے
ذریعہ خلافت کی جنہیں ان کا واسطہ ہے ان کے داخل کیا اور
اپنے دستار کی توفیق اہل ان کی توفیق کی ہدایت
فرمائی ہے۔ ان میں ہر توفیق سے حکم دیا تو اس نے خود
نما اور اپنے کیا توفیق بڑا اور اپنی سعادت سے
روکا تو وہ تیسرے حکم کے خلاف ہر صبح و شام تکبیر پڑھا
یہ جو ہے فائدہ اور تیسرے مقابلہ میں تکبیر کی توفیق سے نہ تھا
بلکہ خواہش نفس تھی اسے ایسے کاموں کی دعوت تھی
جس سے توفیق روکا اور ڈرا تھا۔ اور تیسرے دشمن اور
اس کے دشمن (دشمنان ملعون) نے ان کاموں میں اس

الرَّاغِبَاتِ وَسَبَّحُوا عَلَيْهِمْ وَعَلَى
 أَنْفُسِهِمْ وَاجْتَمَعُوا عَلَى الْقَوْلِ
 آمَنَهُمْ وَأَصْلَحَ لَهُمْ شُؤْنُهُمْ
 وَتَبَّ عَلَيْهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْقَابِضُ
 الرَّحِيمُ وَتَمَّ الْقَافِرُونَ وَ
 اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَنْقُرُ فِي كِتَابِ السَّلَامِ
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 اللَّهُمَّ زَهِّبْ كُوفُومَ عُرْفَةِ يَوْمِ
 شُرُوتِهِ وَكَوْثَرَةَ عُرْفِهِ يَوْمَ كُفْرَتِ
 فِيهِ وَخَبْرَتِكَ وَكَلَمَتِ فِيهِ بِعَمَلِهِ
 وَاجْعَلْ فِيهِ عَمَلَتَكَ وَتَحَقَّقْ
 بِهِ عَلَى عِبَادِكَ اللَّهُمَّ وَأَنَا
 عَبْدُكَ الَّذِي أَلَمَسْتُ عَلَيْكَ كَيْلَ
 خَلْقِكَ كَيْدَ وَتَقَدَّرَ خَلْقُكَ إِنَاءُ
 تَجَعَّلَتْهُ وَمَعْنَى هَدْيَتِكَ لِيَدَيْكَ
 وَوَقَفَتْهُ بِسُوءِكَ وَعَصْنَتُهُمَا
 بِسُوءِكَ وَأَدْخَلَتْهُ فِي جَهَنَّمَ
 وَأَنْزَلَتْهُ لِيَوْمِ الْآزِمَةِ يَا عَبْدَكَ
 وَخَلْقَكَ أَوْ أَعْدَابِكَ ثُمَّ أَمَرَهُ
 فَلَمَّا قَامَ وَرَاحَ بَنِيكَ فَلَمْ يَأْمُرْ
 وَكَلِمَتُهُ عَنْ مَنَاصِبِهِ
 نَحَاكَتْ أَمْرَكَ إِلَى تَهْلِيكَ
 مَعَانِدُكَ كَلَامُكَ وَلَا اسْتِغْنَاءَ
 عَلَيْكَ بَلَدُكَ وَهَوَاؤُهُ إِلَى مَا
 رَزَقَتْهُ وَالْإِلَاحُ وَرَزَقَتْهُ وَاعْتَادَتْهُ
 عَلَى ذَلِكِ عَدُوُّكَ وَغَدُوُّكَ
 فَأَقْدَمَ عَلَيْهِ عَارِضًا بِوَعِيدِكَ

ثُمَّ أَتَيْتُكَ ذِيكَ بِالْإِثْمَانِ إِلَيْكَ
 وَالْقَدْرُ وَالْإِسْكَانُ ذِيكَ وَمَنْ
 الظَّنُّ بِكَ وَالْطَّعْنُ بِمَا عِنْدَكَ
 كَفَعْتُ بِهَاجَتِكَ الْإِنْفَى قُلْ مَا
 يَجِبُ عَلَيْكَ ذِيكَ وَسَالِفُ
 مَسْئَلَةِ التَّغْيِيرِ الْبَالِغِ الْبَاقِ
 التَّغْيِيرِ الْعَالِيَةِ الْمُسْتَعْرِجَةِ وَمَنْ
 ذِيكَ بِعَيْنِهِ وَتَحْصِيلُهُ وَتَمَوْذَا
 وَتَمَوْذَا أَلَا مَسْئَلَةُ الْبَاقِ
 الْمُسْتَعْرِجِينَ وَلَا مَسْئَلَةَ الْبَاقِ
 الْبَاقِيَيْنِ وَأَنَا بَعْدَ آخِرِ
 الْأَقْلَامِ وَأَذَلُّ الْأَقْلَامِ
 وَمِنْ الْأَقْلَامِ أَوْ ذَهَبًا قَبْلَ
 كَرِّهَا بِحُلِّ الْمُسْتَعْرِجِينَ وَلَا مَسْئَلَةَ
 الْمُسْتَعْرِجِينَ وَبِأَمْرِ مَنْ يَأْتِيهِ
 الْعَاوِيَةُ وَيَقْعُدُ لَهَا نَحْوُ
 الْفَارِغِينَ وَأَنَا الْمُسْتَعْرِجُ الْمُسْتَعْرِجُ
 الْفَارِغُ الْعَاوِيَةُ أَلَا الْإِنْفَى أَشَدُّ
 عَلَيْكَ مُسْجِدًا أَلَا الْإِنْفَى عَصَاكَ
 مُسْجِدًا أَلَا الْإِنْفَى اسْتَغْلَى وَرِثَ
 جِبَابِكَ وَبَارَكَ أَلَا الْإِنْفَى حَابِ
 جِبَابِكَ وَأَمْسَكَ أَلَا الْإِنْفَى كَفْ
 يَرْحَبُ سَطْوَتِكَ وَتَحْصِيلُ
 جَابِكَ أَلَا الْبَاقِي عَنْ تَحْصِيلِ
 أَلَا الْمُسْتَعْرِجِينَ بِمَسْئَلَتِهِ أَلَا الْفَوْزُ
 الْبَاقِي أَلَا الْفَوْزُ الْفَوْزُ الْفَوْزُ

سے جیسا اور تیرے سامنے علم کلام ثالث کی میں
 فرماؤں جو تیرے بندوں سے دور تارا اور تیرے جوت
 راہ میں تیرے جوتی میں سے پہلے اس اور تیرے
 ناب سے غوث خود نہ بچاؤں میں خود ہی اپنے تیرے
 مرم اور طوطی سے تیرے کے تیرے میں گواہی پہلے تیرے
 ہی تیرے سے ماری اور تیرے درجہ و تیرے تیرے
 ہوں۔ میں تیرے اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے
 تیرے غوث تیرے سے منتخب کیا۔ اس کے حق کا واسطہ
 دیتا ہوں تیرے اپنے لیے پسند فرما دیں گے
 حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے تیرے کائنات میں سے
 برگزیدہ کیا اور جسے اپنے احکام کی جہاں کے
 سامنے بن لیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی جہاں
 کو اپنی اظہار سے تیرے اور جس کی تیرے تیرے
 کے بازو قرار دیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی
 جہاں کو اپنی جہاں سے تیرے اور جس کی تیرے کو اپنی
 دشمنی سے وابستہ کیا ہے۔ جسے آپ کے حق اس
 واپس رحمت میں ڈھانپ لے جس سے اپنے تیرے کو
 دھما پتا ہے جو تیرے جہاں سے رحمت بردار ہو کر تیرے
 تار و فریاد کہے اور تیرے ہو کر تیرے واپس رحمت
 میں پناہ چاہے۔ اور جس طرح اپنے اظہار سے تیرے
 اور تیرے رحمت و اظہار کی ہر رحمتی فرما ہے اس کی
 طرح میری ہر رحمتی فرما دیں گے ان کو تیرے جہاں
 نے تیرے جہاں کو پرا کیا، تیرے خاطر اپنے کائنات شہت
 میں ڈالا، اور تیرے تیرے تیرے کے لیے تیرے کو چھوڑا۔
 خود تیرے تیرا احسان کو تیرے اس کی طرح تیرے
 تیرے تیرا احسان فرما اور تیرے حق میں کو تیرے تیرے
 تیرے حدود سے متجاوز ہوئے اور تیرے احکام کے

مِنَ الْمُتَعَبِّاتِ مِنْ خَلْقِكَ وَفِيهِ
 اَضْعَفُ مِنْكَ لِقَابِكَ يَعْنِي مِنْ
 اَضْعَفُ مِنْ تَرْبِيَّتِكَ وَفِيهِ اَضْعَفُ
 لِقَابِكَ يَعْنِي مِنْ وَجْهِكَ طَائِفَةٌ
 يَتَعَبَّبُونَكَ وَفِيهِ مِنْ تَرْبِيَّتِكَ اَضْعَفُ
 كَيْفَ تَعَبَّبَكَ يَعْنِي مِنْ تَرْبِيَّتِكَ
 مَعَاذَكَ بِمَعَاذِكَ وَفِيهِ
 لَقَبُكَ مَعَاذَكَ بِمَعَاذِكَ اَتَانَا
 كَعَبَّبَكَ فِي رِيْقَتِهِ هَذَا يَسْأَلُ
 تَعَبَّبَكَ بِهِ مِنْ جِهَاتٍ اَلَيْسَ
 مَتَّعَكَ وَفِيهِ بِأَرْبَعَةِ اَشْهُارٍ
 تَابَتْ وَفِيهِ بِأَرْبَعَةِ اَشْهُارٍ
 اَخْلَعَ خَلْقَكَ وَفِيهِ اَلَيْسَ
 وَفِيهِ كَيْفَ تَعَبَّبَكَ وَفِيهِ
 بِأَرْبَعَةِ اَشْهُارٍ مِنْ رِيْقَتِهِ
 بِعَبَّبَكَ وَفِيهِ تَعَبَّبَكَ
 دَانِكَ وَفِيهِ مَعَاذَكَ
 فَلا تَوَاضَعُ فِي تَعَبَّبِكَ
 بِعَبَّبَكَ وَفِيهِ طَائِفَةٌ
 حَذَرُكَ وَفِيهِ اَحْكَامَكَ
 وَفِيهِ تَعَبَّبَكَ بِأَرْبَعَةِ اَشْهُارٍ
 اَسْأَلُكَ مِنْ مَتَّعَكَ حَقِّكَ مَا
 عَمَدًا وَفِيهِ تَعَبَّبَكَ فِي خَلْقِكَ
 بِعَبَّبَكَ وَفِيهِ تَعَبَّبَكَ
 اَلْقَائِلِينَ وَفِيهِ تَعَبَّبَكَ
 وَفِيهِ تَعَبَّبَكَ وَفِيهِ
 بِعَبَّبَكَ اِلَى مَا اسْتَعْمَلْتَ بِهِ

پس پشت ڈالنے پر میرا جھانڈا نہ کر اور مجھے اس شخص کے جہالت دینے کی طرح جہالت دے کر رفتہ رفتہ اپنے عذاب کا سبق نہ دے، جس نے اپنی جہالت کو مجھ سے مل کر ایک نیا اندھ بھتا پایا ہے کہ میں وہی نصیحت کا دینے والا ہوں بلکہ ملک کا کھٹے میں انی مصلحت کے دینے میں ملوث ہوں۔ سبھی باہر کے غفلت و شہوات کی عیندہ، یہ ماہر روئوں کے عذاب اور خواہش نصیبوں کی غفلت سے بھرپور شہید کر دے۔ اور میرے دل کو اس راوہ علی پر لگا، جس پر تو نے ملامت کو لگا کر لگا پایا ہے۔ اور اس عبادت کی طرف مائل فرما کر عبادت گزاروں سے تو نے پناہ چاہی ہے۔ اور ان چیزوں کی برایت کہ جن کے کو سیر سے مل کر انکار کو رہائی بخشی ہے۔ اور جو بائیں تیری ہڈی کا دوسرے دھڑ کر دیں اور میرے اور تیرے آپس کے متضاد نصیب کے درمیان حاکمی اور تیرے آپس کے متضاد و عراد سے مانع جو جائیں آپس سے محفوظ رکھ اور نیچوں کی راہ بربانی اور ان کی طرف سبقت جس طرح تو نے حکم دیا ہے اور ان کی بڑی چڑھ چڑھ کر اٹھیں جیسا کہ تو نے پناہ ہے میرے لئے اہل و آسماں کو اور اپنے عذاب و عید کو سبک سمجھنے والوں کے ساتھ کہ نہیں قوتاء کر دے گا، مجھے بناہ نہ کرنا اور مجس دشمنی پر آمادہ ہونے کی وجہ سے ہلاک کر دے گا۔ آپس کے ساتھ مجھے ہلاک نہ کرنا اور اپنی سیدھی راہوں سے انخلاف کرنے والوں کے دھرموں کو ہمیں تو براہوں کے گما، مجھے برباد نہ کرنا۔ اور فخر و فساد کے منہ سے مجھے نہات دے اور ہلاک کے منہ سے بھڑکانے اور فخر و جہالت کی بڑا حاصل کرے۔ اگر گت سے بنا دے اور

الْقَائِمِينَ وَاسْتَعْتَدْتُ بِسِرِّ
الْمُتَعَتِدِينَ وَاسْتَعْتَدْتُ بِه
الْمُسْتَعْتَدِينَ وَاعْتَدْتُ جَمًّا
بِمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَبِخَوْنِ بَيْنِي
وَبَيْنَ حُطْنِ رَيْكَ وَبِصَدْقِي
عَمَّا أَحَابِلُ لَكَ وَبِجَوْنِ
فِي مُسْلِكَ الْعُتْرَابِ إِلَيْكَ وَ
السَّائِقَةِ إِلَيْكَ مِنْ سَبِيلِ
أَثَرِ وَالْمُسَافَةِ فِيهَا
عَلَى مَا أَرَدْتُ وَلَا تَمْنَعْنِي
فِيمَنْ تَمْنَعُ مِنَ الْمُسْتَعْتَدِينَ
بِمَا أَوْعَدْتُ وَلَا تُهَيِّئْ
مَعَّ مِنْ لَيْلِكَ مِنَ الْمُسْتَعْتَدِينَ
يَمْنَعُكَ وَلَا تُثَلِّثْنِي فِي مَنْ
تُثَلِّثُ مِنَ الْمُتَحَرِّقِينَ عَنْ
سَبِيلِكَ وَتُجْعَلُ مِنْ عَمْرَاتِ
الْفُتُوحِ وَخَلِصْنِي مِنْ لُحْمَاتِ
الْبَلَاءِ وَأَجِرْنِي مِنْ آخِزِ
الْإِسْلَامِ وَحُلْ بَيْنِي وَ
بَيْنَ عَدُوِّ يَحْيِيئِي وَهُوَ
يُؤْبِقُنِي وَتَنْقِصِي مَوْجِعُنِي
وَلَا تُعْزِضْ عَلَيَّ الْخِطَابَ
مَنْ لَا تُعْزِضُنِي عَلَيْهِ بِمَنْ
خَصَّيْتُكَ وَلَا تُؤَيِّسْنِي
مِنْ الْأَصْلِ بَيْنَكَ تَيْلِبُ
عَلَى الْغُضُوطِ مِنْ رَحْمَتِكَ
وَلَا تَمْنَعْنِي بِمَا كُلا كَأَنَّ

ناخاک۔ اور نہ چیزیں جو نیکوں کو کھاد و برکتوں
 کو زائل کر دیں ان سے کہہ نہ سکتی ہیں طرار میرے
 لئے لازم کر دے جس طرار گولن میں پڑا ہوا کون۔
 اور جسے ان ہوں اور نہ کہہ سکتے والی صحبتوں سے
 طبعی و غریب کو میرے دل کے لئے اس طرار
 غریبی قرار دے جس طرار میں سے چٹا چٹا لباس
 اور بچے دنیا میں صحبت کو کہے کہ جسے تیری مد
 کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا ہیں اہل سے کہیں
 کے طرار تھے کوئی اور چیز مجھ سے خوش نہیں
 کو سکتی، فکرم وادے اور اس بہت دنیا کی بہت
 کہ جو تیرے ہون کی سادہ ادبی کی طرف متوجہ
 ہونے سے مانع اور تیری قربت کسب طلب کرنے
 سے سب راہ اور تیرا قرب حاصل کرنے سے مانع
 کرنے والی ہے میرے دل سے نکال دے۔ اور
 مجھے نہ کہ صحبت حاصل فرما جو مجھے تیرے خوف سے
 قریب اور کتاب محبت سے الگ اور کربوں کی ہوں
 کے بند غریب سے راز کر دے۔ ایسے مجھے کسی پہل کی
 آلودگی سے پاکیزگی حاصل فرما اور صحبت کی خوشی
 کو مجھ سے غور کرنے اور اپنی محبت کا کام نہ
 پتا دے اور اپنی سلامتی کی پکار اور خدا سے اور
 اپنی کہیں نعمتوں سے مجھے ڈھانپ لے اور
 میرے لئے اپنے ملایا و اخلاقت کا سلسلہ پیچ
 بدلی نہ کہ اور اپنی خوشی و ادب کی راہ نکالی سے
 مجھے قربیت دے اور پاکیزگی، بہت، بہت و گفتار
 اور شائستہ کو طرار کے سلسلہ میں میری مدد فرما اور
 اپنی قربت و طاقت کے جاننے مجھے میری قربت و
 طاقت کے جاننے اور کہ جس میں دل مجھے اپنی طاقت

[illegible]

کار نکاح و نکاح کرنا۔ اور مجھے اس شخص کی سی موت
 دے میں لاؤ۔ اُن کے ہاتھ اُن کے ہاتھ اُن کے ہاتھ
 موت پتا ہو اور مجھے اپنی ہاتھ میں ہاتھ و گون
 ساز اور گون کے نزدیک اور ہاتھ سے ہاتھ
 تجھ سے تجھ میں ہاتھ نیاز کرنا، تو تجھے پست
 سر اٹھنا اور اپنے ہاتھ میں ہاتھ تر قرار دے
 اور تجھ سے بے نیاز ہو اس سے تجھ سے بے نیاز
 کر دے اور میرے فقر و احتیاج کو اپنی موت پر چا
 دے اور دشمنوں کے غم و افسوس ہاتھ کے
 دوزخ اور ذلت و سستی سے پناہ دے اور میرے
 ان گناہوں کے بارے میں کہیں پر تو مطلع ہے
 اس شخص کے اندر میری پست و بی گناہی
 کا علم اپنے دہشت تو کہتے ہوئے پر ہند ہوتا
 اور اگر اس کی کوشش میں تری نہ ہوتی تو گناہوں پر
 موات دے کرتا۔ اور جب کبھی حاجت کو تو سمجھت
 میں گرفتار یا ہوا بخت سے دوچار کرنا چاہے، تو
 در صورتیکہ میں تجھ سے پناہ طلب ہوں اس سمجھت
 سے نجات دے۔ اور جب کہ دے مجھے دنیا میں
 روحانی کے وقت میں کھڑے نہیں کیا تو اس طرح
 آخرت میں بھی روحانی کے مقام پر کھڑے نہ کرتا۔ اور
 میرے لئے دوزخ کی نعمت کو انہوی حقوں سے اور
 قدم خاندوں کو جو یہ خاندوں سے ملو دے اور مجھے
 اتنی بہت دے دے کہ اس کے تیر میں میرا دل سخت
 ہو جائے اور ایسی سمجھت میں جگہ دکر جس سے
 میری عزت و آبرو باقی رہے اور ایسی سمجھت سے
 دوچار نہ کر جس سے میری عزت و سمجھت کم ہو جائے
 اور ایسے میں کہ دوزخ نہ کر جس سے میرا دل سخت

عَنْكَ وَرَدَّ لِي إِلَيْكَ فَاسْتَأْذَنَ
 وَكَلَّمَكَ وَأَعَدَّ لِي مِثْرًا
 شَمَاتَةً الْأَعْدَاءُ وَرَمَى
 حُلَّتِ الْبَلَاءُ وَفِي الْبَلَاءِ
 وَالْعَنَاءُ تَفْتَنُ لِي نِيْسًا
 اَحْلَمْتُ عَيْنِي وَفِي مِثْرًا
 يَتَقَدَّرُ بِي الْعَدَاوَةُ عَلَى
 الْبَطْشِ لَوْلَا حِلَّةُ الْأَعْدَاءِ
 عَلَى التَّيْمَنَةِ لَوْلَا بَنَاتُكَ وَ
 إِذَا أَرَدْتُ يَكُونُ مِثْرًا أَوْ
 شَوْءًا تَفْتَنُ بِي مِثْرًا بَوَاقًا
 بِي إِذَا لَمْ تَكُنْ مِثْرًا مَعَانٍ
 فَجَعَلْتَنِي فِي مِثْرِكَ كَلَا
 تَكُونُ مِثْرًا فِي أَحَدٍ مِنْكَ
 مَا قُتِلَ بِي أَحَدٌ مِنْكَ
 يَا تَجَارِبِي وَتَجَارِبِي تَكَلَّمَكَ
 بِمِثْرًا لِي وَلَا تَمْنَعُ لِي
 مِثْرًا يَكُونُ مِثْرًا لِي
 لَا تَكُونُ مِثْرًا لِي يَذْهَبُ
 لَهَا بَلَاءٌ وَلَا تَكُونُ مِثْرًا
 يَصْعَدُ لَهَا قَدِيرٌ وَلَا
 الْقِيَمَةُ يَجْعَلُ مِنْ أَجْلِهَا
 مِثْرًا وَلَا تَكُونُ مِثْرًا
 أَتَيْتَنِي بِهَا وَلَا تَكُونُ مِثْرًا
 دُونَهَا أَتَجَلَّ مِثْرًا فِي
 وَجْهِكَ وَلَا تَكُونُ مِثْرًا
 اِعْتَدِلْكَ وَاسْتَأْذِنْكَ وَ

[illegible]

مغفروہ و گزیر کی لذت اور رحمت و راحت بھائیں
 گل و گیہان اور جنت نہم کی شیرینی سے سیراب
 کر اور اپنی رحمت و توفیق کی بدولت اہل رحمت
 سے دشمناس کر جن میں ترسہ کھینچنے والوں کو بجا
 لاسکوں اور ایسی سچائی و کوشش کی توفیق دے جو
 تیری بارگاہ میں قرب کا باعث ہو سکا اپنے مخلوق
 میں سے مجھے بہت نیا عمر و مسالہ میری آخری عمر
 کو فتح بخش اور میری باؤگشت کو بے ضرر قرار دے
 اور مجھے اپنے مقام و موقف سے ڈلا ادا بھی کیا بات
 کا شائق بنا۔ اور ایسی بچاؤ کی توفیق عطا فرما
 کہ جس کے ساتھ میرے چہرے سے گزریں گے کہوں کہ
 باقی نہ رکھے اور کھلی اور ڈھکی معصیتوں کو جو کہ
 دے اور اہل ایمان کی طرف سے میرے دل سے گزریں
 و بعض کو نکال دے اور انکسار و غرضی کرنے والوں
 پر میرے دل کو مہربان بنا دے اور میرے لئے تو
 ایسا ہو جا جیسا نیکو کاروں کے لئے ہے۔ اور
 پر میرے کاروں کے صحیح دوسے مجھے آرام سے خوب
 اور آسہ دے آئے فالوں میں میرا ذکر خیر اور بعد
 میں آئے والی نسلوں میں میرا ذکر و خیر انستوں
 برقرار رکھ اور سابقوں اور اولوں کو مل و مقام میں
 مجھے پہنچا دے اور تراجمی نعمت کو مجھ پر تمام کر
 اور اس کی منفعتوں کا سلسلہ ہم ہماری رکھ دے
 نعمتوں سے میرے ہاتھوں کو بھر دے۔ اور اپنی
 گراں قدر بخششوں کو میری طرف بڑھا دے اور
 جنت میں جسے ترسے اپنے برگزیدہ بندوں کے
 لئے سبھا ہے مجھے اپنے پاکیزہ دوستوں کا سلسلہ
 قرار دے اور ان مجہوں میں نہیں اپنے دوستوں

لَدَيْكَ وَعِندَكَ وَ أَتَعْلَمُونَ
 بِحَقِّقَةٍ مِّنْ تَعْمَلُكَ وَ أَتَعْلَمُونَ
 بِجَانِبِ كَيْفِ حَقِّقَةٍ وَ كَيْفِ عَمَلٍ
 خَاسِرَةٍ وَ أَتَعْلَمُونَ مَخَافَتَكَ
 وَ كَيْفِ لَوْحِ لِقَائِكَ وَ تَبَّ عَلَى
 كُتُوبِهِ تَعْمَلُكَ لَا تَعْمَلُكَ مَعَهُ
 دُكُوبًا صَغِيرَةً وَ لَا كَبِيرَةً
 وَ لَا تَدَارُ مَعَهُ عَدْرِيَّةً وَ
 لَا سَرِيرَةً وَ أَتَعْلَمُونَ الْيَوْمَ
 صَدَقَ بِلِقَائِهِ الْغَائِبُونَ وَ أَتَعْلَمُونَ
 كُنْ فِي كِتَابِ تَكُونُ مَعَهُ الْيَوْمَ
 وَ عَمَلِهِ حِلْمٌ الْيَوْمَ وَ
 أَتَعْلَمُونَ فِي لِسَانِ صِدْقٍ فِي
 الْغَائِبِينَ وَ دُكُوبًا نَائِبًا فِي
 الْغَائِبِينَ وَ أَتَعْلَمُونَ فِي عَدْرَةٍ
 الْيَوْمَ وَ كَيْفِ مَسْئُومٍ
 يَفْعَلُكَ عَلَى وَ طَافِ كَرَامَاتِكَ
 لَدَيْكَ وَ أَمَلًا مِّنْ تَوَافُكَ
 يَدِي وَ شَقِّ حَقِّقَةٍ
 مَعًا حَقِّقَةٍ إِنْ وَ جَاوَدَ لَكَ
 الْغَائِبِينَ مِّنْ أَذْيَابِكَ
 فِي الْيَوْمِ الْيَوْمِ وَ أَتَعْلَمُونَ
 لِأَصْفِيَّتِكَ وَ جَعَلُكَ
 شَرَّ أَمَلٍ يَفْعَلُكَ فِي الْيَوْمِ
 الْمَعْدُومَةِ لِأَجْلِ شَقِّكَ وَ
 أَتَعْلَمُونَ فِي حَقِّقَةٍ مَوْجِدَةٍ

میری اس طرح عبادت کر کہ مجھے عمر بھی نہ ہونے پائے
 ایسی عبادت کر جس کے ذریعہ تو مجھے دہلاکت
 و تباہی اسے پہلائے جائے اور میرے لئے
 قرب و رحمت، لطف و برکت اور کشادہ رزقی کے
 دروازے کھول دے۔ اس لئے کہ یہ قری جا رہا
 رحمت و عطا بخش کرنے والوں میں سے ہوں، اور
 میرے لئے اپنی نعمتوں کو پائے تکمیل تک پہنچانے
 اس لئے کہ انعام و بخشش کرنے والوں میں سب
 سے بہتر ہے اور میری بقیر عمر کو حج و عمرہ اور اپنی
 رضا جوئی کے لئے قرار دے اسے تمام جانوں کے
 پالنے والے! رحمت کرے اللہ تعالیٰ عنہ
 اصرار کی پاک و پاکیزہ آواز پر امداد ہی پر۔ اور
 ان کی اولاد پر ہمیشہ ہمیشہ درگاہ سلام ہو۔

كَتَابَكَ يَدًا وَتَصَوَّرْنَا وَخَطَبْنَا
 مِنْ حَيْثُ لَا أَغْلُو مِنْهَا طَعْمًا
 ثَلَاثِينَ يَوْمًا قَدْ فَتَحَ لَنَا أَبْوَابَ
 كَرَمِكَ وَكَرَمِيَّةَكَ وَرَأَيْتُكَ
 كَرِيْمَتِكَ الْفَارِسَ إِنِّي إِنِّي
 مِنَ التَّائِبِينَ وَ أَتَيْتُ لِي
 اِلْعَامَكَ اِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْتَجِبِينَ
 قَدْ جَعَلْتَ بَابِي عُثْرِي فِي الْخَيْرِ
 قَالَتُنْمُوْا اَبْنَاءُ وَجْهَكَ يَا
 رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ حَسْبِيَ اللّٰهُ
 عَلَى مَحْكَمٍ وَّ اِلٰهِ الْغَنِيْبِينَ
 الْقَاهِرِينَ فَاَسْأَلُكَ مَلِكِيْ
 وَ عَلِيْقَتِيْ اَبَدَ الْاَبَدِيْنَ۔

یہ ذکر دہلے مرد کے نام سے موسوم ہے۔ مرد کے سن میں فی البدیہہ اعتکاف ہے۔ چنانچہ بعض کے نزدیک مرد
 عرفات ہی کا دوسرا نام ہے جو کہ مغلط ہے اگر مغل کے اصل کے قائل پر ایک وسیع میدان ہے جہاں قباح نیم دی الجھ کو خراب
 آفتاب تک وقت کرتے ہیں۔ گو اس میدان کا ہر گوشہ مرد ہے اور ان نیکوؤں کا جو مرد وقت ہے۔ اسے عرفات
 اس لئے کہ بھاتا ہے جہاں تک تک کے شہرے جمع ہوتے ہیں اور اس میں ایک دوسرے سے متعارف تھے
 ہیں۔ یا اس لئے کہ یہ عرف الدیہ (مرد کی گلی) سے خارج ہے۔ کیونکہ مرد کی گلی بلند ادا نایاں ہوتی ہے
 اسی طرح عرفات بھی مرد کی گلی پر واقع ہوتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک مرد دن کا نام اور عرفات
 مقام کا نام ہے۔ چنانچہ طبری رحمہ اللہ نے اپنے البیان میں تحریر کیا ہے:-

عرفات اس مشہور جگہ کا نام ہے جہاں حج کے موقع
 پر وقت ضروری ہے اور اس لئے وقت کو روز عرفہ
 کہا جاتا ہے۔

عرفات اسم للبقعة المعروفة
 يجب ان يكون بها في الحج يوم
 عرفة يوم الوقوف بها۔

نیم دی الجھ و مرد ہے۔ اور کہے اور علی کے مغلط
 پر وہ وقت جہاں اس دن وقت کیا جاتا ہے عرفات

نیز آبادی نے قاحل کی تحریر کیا ہے۔
 يوم عرفة اشبه من ذي الحجة و
 عرفات موقف الحجاج فذلك اليوم

[illegible]

اسی میں سہولت و آسائش کے ساتھ کہ اس مسئلہ پر بھی جیسے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے کہ
نہی نہیں ہے۔ یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک ان کو کلام کے لئے جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس کا
عرب کہہ دیتے ہیں۔ یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک ان کو کلام کے لئے جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس کا
مشاور کلام ہی کہ جو کلام کے لئے یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک ان کو کلام کے لئے جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس کا
میں دیکھ رہا ہوں کہ یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک ان کو کلام کے لئے جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس کا
بہت ہی اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک ان کو کلام کے لئے جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس کا
کلام کے لئے یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک ان کو کلام کے لئے جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس کا
بہت ہی اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک ان کو کلام کے لئے جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس کا
اس کے لئے یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک ان کو کلام کے لئے جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس کا
اعمال کیا جائے۔ یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک ان کو کلام کے لئے جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس کا
اس کے لئے یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ یہی سب سے اچھا اور سب سے صحیح ہے۔ اگرچہ ان کے نزدیک ان کو کلام کے لئے جو کچھ کہہ دیا گیا ہے اس کا
خاتمہ ہو گا۔

برخس جاتج کا جو ۱۹۰۴ء نے زمیں اتران میں
آئے کہ۔

فمن كان من الغفلة إلى السج فها
استيسر من اللادعا
الدرمان إلى صحتي في نقله كـ

قلت اية الملعنة في كتاب الله
فامرنا بها رسول الله ثم لم
تعتقل اية خمسة من جماعة
ولم يخطئوا في ان الله خلق سائر
فلا رجل عليه جسد اسنة
(صحیح مسلم، ص ۱۱۰)

چاشت کی آیت قرآن مجید میں وارد ہوئی ہے اس پر
اکھڑے ہیں اس کا حکم دیا ہے۔ پھر ایسی کوئی آیت نکالی
جس میں کوئی جرم چاشت کو شروع کر دے اور پتھر پڑے
سوئے دم تک اس سے کبھی روکا۔ البتہ بعد میں ایک شخص
نے اس کی رائے سے جواب دیا۔

لہذا نے شروع کیا حکم میں کتاب ہے کہ اس سے وار حضرت عمرؓ نے جہول نے معنی مسلک کی بنا پر اس سے منع کر
دیا اور حضرت عثمانؓ کی ای شاخ کا رد ہے۔ مگر امیر المؤمنین علیؓ ابن ابی طالبؓ حکم خدا علیؓ کا بغیر کسی مصلحتی وجہ
نہیں ہی جلائے۔ دے۔ اور حضرت عثمانؓ نے روکا یا تو آپسے فرمایا کہ میں کسی کے کہنے پر سنت پیروی کو چھوڑ
نہیں سکتا۔ چنانچہ عمرؓ اس میں اسکیل جاکر اس نے تفریق کیا ہے۔

قال اختلف علي وحسين وحملاً
بفسان في الفتنة فقال علي ما
تريد ان تنهي عن امر ففعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال عثمان رضي عنك
(صحیح بخاری، ص ۱۱۰)

روایت کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ نے
مقام فسان میں چاشت کے بارے میں اختلاف کیا۔
حضرت علیؓ نے فرمایا تھا اس طلب کیلئے کہ قرآن کا حکم
سے منع کرتے ہو زمین کو حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ
نے کیا حضرت عثمانؓ نے لا جواب ہو کر کہا کہ یہ
بحث ماننے دیجئے۔

پھر علیؓ کو ایک وسافر قبضہ جس سے انسان کی زندگی پر اثر پڑے تا اندازہ ان کے انکار و انالی میں مضبوط و انقباض
پیلا ہوا ہے چنانچہ جگہ کے سلسلہ میں جو خواہشات ترک کئے جاتے ہیں اس سے مجرد علیؓ اور مضبوط نفس کی مشق ہوتی
ہے جو باطن میں سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اور عمرؓ کی عینوں اور صورتوں کو جھیننے کے سستی و جہل انگاری، مستعدی
و لنگہ کی سبب جاتی ہے۔ اور علیؓ نے ایسے آثارات پیدا کیے ہیں جو ایک طرف میلان سے وابستہ کرتے ہیں
تو دوسری طرف سواد کا تصور آواز کرتے ہیں۔ چنانچہ جب انسان میقات پر پہنچے کہ احرام باندھنا ہے اور وہاں سے قیام
اخذ کر لیتا ہے لاشعاً ہی لیتا۔ حاضر ہوں یا رہا! میں حاضر ہوں۔ تو لاشعاً ہی ہے میں تیری بارگاہ میں
حاضر ہوں، کہ ہے تو یہ تصور بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح آج احرام پہننے کے بار اندازوں و خیال کو چھوڑ کر اس کی
آواز پر لبیک کہہ رہا ہے اسی طرح ایک دن وہ جو کہ جب احرام کے پہننے کے لئے اپنے اپنے وقت سے ہندو موٹو کھڑی
ہوتی کی پکار پر لبیک کہے گا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا اور جب احرام باندھے ہوئے عزت مند ہو جائے گا
تو یہ تصور بھی پیدا ہوتا ہے کہ آج وہ لوگ جو لوگ کا جگہ میں کا پناہا ایک، اباس ایک، وضع قطع ایک، تہ و تربت اور
البت کا اتنا نہ دیکھتے اور جگہ کا فرق، سب دست بد و گماں، ہر ایک کی زبان پر قریب و استغفار ہر ایک اپنے گاہوں

مناسک حج

اردو

زیارات حج

بمطابق فتویٰ

حتمائیتہ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم النخوی مدظلہ العالی



آخری سوال و جواب جو سورہ آتہ اللہ العظمیٰ السید الخوی سے دریافت کئے گئے ہیں۔

سوال :- لفظ مقیم سے کیا مراد لیا جاتا ہے؟

جواب :- نوعاً ایسے شخص پر استعمال ہوتا ہے کہ جو کسی جگہ میں ہمیشہ کا قصد وطن نہ رکھتا ہو لیکن عرفاً اس کو مسافر بھی نہ کہتے ہوں اور اس کے محل سکونت کو مقرر شمار کر کے ہوں تو وہ مقیم شمار ہوگا۔

سوال :- مقیم اور شغال میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب :- قبل ازیں مقیم کی تہ صحت ہو چکی ہے شغال ایسے شخص پر استعمال ہوتا ہے جو مذکورہ بالا درجہ پر نہ پہنچا ہو اور مسافر اس پر صدق کرتا ہو اگرچہ کام کرنے والا ہو لیکن اتنی زیادہ مدت نہ وہاں رہتے ہوئے گزری ہو کہ عنوان مسافر سے خارج ہو سکے۔

سوال ۱۰۔ جو لوگ مختلف ممالک سے جدہ میں کام کرنے آتے ہیں کیا ان کو مقیم کہا جائے گا یا اشغال نیز ہر کارمند کا کینل ایک سال یا دو سال یا تمام عمر کی کفالت دیتا ہے جس پر حکومت سعودی کا رہندہ کو اقامہ صادر کرتی ہے پھر ہر سال تجدید ہوتی رہتی ہے۔ آیا ایسے لوگ عمرہ مفردہ انجام دینے کے لیے کہاں سے احرام باندھ سکتے ہیں۔

جواب ۱۰۔ جیسے تک وہ قصد توطن جدہ نہ کریں بلکہ مقرر یا کارمند موقت حاب کے ہاں تو احرام عمرہ مفردہ کے لئے ان کو کسی میقات معروفہ پر جانا ہوگا جیسے کہ عسفہ ہے اور اس طرح جب قصد توطن کریں تو کافی مدت وہاں قیام کریں کہ اب صدق مسافران پر نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں وہ جدہ ہی سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ سکتے ہیں فقط قصد توطن کافی نہیں ہے اور نہ ہی احرام از جدہ صحیح ہوگا۔

سوال ۱۱۔ میں جدہ میں مقیم ہوں جو مکہ سے ۱۶ فرسخ دور ہے

اگر نماز پڑھنے یا طواف کرنے مکہ پہنچا جاؤں تو میرے لیے کیا حکم ہے۔ یعنی بغیر احرام جاسکتا ہوں اور اگر عمرہ مفردہ انجام دینے کے بعد ۲۰ دن گزر گئے ہوں تو دوبارہ میں بدون احرام مکہ میں داخل ہو سکتا ہوں مثلاً ۲۵ محرم الحرام کو میں عمرہ بجالایا اب ماہ صفر میں کسی کام کے لئے مکہ جانا پڑا آیا ۲۵ صفر کے اندر کسی دن مکہ جانا پڑے تو دوبارہ احرام لازم ہے یا نہیں۔

جواب :- ماہ محرم الحرام ختم ہونے کے بعد اگر چہ یکم ماہ صفر کو دوبارہ جانا چاہیں تو احرام باوہنا لازم ہے بلکہ اگر آخری دن ماہ محرم الحرام کو آپ عمرہ بجالاتے اور دوبارہ یکم ماہ صفر کو مکہ جانا چاہیں تو احرام باوہنا واجب ہے میزان یہ ہے کہ جس ماہ میں عمرہ بجالایا جائے پھر دوسرے ماہ میں جانا پڑے تو دوبارہ احرام لازم ہے۔ چاہے دو عمرہ کے درمیان فاصلہ تین دن کا ہو یا کچھ دنوں کا فاصلہ ہو دوبارہ احرام لازم ہے ہاں اگر یکم ماہ محرم الحرام کو آپ عمرہ بجالاتے اور پھر آخری دن ماہ محرم الحرام کو مکہ جانا پڑے تو اب دوبارہ احرام لازم نہیں ہے۔

سوال :- حکومت سعودی کھلی گاڑی میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتی لہذا میں مجبوراً بند گاڑی میں بیٹھ کر عمرہ مفردہ بجالاتا ہوں آیا ایسی صورت میں کفارہ لازم ہے۔

جواب :- ہاں اگر حالت سیر میں آپ بند گاڑی میں سوار ہوتے ہوں تو کفارہ لازم ہے البتہ ہر احرام میں ایک کفارہ کافی ہوگا اگرچہ آپ چند مرتبہ سوار ہوتے ہوں۔

سوال :- اگر عمرہ مفردہ بجالانے کے بعد تین دن سے زیادہ گزر چکے ہوں اور ہم جدہ سے طواف و نماز یا عبادت دیگر کے لیے مکہ چلے گئے تو کیا کفارہ دینا ہوگا۔

جواب :- میزان اس ماہ قمری کا ختم ہو جاتا ہے کہ جس میں عمرہ انجام دیا تھا اگر ختم ماہ محرم کے آخری دن عمرہ انجام دیا اور دوسرے دن یکم صفر کو دوبارہ مکہ چلا جاتے اور بغیر احرام کے داخل ہو جاتے تو کفارہ دینا لازم ہوگا۔

یہ اس لیے ہے کہ اگر آپ غلطانہ کے حرکت پر غصہ تو غلط ہے اور اس کی طرف التفات نہ تھا اور اس کے حکم کو جانتے تھے۔ اور وہ غلط والوں کی کفارہ تھی تو ایسی صورت میں کفارہ آپ پر واجب ہوگا۔ کیوں کہ چند چیزیں احکام میں ایسی ہیں کہ غفلت کے باوجود

بھی کفارہ لازم ہے جب کہ تفصیل مناسک میں منظور ہے۔

سوال ۴: بندہ چند سال قبل اپنی حج حجتہ الاسلام کو بجالا چکا ہوں اور اس کے یقین سے کہ میرے ارکان حج میں خلل تھا اب یہاں استطاعت رکھتا ہوں آیا دوبارہ اپنے حج کا اعادہ کر سکتا ہوں یا خیر۔

جواب ۴: ہاں آپ حج اور عمرہ تمتع کا اعادہ کر سکتے ہیں بلکہ اگر آپ کو سابقہ اعمال حج کے فساد اور خلل کا علم ہو تو اعادہ لازم ہے اگرچہ دوبارہ استطاعت موجود نہ بھی ہو۔

سوال ۵: میں چوں کہ جدہ میں مقیم ہوں۔ آیا حج تمتع یا حج انسداد انجام دینے کے بدلے مجھے لازم ہے کہ کسی میقات سے احرام باندھو یا محل سکونت سے محرم ہو سکتا ہوں۔

جواب ۵: باہر سے جانیا لے حجاج پر لازم ہے کہ میقات سے احرام باندھیں خواہ عمرہ تمتع ہو یا عمرہ مفردہ لیکن آپ جبکہ جدہ

میں مقیم ہیں تو آپ کے لئے گھر سے احرام باندھ لینا کافی ہے جبکہ آپ کے محل سکونت کا ناصصلہ میقات سے بہ نسبت مکہ معظمہ کمتر شمار ہوتا ہے۔ آپ پر لازم نہیں کہ میقات جو آپ کی منزل سے دور ہے۔ وہاں جا کر احرام باندھیں اور حج تمتع کا احرام مکہ معظمہ کی گھسی جبکہ عہد باندھا جاسکتا ہے جبکہ مسجد الحرام سے محرم ہونا بہتر ہے۔ جیسے کہ مناسک میں تفصیل مسطور ہے۔

سوال :- اگر کوئی کسی ملک یا سعودی عرب کے کسی شہر سے جدہ میں عمرہ مفردہ یا کسی اور کام کے لئے آئے اور مقیم جدہ کے ہوں بطور مہمان ٹھہرے اور عمرہ مفردہ انجام دینا چاہے تو کیا وہ احرام باندھنے کے لیے کسی میقات پر جاتے۔ یا میرباہن کے گھر سے محرم ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کا قیام جدہ میں دس دن سے کمتر ہو یا دس دن سے زیادہ قیام کر چکا ہو دونوں صورتوں میں اس کے لئے کیا حکم ہوگا۔ چوں کہ وہ آپ کا مقلد ہے۔

جواب :- جو شخص جدہ میں ساکن نہیں ہے۔ اگرچہ اس کا

میزبان مقیم جہدہ ہو تو ایسے شخص پر واجب و لازم ہے کہ کسی میقات پر جا کر احرام عمرہ باندھیں یا میقات سے قبل کسی جگہ میں بطور نذر احرام عمرہ مفردہ باندھ کر آئے اور اس کا حکم باقی سب لوگوں کی مانند ہے جو میقات سے دور رہتے ہیں۔

سوال :- جو لوگ دوسرے ملکوں سے اگر جہدہ میں کام کرتے ہیں وہ عمرہ کے لئے احرام کہاں سے باندھیں۔

جواب :- اگر جہدہ انکی منزل محسوب ہو تو درمیان جہدہ سے احرام عمرہ باندھیں گے اور اگر ایسا نہ ہو یعنی جہدہ ان کا فقط مقرر وقت شمار ہو تو ان کی نماز روزہ مثل اپنے گھر کے ہوگی۔ البتہ احرام عمرہ کے لیے کسی میقات پر جا کر باندھنا لازم ہوگا۔

سوال :- اگر کوئی شخص عمرہ مفردہ انجام دینے کے بعد ۲۹ محرم احرام کو اسے نیت سے مکہ معظمہ داخل ہو کہ ماہ صفر کا چاند دیکھ کر حدیبیہ یا حبرانہ یا تخیم یا ازادنی محل سے محرم ہو کر عمرہ مفردہ انجام دے گا کیا اس طرح شرفاً جائز ہے یا نہ۔

جواب :- فرض مستندہ مذکورہ میں جب تک ماہ محرم الحرام ختم نہ ہوا ابو شل ۲۹ محرم الحرام کو دوبارہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ اور ماہ صفر کے لئے مجدد اذنی الحج یا حدیبیہ یا تنفیم یا حرانہ سے عزم ہو کر عمرہ انجام دے سکتا ہے۔

سوال :- مقیم کسے کہتے ہیں۔ جو لوگ غیر مکہ سے ہوں۔ عہدہ میں کام کرتے ہیں آیا کتنے دن قیام کے بعد ان کو مقیم کہا جاسکتا ہے۔

جواب :- چند دن عہدہ میں رہنا کافی نہیں ہے بلکہ اتنا عہدہ عہدہ میں قیام کریں کہ عہدہ ان کا مقر محسوب ہو سکے تو ان کو عہدہ روزہ مثل اپنے گھر کا ہوگا۔ البتہ احرام باندھنے کے لئے کسی مہقات پر جانا ہوگا۔ واللہ العالم بالحقاب

(مہر و دستخط)

تازہ تفصیح مناسک حج^{اردو}

مسئلہ ۵۵ سطر ۳۔ دریں صورت اگر وکیل مصارف حج کپڑی سے بطور قرض لے لے تو اس پر حج بجا لانا واجب ہوگا

مسئلہ ۵۵ سطر ۴۔ دریں صورت اس سہم زکوٰۃ کو حج پر خرچ کرنا واجب ہے جبکہ اس میں مصلحت عامہ موجود ہو۔

مسئلہ ۵۵ سطر ۵۔ یا کچھ مقدار خرچ کی سچی سول جاسے یا بعد از سچی و قبل از تقصیر زوجہ سے جماع کر لے برجہ باطل بالمحکم۔

مسئلہ ۵۶ سطر ۱۔ سایہ ہوائی جہانہ وغیرہ کا جو ہاں چھلاؤں یا دیوار یا درخت وغیرہ جو کہ اجسام ثابتہ ہیں ان کے سایہ سے گزرنا کوئی عوج نہیں جیسے کہ بالال کے سایہ کا کوئی عوج نہیں ہے جبکہ سورج بادل میں چھایا ہوا ہو۔

مسئلہ ۵۶ سطر ۲۔ توالت کا ٹنا جائز ہے بعد ہر نماز یا نماز کے

کا کفارہ مٹھی بھر طحا کر دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۲ سطر ۱۲۔ اور اگر درخت کا بعض حصہ کاٹا جائے تو اس
مقطوع حصہ کی قیمت دینا ہوگی۔

مسئلہ ۲۸۳ سطر ۱۲۔ اس کفارہ کا مصرف فقراء ہیں ہاں فقور اس
خود کھا سکتا ہے۔ جبکہ قیمت ادا کرنے کا خاصاں ہوگا جو کھائیگا۔

مسئلہ ۳۳۵ سطر ۲۔ اور بنا بر احوط لزومی تمام اشواط میں موالات
معتبر ہے یعنی اشواط کے درمیان خاصہ عرفی نہیں ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۳۴۲ سطر ۱۲۔ اور محل ہو جائے تو احوط بلکہ اظہر ہے کہ ایک
گائے کفارہ میں دنیا لازم ہے پھر سنی بھی کامل کر لے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۳۴۶ سطر ۱۲۔ ہاں اگر عید کی رات منوطہ میں توقف کرے
اور جاہل بال حکم کی وجہ سے قبل از فجر کو تہجد کر جلتے تو حج صحیح ہوگا۔
جبکہ زوال شمس تک واپس جانا ممکن نہ ہو ایسے کفارہ میں ایک بکری دینا
ہوگی۔

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۴	کیفیتِ احرام	۲	عرضِ مترجم
۸۱	ترکِ احرام	۳	اخبارِ تکرار
۸۲	شکارِ بڑی	۴	وجوبِ حج
۸۳	کفاراتِ شکار	۶	ضررِ طہ و وجوبِ حج
۸۴	جماع	۳۰	ومیتِ حج
۹۰	تقبیلِ نساء	۴۰	احکامِ نیابت
۹۰	لمسِ عورت	۵۰	حجِ مستحبی
۹۰	عورت کی بدنظر و غاصبہ	۵۱	اقسامِ عمرہ
۹۱	استناء	۵۲	اقسامِ حج
۹۲	عقدِ نکاح	۵۶	حجِ تمتع
۹۳	استعمالِ خوشبو	۶۲	حجِ افراد
۹۴	سلاخ و اباس	۶۴	حجِ قرآن
۹۵	سریرہ لگانا	۶۵	مراتبتِ احرام
۹۶	آئینہ دیکھنا	۶۷	احکامِ میقات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۸	شرائط طواف	۹۷	خفت اہل جہاد پینٹا
۱۱۲	واجبات طواف	۹۸	حبوٹ دست
۱۱۸	طواف سے خارج ہونا	۹۹	جہاں
۱۲۰	طواف میں نقصان	۱۰۰	بدنی جانوروں کو مارنا
۱۲۱	طواف میں زیادتی	۱۰۱	زینت کرنا
۱۲۲	ٹمک و رد و شروط	۱۰۲	تیل لگانا
۱۲۹	نماز طواف	۱۰۳	بدن سے بال زائل کرنا
۱۲۸	وجہ سہی	۱۰۴	مردوں کا سر کو چھپانا
۱۳۰	احکام سہی	۱۰۵	حررت لاجہر کو چھپانا
۱۳۲	سہی میں ٹمک	۱۰۶	مردوں کا زیر سایہ چلنا
۱۳۳	تقصیر	۱۰۷	بدن سے خون نکلنا
۱۳۵	اعزاز حج	۱۰۸	تماخض آنا
۱۳۶	وقوف عرفات	۱۰۹	امانت نکلنا
۱۴۰	وقوف مزدلفہ	۱۱۰	اسلوساتہ رکنا
۱۴۲	درک و قریب	۱۱۱	شکار و غصہ لگانا
۱۴۴	منی اور اس کے واجبات	۱۱۲	کھانے کا بلور کھانے کی جگہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۲	مستحبات نماز طواف	۱۴۳	ری جہر عقبہ
۱۹۶	معاذ و مردم کے دریا کی مستحبات	۱۴۴	منیٰ میں قربانی
۲۰۲	احرام حج کے مستحبات	۱۵۲	مصرف قربانی
۲۰۶	وقوف عرفات کے مستحبات	۱۵۳	حلق یا تقصیر
۲۱۶	مشعر الحرام کے مستحبات	۱۵۵	طواف حج و غار و سعی
۲۲۱	پتھر مارنے کے مستحبات	۱۵۷	طواف نساء
۲۲۴	قربانی کے مستحبات	۱۵۹	منیٰ میں سات گوارا
۲۲۵	مستحبات حلق	۱۶۱	ری جہرات
۲۲۶	مستحبات طواف زیارت	۱۶۳	احکام مصلود
۲۲۸	منیٰ کے مستحبات	۱۶۵	حکام محصور
۲۳۰	طواف وداع	۱۶۸	لائل مشرقہ
۲۳۲	دعا کے عرفہ حضرت ام حنین	۱۷۰	مستحبات عروج
۲۴۵	زیارات و دیگر معظّمہ	۱۷۱	مستحبات عمرہ
۲۶۷	زیارت جناب آئمہ	۱۷۹	احرام عمرہ کے مکروہات
۲۷۹	زیارت حضرت ابوطالب	۱۸۵	مستحبات دخول حرم مکہ مندرجہ
۲۸۰	زیارت حضرت عبداللہ بن جبریل	۱۸۸	مستحبات طواف

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱۱	زیارت جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام	۲۸۱	زیارت جناب عبدالمطلب جد پیغمبر
۳۱۲	زیارت حضرت عباس ابن ابی طالب	۲۸۲	چند امور سفر
۳۱۳	زیارت جناب ابراہیم علیہ السلام	۲۸۳	آداب زیارت
۳۱۴	زیارت زعمی شہداء ائمہ		فضیلت زیارت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
۳۱۵	زیارت جناب علیہ	۲۸۵	اولی و دخیل
۳۱۶	زیارت جناب اسماعیل علیہ السلام	۲۸۶	زیارت حضرت فاطمہ الزہرا
۳۱۷	زیارت حضرت عبداللہ علیہ السلام	۲۸۸	زیارت ائمہ فقیہ علیہم السلام
۳۱۸	زیارت حضرت حمزہ علیہ السلام	۳۰۴	زیارت و ادایہ ائمہ علیہم السلام
۳۱۹	زیارت قبور دیگر شہداء ائمہ	۳۰۶	زیارت امین اللہ
۳۲۰	مسجد و مدینہ منورہ	۳۱۲	زیارت امام حسن علیہ السلام
۳۲۱	زیارت و ادایہ جناب رسول خدا	۳۱۳	زیارت
۳۲۲	زیارت محراب شہداء ائمہ		
۳۲۳	طواف نسا		

۱۹۹۱ مطابق ۱۴۰۱ هـ

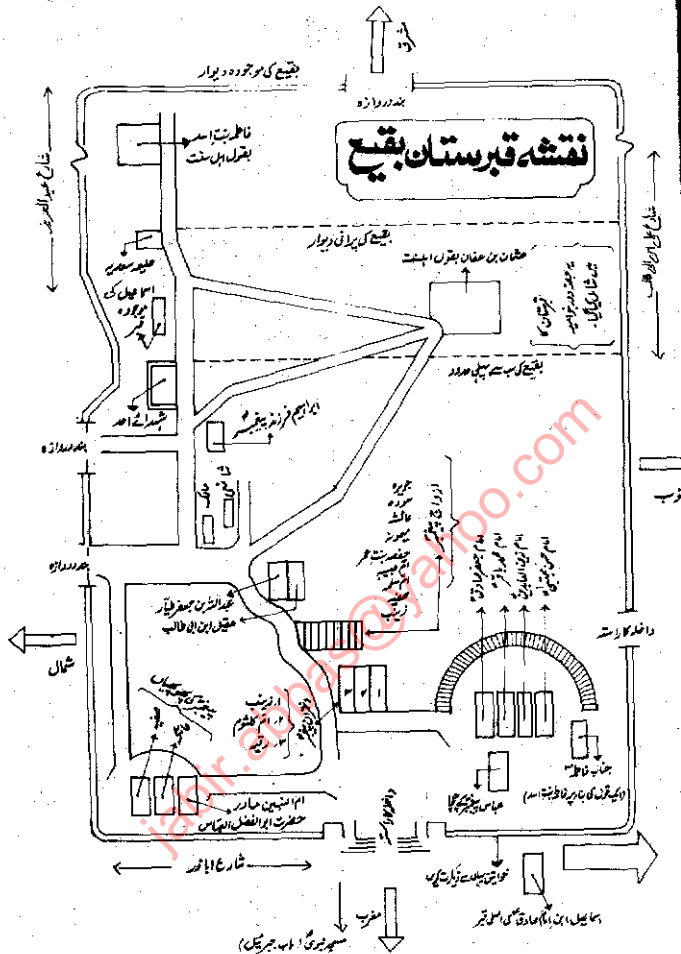
سازمان حفاظت

مجلس

تعداد

—

قیمت
کے سنی ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں پیدا ہوئے۔
کراچی



- ۱- دفتر ان رسول سے مراد جناب خدیجہ کی وہ بیچ بھائی بن جو پیغمبر اکرم کے گھر میں رہتی تھیں
- ۲- اس قبرستان میں دس ہزار سے زائد صحابہ کرام کی قبور ہیں خصوصاً عثمان ابن مظعون، عبداللہ ابن مسعود، معاذ بن عمرو، امیر المومنین حضرت علیؓ اور امیر المومنین حضرت علیؓ
- ۳- شہداء اہل بیت سے مراد وہ صحابہ ہیں جن کو خود انھوں نے قتل کیا تھا جو اپنے آپ کو شہداء کہتے تھے اور پھر یہی شہداء بن گئے۔
- ۴- بیچے ان کے فرزند اور ساتھی امام کے بڑے بھائی جناب اسماعیل کی قبر ہے باہر قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے بعد وہی بیچے بن گئے۔
- ۵- جن قبور کے سامنے ایک حجر ہے وہ مردوں کی قبر ہیں اور جن کے سامنے ایک حجر ہے وہ عورتوں کی قبر ہیں۔

نقشه روضه رسول و رياض الجنة

